خوشبو ترِی جُوئے کرم

نعتیہ شعری مجموعہ

ریاض ندیم نیازی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعجازِ نعتِ سرورِ کونینؐ دیکھئے
خوشبو مِثالِ ''جوئے کرم'' پھیلتی گئی

خوشبوِ تریؐ جُوئے کرم

Marfat.com

خوشبو تِری جوئے کرم

ریاض ندیم نیازی کے اس مجموعے میں حمد، نعت، مناقب وسلام شامل ہیں۔ نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم قابلیت سے نہیں بلکہ قسمت سے ارزانی ہوا کرتی ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ریاض کی ریاضت فن اور سوزِ دروں مل کر انہیں فن کی معراج کے بہت قریب لے گئے ہیں۔ ان کا ہنر سادگی ہے مگر اس سادگی میں پرکاری شامل ہے۔ غرض ''خوشبو تری جوئے کرم'' خاصے کی چیز ہے اور پڑھنے اور لطف لینے سے تعلق رکھتی ہے۔

خالد شریف

۲ فروری ۲۰۱۰ء

Marfat.com

خوشبو ترِیؐ جوئے کرم

ریاض ندیم نیازی

ماورا

باذوق لوگوں کے لیے
ہماری کتابیں
خوبصورت کتابیں
تزئین واہتمام اشاعت

خالد شریف

All rights of Text & Layout reserved.
No part of this book may be produced without permission otherwise legal proceeding shall be initiated.

ماورا

جملہ حقوق بحق آمنہ نیازی وعلی نیازی محفوظ ہیں

ضابطہ

بار اوّل	:	فروری ۲۰۱۰ء
کمپوزنگ	:	سیّد طارق امین شاہ، کراچی
ناشر	:	ماورا پبلشرز، لاہور
طابع	:	شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور
ہدیہ	:	200/- روپے

خوبصورت کتب کی اشاعت کیلئے رابطہ

MAVRA BOOKS
60-The Mall, Lahore.
Ph: 6303390 - 6304063
Mob: 0300-4020955
0333-4224788
E-mail-mavrabooks@yhoo.com

Marfat.com

اِنتساب

اُن مُقدس لمحات کے نام

جو

گُنبدِ خضرا کے سائے تلے گُزرے

☆☆

مجھے واپس نہ لے جاؤ ، ابھی واپس نہ لے جاؤ
مَیں ہوں ہر لمحہ شاداں، گُنبدِ خضرا کے سائے میں

......☆......

Marfat.com

نام:۔ ریاض ندیم نیازی

تاریخ پیدائش:۔ ۱۳/اگست ۱۹۶۸ء

جائے پیدائش:۔ سبی (بلوچستان)

تعلیم:۔ ایم۔اے صحافت (بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ)

ذریعہ معاش:۔ سرکاری ملازمت

تالیفات:۔ نعتوں، غزلوں اور اشعار پر مشتمل تقریباً 18 کتب
اور بچوں کے لئے 2 کتابیں۔

﴿دینی، ادبی وسماجی مصروفیات﴾

سیکریٹری جنرل: انجمن عندلیبانِ ریاضِ رسولؐ (پاکستان) سبی۔

مرکزی وضلعی سیکریٹری نشرواشاعت: دستگیر ٹرسٹ پاکستان
حضرت غلام دستگیر اکادمی (پاکستان)

جنرل سیکریٹری: حلقۂ پاسبانِ حرف (پاکستان)

سیکریٹری نشرواشاعت: دستک ادبی سنگت سبی وتھنکرز فورم سبی

چیئرمین شعبہ حمد ونعت: سنگت ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) سبی

اعزازی نمائندہ: جنگ کوئٹہ وجیو نیوز

اعزازی رکن: نعت کالج کمیٹی کراچی، رائٹرز فورم کوئٹہ،
ادب سرائے ساہیوال، دبستانِ وارثیہ کراچی،
دبستانِ بولان کوئٹہ۔

رابطہ: ندیم نیازی لائبریری مسجد روڈ سبی
پاک اسٹیشنری واسپورٹس جوہر روڈ سبی۔

سیل نمبر: 0300-3701617

Marfat.com

فہرست

☆ اظہارِ خیال

۱۔ دُعا (منظوم)......راغب مُرادآبادی۔۱۳
۲۔ قطعۂ سالِ اشاعت۔قمر وارثی۔۱۴
۳۔ جذبات وعقیدت کا خوبصورت اظہار......محشر بدایونی۔۱۵
۴۔ عنایات کی بارش ......شہزاد احمد۔۱۶
۵۔ ریاض ندیم نیازی کی دینی شاعری......پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی۔۱۷
۶۔ خوشبو تری جوئے کرم......امجد اسلام امجد۔ ۱۹
۷۔ عشقِ رسول کی سرشاری اور ریاض ندیم نیازی......نقاش کاظمی۔۲۰
۸۔ ریاض ندیم نیازی، ریاض کی ایک مثال......جان کاشمیری۔۲۳
۹۔ خوشبو تری جوئے کرم......شرافت عباس۔۲۴
۱۰۔ ریاض ندیم نیازی کی نعتیہ شاعری......نور احمد میرٹھی۔۲۶
۱۱۔ عقیدتوں کی بیاض......اصغر ندیم سیّد۔۲۷
۱۲۔ ایں سعادت بزورِ بازو نیست......ساجد رضوی۔۲۸

Marfat.com

۱۳۔ پیکرِ خلوص ریاض ندیؔم نیازی......ڈاکٹر نثار احمد نثاؔر۔۳۱

۱۴۔ ریاضِ نعت میں ریاض ندیؔم......رضا عباس رضاؔ۔۳۳

۱۵۔ مایۂ بے بہا، ریاض ندیؔم نیازی......پیرزادہ حمید صابری۔۳۵

۱۶۔ ریاض ندیؔم نیازی نعت کا ایک مترنم شاعر......پروفیسر صدف چنگیزی۔۳۶

۱۷۔ روشنی کا نشاں محمدؐ ہیں......اقبال طارق۔۳۸

۱۸۔ عرفانِ نعت......خالد محمود خالد۔۴۰

۱۹۔ خوشبو تری جوئے کرم کا منظر اور پیش منظر......ریاض حسین چوہدری۔۴۳

۲۰۔ ریاض ندیؔم نیازی کا قابلِ رشک ایوانِ نعت، سید ریاض حسین زیدی۔۴۵

۲۱۔ خادمِ نعتِ مصطفیٰؐ ریاض ندیؔم نیازی......صبیح الدین رحمانی۔۴۶

۲۲۔ عشقِ رسولؐ ایمان کی بنیاد......فصیح الدین سہروردی۔۴۸

۲۳۔ نعت گوئی اللہ کا انعام ہے......اعجاز الدین سہروردی۔۴۴

۲۴۔ نعت خوانوں کے لئے خوبصورت تحفہ......اختر حسین قریشی۔۴۷

۲۵۔ خوشبو میں گندھے حرف......پروفیسر افتخار شفیع۔۴۹

۲۶۔ ریاض ندیؔم نیازی، کنارِ جوئے کرم......نوید حیدر ہاشمی۔۵۰

۲۷۔ ریاض ندیم نیازی اور عشقِ رسولؐ......علی رضا۔۵۲

۲۸۔ نعت گو شاعر، ریاض ندیؔم نیازی......احمد علی حاکؔم۔۵۳

۲۹۔ ریاض ندیؔم نیازی نعت اور غزل کا خوبصورت شاعر......ظریف احسن۔۵۵

۳۰۔ نعت کا حوالہ ریاض ندیؔم نیازی......پروفیسر احتشام شبیر شامؔی۔۵۴

۳۱۔ حروفِ عقیدت ...... ریاض ندیم نیازی۔۵۶

۳۲۔ قطعہِ سالِ اشاعت......عرفان الحق صائؔم۔۶۰

Marfat.com

☆ حمدِ باری تعالیٰ

۱۔ فریاد ہماری سن لی ہے جب اُس کو ہم نے پُکارا ہے۔ ۶۱

۲۔ تعریف کس زباں سے تری اے خُدا کروں۔ ۶۳

۳۔ لوحِ جاں پر تجھے تصویر کیئے جاتا ہوں۔ ۶۵

۴۔ مجھے ہر طرف نظر آئے تُو تری شان جَلّ جَلالہ،۔ ۶۷

۵۔ الٰہی حمد تری صبح و شام کرتے ہیں۔ ۶۹

☆ نعتیں

۱۔ ''دلیلِ فکر''......اَیک نبیؐ ذی حشم ''خوشبو تریؐ جوئے کرم''۔ ۷۲

۲۔ اِک آرزو بہ دیدۂ نم، پھیلتی گئی۔ ۷۴

۳۔ طیبہ نگر مثلِ ارم، میرے لئے۔ ۷۶

۴۔ ملائک اور انساں، گُنبدِ خضرا کے سائے میں۔ ۷۸

۵۔ مایوس کہاں مجھ سا گنہ گار ہُوا ہے۔ ۸۰

۶۔ روشنی کا نشاں محمدؐ ہیں۔ ۸۳

۷۔ مجھ کو میرے خُدا اور کیا چاہئے۔ ۸۶

۸۔ مجھ کو میرے رب سے مِلایا میرے کملی والے نے۔ ۸۹

۹۔ غمِ عصیاں سے خائف ہیں دل وجاں یارسول اللہ۔ ۹۱

۱۰۔ وہ شخص ہے خوش نصیب کتنا، رہے جو آقاؐ تری گلی میں۔ ۹۴

۱۱۔ وہ دن کب آئے گا جب اُنؐ کے در پر حاضری ہوگی۔ ۹۶

۱۲۔ زباں مِلی ہے مجھے مِدحتِ نبیؐ کے لئے۔ ۹۸

۱۳۔ مِلے مجھ کو یارب جوارِ مدینہ۔ ۱۰۱

۱۴۔ آپؐ سے بڑھ کر جہاں میں دوسرا کوئی نہیں۔۱۰۳

۱۵۔ اپنا بخت آزمانے مدینے چلو۔۱۰۶

۱۶۔ ہم کو ہے جاں سے پیارا ہمارا نبیؐ۔۱۰۹

۱۷۔ ہم کو بھی ٹھکانہ مِل گیا۔۱۱۲

۱۸۔ غلام اُن کا ہوں ہرگز بے سہارا ہو نہیں سکتا۔۱۱۵

۱۹۔ اُن کا کرم اور اُن کی عنایت نہ پوچھیئے۔۱۱۸

۲۰۔ کیا کیا مِلی سکون کی دولت نہ پوچھیئے۔۱۲۰

۲۱۔ جب سے مِلی ہے اُن کی محبت نہ پوچھیئے۔۱۲۲

۲۲۔ میری تقدیر نقشِ قدم آپ کا۔۱۲۴

۲۳۔ جب منزلِ سرکارِ رسالت نظر آئی۔۱۲۷

۲۴۔ محمدؐ کا حُسن و جمال اللہ اللہ۔۱۲۹

۲۵۔ سدا اُن کا ذکرِ جمال اللہ اللہ۔۱۳۲

۲۶۔ اِسی خاطر خُدا نے تم کو بے سایہ کیا پیدا۔۱۳۴

۲۷۔ چراغِ عشق آندھی میں جلانا ہم نہ چھوڑیں گے۔۱۳۶

۲۸۔ مَیں شمعِ محبت جلاتا رہوں گا۔۱۳۹

۲۹۔ سُلگتا ہے غمِ ہجراں میں دل پوشیدہ پوشیدہ۔۱۴۲

۳۰۔ شب و روز اب یہ دُعا مانگتا ہوں۔۱۴۴

۳۱۔ کتنے سخی ہیں میرے محمدؐ، کیسی ہے اُن کی ذات نہ پوچھو۔۱۴۷

۳۲۔ رنگ، خوشبو، ضیاء دیکھتے رہ گئے۔۱۴۹

۳۳۔ میرے آقا مرے سرکار مدینے والے۔۱۵۱

Marfat.com

۳۴۔ گئے تو پھر نہیں آئیں گے جا کر، اُنؐ کے کوچے میں۔۱۵۳
۳۵۔ جو مدحتوں کو لبوں پر سجائے جاتے ہیں۔۱۵۶
۳۶۔ کب مجھے اُن کی حضوری کا اشارا ہوگا۔۱۵۹
۳۷۔ دلِ حزیں نے اُنہیں یاد کر لیا ہوگا۔۱۶۱
۳۸۔ خواب میں بھی ہم اگر طیبہ نگر جاتے ہیں۔۱۶۳
۳۹۔ آرزو تھی کہ سر پر سجا لیتے ہم۔۱۶۶
۴۰۔ مدینے کے شام وسحر اللہ اللہ۔۱۶۹
۴۱۔ پھول، خوشبو، کرن مدینے میں۔۱۷۲
۴۲۔ تم ہو مشکل کشا مرے آقاؐ۔۱۷۵
۴۳۔ ثنائے محمدؐ کئے جا رہا ہوں۔۱۷۷
۴۴۔ جو نبیؐ کے قریب ہوتا ہے۔۱۸۰
۴۵۔ کتنی عظیم سیّدِ عالمؐ ہے تیری ذات۔۱۸۲
۴۶۔ کالی کملی والے آقاؐ تیری یاد ستائے۔۱۸۴
۴۷۔ اُٹھی میری جانب نظر مصطفیٰؐ کی، یہ شفقت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے۔۱۸۶
۴۸۔ ہاتھوں کو اُٹھا کر یہ دُعا مانگ رہے ہیں۔۱۸۸

☆ مناقب و سلام

۱۔ وہ وجودِ پاک نورِ عالمِ امکاں رہا۔۱۹۱
۲۔ ہے خوش بخت کتنی تُو دائی حلیمہؓ۔۱۹۳
۳۔ صدف ہے کونین اور اُس کا گُہر خدیجہؓ۔۱۹۵
۴۔ منقبت میں کیا وَا میں نے جوبابِ صدیقؓ۔۱۹۷

Marfat.com

۵۔ ہیں تجھ سے دینِ خُدا کے فرائض اور حقوق۔۱۹۹
۶۔ تیرا وصفِ خاص ذوالنورین عثمانِ غنیؓ۔۲۰۱
۷۔ لرزاں ہیں جس سے ظلمتیں وہ روشنی علیؑ۔۲۰۳
۸۔ گود میں حضرت خدیجہؓ کے پلی ہیں فاطمہؓ۔۲۰۵
۹۔ بنیادِ صبر و عشق ہیں تعمیر ہیں حُسینؑ۔۲۰۷
۱۰۔ مِٹی یزید کی ہستی یہ دَم حُسینؑ کا ہے۔۲۰۹
۱۱۔ ہے ہماری بھی رسائی آپؐ کے دربار تک۔۲۱۱
۱۲۔ چمکتا ہے زمانے میں ستارا غوث الاعظمؒ کا۔۲۱۳
۱۳۔ سینے میں جو یادِ شہِ بغداد رہے گی۔۲۱۵
۱۴۔ زندۂ جاوید ہر تحریر حق باہوؒ کی ہے۔۲۱۸
۱۵۔ ہر خواب دکھاتا ہے مجھ کو تعبیر علی ہجویریؒ کی۔۲۲۱
۱۶۔ اگرچہ مرکزِ اہلِ جہاں ہیں خواجہ یکپاسیؒ۔۲۲۳
۱۷۔ نام جو عالیشان ہے لوگو! بابا حاجی حنبلؒ کا۔۲۲۶
۱۸۔ سَر جو اُس در پر جھکایا ہے اِمام احمد رضاؒ۔۲۲۹
۱۹۔ عاشقِ مصطفیٰؐ، ریاض الدینؒ۔۲۳۱
۲۰۔ نقشہ بدل کے رکھ دیا حامد نواز نے۔۲۳۳
۲۱۔ نعت خواں حضرات کی خدمت میں نذرانۂ عقیدت۔۲۳۵
۲۲۔ صلوٰۃ وسلام۔۲۳۷

﴿ دُعا ﴾

شُکرِ خُدا کرتے ہیں ہم
ہے وِردِ لب ، یہ دم بدم
خوشبو تری بے حد ، اہم
جاری رہے جُوئے کرم

راغب مُرادآبادی، کراچی۔
(۲۳ر نومبر ۲۰۰۹ء)

شکرِ خدا کرتے ہیں ہم
ہے وردِ لب یہ دم بدم
خوشبو تری بے حد اہم
جاری رہے جوئے کرم

راغب مرادآبادی
۲۳ نومبر ۲۰۰۹ء

قطعہِ سالِ اشاعت

مہرباں ایسا ہُوا ہے فکر پر کُوئے کرم
دیکھا جا سکتا ہے ہر اِک شعر میں روئے کرم
ہے ہر اِک مصرع قمرؔ اس بات کا شاہد، کہ ہے
(حُبِّ آقاؐ گُلّھم ، خوشبو تِری جوئے کرم)

سنہ ۲۰۱۰ء

از نتیجہ فکر...... قمرؔ وارثی

Marfat.com

جذبات وعقیدت کا خوبصورت اظہار

محشر بدایونی
(کراچی)

ریاض ندیم نیازی نہایت شستہ و پاکیزہ ذوقِ سخن رکھتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ خود بھی اچھے شعر کہتے ہیں۔ان کی نعتیں پڑھ کر روح سرشار ہوتی ہے۔اس حوالے سے اُن کا نعتیہ کلام بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں جذبات وعقیدت کا خوبصورت اظہار ہے۔ماشاءاللہ۔

ریاض ندیم نیازی کی نعتوں میں شگفتگی بھی ہے۔سادہ وسلیس لہجہ بھی۔اور کوئی فنی لغزش بھی نہیں۔وہ اپنی نعتوں کا مجموعہ شائع کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔یہ ایک نہایت مبارک خبر ہے۔

میری دُعا ہے کہ ریاض ندیم نیازی کا نعتیہ مجموعہ ''خوشبوتری جوئے کرم'' وسیع دینی و علمی حلقوں میں قبول ہو۔بندگی حق اور حبِ رسولؐ ان کا شعارِ زندگی ہو۔

......☆......

عنایات کی بارش

شہزاد احمد

(لاہور۔۔۳۰/جولائی ۲۰۰۹ء)

نعت گوئی بجائے خود ایک سعادت ہے جسے نصیب ہو جائے۔ ہمارا تو یہ بھی ایمان ہے کہ حرمتِ رسولؐ کی استطاعت بھی انہی کا خاص کرم ہے۔ ریاض ندیمؔ نیازی خوش قسمت ہیں کہ اِن پر عنایات کی بارش ہوئی ہے۔ اور انہوں نے اپنی قلبی واردات کو دردمندی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ آغاز حسبِ روایت حمدیہ شاعری سے کیا گیا ہے اور اس کے بعد کتاب کا ایک حصہ مناقب وسلام کے لئے وقف ہے۔

میں بازارِ نبیؐ میں اپنی ہستی بیچ آیا ہوں
منافع ہی منافع ہے خسارا ہو نہیں سکتا

ندیمِؔ بے نوا بھی کاش شہرِ مصطفیٰؐ دیکھے
مدینے سے حسیں کوئی نظارا ہو نہیں سکتا

کیا کیا ملی سکون کی دولت نہ پوچھئے
اُن کا خلوص ، اُن کی سخاوت نہ پوچھئے

میں کیا بیان کروں، ریاض ندیمؔ نیازی کی سرشاری سے لطف اندوز ہونے کے لئے ان کی کتاب ہی سب سے بہتر ذریعہ ہے۔

Marfat.com

ریاض ندیم نیازی کی دینی شاعری

(حمد و نعت و منقبت)

پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی

(ملتان۔۔۔ اگست ۲۰۰۹ء)

ریاض ندیم نیازی سبی کے شعروادب کی آبرو ہیں لیکن وہ اس علاقے ہی تک محدود نہیں ہیں بلکہ موجِ ہوا اور موجِ خوشبو کی طرح اُن کی رسائی دور دور تک ہے۔ میرے سامنے اس وقت اُن کی دینی شاعری کا مسودہ ہے۔ مجھے بے حد اطمینان ہوا کہ وہ اپنی نثری تحریروں اور شاعری کی دیگر اصناف کی طرح حمد و نعت و منقبت میں بھی اِن اصناف کا حسبِ توفیق حق ادا کرتے ہیں۔ اُن کے مسودے کے مطالعے کے دوران مجھے کیف و مسرت حاصل ہوئی اور میرے دل سے دُعا نکلی کہ اے خُدا، جب یہ کتاب چھپ جائے تو اسے قبولیت و مقبولیت عطا کر۔

ریاض ندیم نیازی نہایت فنی ریاضت اور دل کی لگن کے ساتھ شعر کہتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ اُن کے یہاں موضوعات و مضامین میں تنوع اور رنگارنگی ہے۔ ایک بنیادی وصف یہ ہے کہ وہ روایت کے صرف اُس جمال کو اپنے ساتھ رکھتے ہیں جو عصرِ حاضر میں قابلِ قبول ہے۔ وہ عصری تقاضوں کے مطابق شعر کہتے ہیں اور یہ اصنافِ دینی ترقی کرتے کرتے عہدِ گزراں تک پہنچ کر جس صورت میں ظہور پذیر ہیں، اُن کے باریک سے باریک رُخ اور نازک سے نازک پہلو کو پیشِ نظر رکھتے ہیں۔ گویا آج کی حمد و نعت و منقبت میں آج ہی کے متقیضات کو سموتے ہیں۔

ریاض ندیم نیازی کی حمدوں میں ربِ کائنات کے مظاہرِ قدرت کے بے شمار پہلو

ہیں، اُس کا خالق ہونا اُس کا ناظمِ کائنات ہونا، اُس کی شانِ ربوبیت، اُس کی بندہ نوازی، اور اُس ذاتِ کبریا کی جُملہ صفات کا تذکرہ نہایت عقیدت و نیاز مندی کے ساتھ ملتا ہے۔ اسی طرح نعت کے موضوع پر بھی اپنی توفیقاتِ فنی کے مطابق بہت خوبصورت اور خوب سیرت اشعار کہتے ہیں۔ حضورؐ کے فضائل و مناقب کی کوئی حد و انتہا نہیں ہے۔ اور نعت گوئی کا عمل ادوارِ ماضی سے آج تک تمام زبانوں میں جاری ہے۔ مسلم شعراء کے علاوہ اغیار نے بھی نعتیں کہی ہیں۔ نعتوں کا یہ ذخیرہ وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا جا رہا ہے۔ اِس ذخیرے میں ریاض ندیم نیازی نے اپنا حصہ بھی شامل کیا ہے اور نہایت قابلِ تحسین اشعار کہے ہیں۔ ذاتی اور داخلی کیفیات کا اظہار، معاشرتی، اجتماعی اور کائناتی مسائل و موضوعات کا تذکرہ، حضورؐ کی سیرتِ طیبہ، ارشاداتِ مقدسہ، احوالِ مبارکہ اور شریعتِ مطہرہ کے بے شمار حوالے، حضورؐ کو پیغمبرِ اسلام ہی نہیں، پیغمبرِ انسانیت کے طور پر پیش کرنے کی سعادت (ذاتی حوالے میں) کیفِ ہجراں اور آرزو و اشتیاقِ زیارت و دیدار، حاضری اور حضوری کے شب و روز کے احوال، وہیں اُسی در پر زندگی بسر کر دینے کا عزم، واپس آ کر بار بار حاضری کی آرزو، (اجتماعی حوالے میں) حضورؐ کے اتباع و تقلید کا پیغام، اُنؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب، اُنؐ کی اطاعت اور پیروی کے وسیلے سے خدا تک رسائی کا پیغام، حضورؐ کی بارگاہ میں استغاثہ، آشوبِ امت کا ذکر اور دُنیا میں اُن کی رحمت طلبی اور آخرت میں اُن کی شفاعت کی آرزو۔

ریاض ندیم نیازی کے گلستانِ نعت کی سیر کرنے کے بعد جب ہم مناقب پر آتے ہیں تو اولیاء، اصفیاء، اذکیاء اور اپنے سلسلۂ عقیدت و طریقت کے مرشدین کی مدحت و توصیف کے رنگا رنگ، وجد آفرین اور روح افزاء مضامین، مناقب کا اپنا ایک چمنِ خاص ہے جہاں گلہائے رنگا رنگ اور بہارِ جاوداں کی اپنی کیفیات ہیں۔ خدا کرے یہ کتاب جلد چھپے اور قارئین اِس کے مطالعے سے اپنے افکار و اعمال کو آراستہ کریں۔

......☆......

Marfat.com

خوشبوتریؐ جوئے کرم

امجد اسلام امجد

(لاہور......۷؍دسمبر۲۰۰۹ء)

ریاض ندیم نیازی کو مَیں اُس وقت سے جانتا ہوں جب غالباً اس نے ابھی تازہ تازہ میٹرک کیا تھا۔ سبی جیسے دورافتادہ مقام پر اس چھوٹی سی عمر میں ادب کے ساتھ ایسا گہرا رشتہ قائم رکھنا بظاہر ایک انہونی سی بات ہے لیکن ریاض ندیم نیازی تب سے اب تک اسے جس پامردی، محبت، خلوص اور وفاداری سے نبھاتا چلا آرہا ہے وہ اور بھی زیادہ حیران کن ہے۔

شعر فہمی اور سخن دوستی سے شروع ہونے والا اس کا سفر اب بڑی خوبصورتی سے شعر گوئی اور سخن وری کی منزلوں میں داخل ہوگیا ہے۔ حمد و نعت و منقبت پر مشتمل اس کا زیرِ نظر مجموعہ ''خوشبو تریؐ جوئے کرم'' جہاں موضوع کے اعتبار سے بہت احتیاط، مطالعے اور فنی مہارت کا متقاضی ہے وہاں اس کے۔ لئے سوزِ دروں سے معمور اس عقیدت اور سپردگی کی بھی ضرورت ہے۔ جس کے مضراب سے روح کے تاروں میں ایک ایسی لرزش چہرہ نما ہوتی ہے۔ جس کے آہنگ میں زمان و مکان ایک دوسرے میں سمٹتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ اور وہ ان سب تقاضوں کا گہرا شعور رکھتا ہے۔

ریاض ندیم نیازی کا پیرایہ اظہار سادگی اور پُرکاری کا ایک خوبصورت امتزاج ہے اور یوں اسے اپنی تائید کے لئے کسی ''بلوچستان پیکیج'' کی ضرورت نہیں۔

کہ آپ اپنا تعارف ہَوا بہار کی ہے۔

☆

Marfat.com

عشقِ رسولؐ کی سرشاری اور ریاض ندیمؔ نیازی

(خوشبوتری ؐ جوئے کرم کی روشنی میں)

نقاش کاظمی

چیئرمین، لائبریری کمیٹی آرٹس کونسل کراچی۔

سابق پروفیسر (اردو) سراج الدولہ کالج، نبی باغ کالج کراچی۔

(۱۹/اگست ۲۰۰۹ء)

پاکستان کی سرزمین بلوچستان کے شہر بی جیسی سنگلاخ اور تپش آلود فضاؤں میں بیٹھ کر مدینہ اور تاجدارِ مدینہؐ کے خیالوں میں مگن اُنؐ کی ثنا گری کرنا ریاض ندیمؔ نیازی کا ہی کارنامہ ہے کہ وہ اپنے نعتیہ کلام کا مجموعہ عقیدت ''خوشبوتریؐ جوئے کرم'' لے کر بارگاہِ نبوت میں داخل ہونے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ موصوف حمد، نعت، منقبت، سلام اور مدحتِ محمدؐ و آلِ محمدؐ میں سرشار ایک اہم شاعر ہیں۔

نعت نگاری توفیقاتِ الٰہیہ کا ایک انعام ہے جو ہر کس و ناکس کو نصیب نہیں ہوتا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ہر مسلمان شاعر نعت ضرور کہتا ہے لیکن عشقِ نبی اور مدحتِ رسول کو ایک دوسرے میں ضم کرنا ایک مشکل کام ہے۔ سہ حرفی لفظ نعت (ن+ع+ت) حمد (ح+م+د) کے مماثل ہے۔ حمد میں اللہ تعالیٰ کی مدح و ثناء بیان کی جاتی ہے جب کہ نعتیہ شاعری میں ختمی مرتبت کی مدحت و ثنا گری کی جاتی ہے۔ اور ادبی دلچسپی کی بات یہ بھی کہ بعض شعراء کے حمدیہ اشعار نعتیہ شعروں سے اور نعتیہ کلام حمدیہ سے گڈمڈ ہو جاتے ہیں۔ جو کہ نامناسب ہے۔ لیکن جب ریاض ندیمؔ نیازی نعتیہ اشعار میں حرف و لفظ کا پیکر تخلیق کرتے ہیں تو مدح و ثناء کی خوشبو اور رنگ و نور میں کھو نہیں جاتے۔ بلکہ حمد کو حمد اور نعت کو نعت کی ہی صنف میں رہنے دیتے ہیں۔

Marfat.com

نیازی صاحب کے چند نعتیہ اشعار جو مجھے پسند ہیں آپ بھی اِن سے سرفراز ہوں۔

ہر لحظہ زباں پر ہے مِرے ذکرِ محمدؐ
ہر وقت مِرے ہونٹوں پہ بس صلِّ علیٰ ہے

....

معراج ہوئی جب سے شہِ کون و مکاں کو
انسان کو اِک منزلِ رفعت نظر آئی

....

اپنا بخت آزمانے مدینے چلو
اپنی قسمت جگانے مدینے چلو

....

ریاض ندیمؔ نیازی کے ایک ایک حرف، ایک ایک لفظ اور ایک ایک شعر سے رسالتمآب ؐ کی محبت، عشق، سرشاری و وارفتگی نظر آتی ہے اور اللہ کے رسولؐ سے عشق کی خود اعتمادی، ہی اِن کے لئے معیارِ معرفت کا درجہ رکھتی ہے۔

اِن کے اشعار سادہ، آسان، عام فہم اور پڑھنے والے کو وجد میں لے آتے ہیں یہ کیف و سرمستی سننے والوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ اردو نعت نگاری میں شعراء نے تقریباً سات، ساڑھے سات سو سال سے طبع آزمائی کی ہے۔ جبکہ عربی زبان میں نعتیہ کلام کی روشنی تقریباً ۱۵ سو سال پر محیط ہے بلکہ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے جابجا آپؐ پر درود و سلام کے الفاظ میں نعت کا خزینہ ہمیں عطا کیا ہے۔ شاعرِ دربارِ رسالتؐ حضرت حسان بن ثابتؓ کے عربی زبان کے نعتیہ کلام کے بعد اردو میں خواجہ الطاف حسین حالی، علامہ اقبالؒ اور کئی بڑے شعراء نے نعت گوئی کی سعادت حاصل کی ہے۔ غیر مسلموں نے بھی نعتِ رسولِ مقبولؐ کے حوالے سے بڑی نظمیں کہی ہیں جن میں ''گوئیٹے'' کا نام سرِفہرست ہے۔

پاکستان اور ہندوستان میں بھی نعتیہ کلام کہنے والوں کی تعداد قابلِ فخر ہے جن میں

اب ریاض ندیم نیازی کا نام بھی شامل ہو گیا ہے۔ اور ان کا نعتیہ مجموعہ کلام ''خوشبو تری جوئے کرم'' شائع ہو کر اللہ تعالی اور محمد و آلِ محمد سے محبت کرنے والوں کے دلوں کو منور و روشن کرے گا۔

ریاض ندیم نیازی کے اس نعتیہ مجموعہ میں ولادتِ رسولؐ، زندگی کے طور طریقے، سیرتِ طیبہ، معراجِ نبویؐ اور اللہ و محمدؐ کے رشتۂ حبیبی و محبوبی کو بحسن و خوبی بیان کیا گیا ہے۔

امید ہے کہ دُنیا والوں کو یہ مجموعہ کلام بالعموم اور مسلمانوں کو بالخصوص بہت ہی پسند آئے گا۔

چند مزید اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

خُدا کے بعد نہیں تجھ سا دوسرا کوئی
خدا کے بعد ترا اِحترام کرتے ہیں

....

میں بھی محمدِ عَرَبیؐ کا غلام ہوں
کتنی بلند ہے مری قسمت نہ پوچھئے

....

ابد تلک نہیں اب تیرگی کا اندیشہ
رُخِ نبیؐ ہے زمانے میں روشنی کے لئے

....

لکھے ہیں نعت کے اشعار میں نے کس عقیدت سے
ہے میرا فن نمایاں، گنبدِ خضرا کے سائے میں

....

Marfat.com

ریاض ندیم نیازی......ریاض کی ایک مثال

جان کاشمیری

(لاہور......۳۰ر ستمبر ۲۰۰۹ء)

جناب ریاض ندیم نیازی کا نعتیہ کلام ''خوشبو تریؑ جوئے کرم'' مسودے کی دلپذیر صورت میں میرے سامنے ہے۔ جس کے مطالعہ سے یہ امر اظہر من الشمس ہوتا ہے کہ نیازی صاحب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ بابرکات سے بے پناہ عقیدت رکھتے ہیں۔ سونے پہ سہاگہ یہ کہ روح کی گہرائیوں سے اٹھنے والی اِس عقیدت کو والہیت کا یوں ''تڑکا'' لگاتے ہیں کہ خوشبو، جوئے کرم کا مؤثر و مؤقر روپ بھر لیتی ہے۔ جس کے نتیجے میں ''خوشبو تریؑ جوئے کرم'' کے اشعار میں مطالعاتی، مشاہداتی، حضوری اور مہجوری کی لہریں آپس میں اس طور شیر وشکر نظر آتی ہیں کہ عقیدت کو حسنِ تخلیق اور حسنِ تخلیق کو اعتبارِ فن کی دولتِ نایاب میسر آ جاتی ہے۔

جناب ریاض ندیم نیازی کا یہ کمال بھی لائقِ تحسین ہے کہ موصوف نے آج کل کے عام نوجوانوں کی طرح روحِ شاعری یعنی اوزان کو بالائے طاق رکھ کر جو دل میں آیا، جس طرح آیا وہ کہہ دیا بلکہ روحِ شاعری کے پہلو بہ پہلو دیگر جملہ شعری لوازمات کی تخلیقی سطح پر پاسداری بھی کی ہے۔ چنانچہ مطالعہ کے دوران زبان و دل سے بے ساختہ ''سبحان اللہ''، ''ماشاء اللہ''، ''جزاک اللہ'' کے کلماتِ تحسین ادا ہونے لگتے ہیں۔ اور یہ مقام ایک عمر کے فکری وفنی ریاض کی نشاندہی کرتا ہے جو قابلِ مبارک ہے۔ موصوف کی یہ پہلی کتاب ہے۔ غور وفکر کا اگر یہی عالم رہا تو آگے چل کر کیا دلنشیں منظر ہوگا، اس کا سوچ کر ہی ایک سرشاری سے پیشگی ہمکنار ہو ہو جاتا ہوں۔ ویسے آپس کی بات ہے کہ بھلا یہ کیسے ممکن تھا کہ ریاض، ریاض نہ کرتے۔

......☆......

Marfat.com

ریاض ندیمؔ نیازی کا مجموعۂ نعت

شرافت عباس

(کوئٹہ......۲؍ستمبر ۲۰۰۹ء)

نعت ہماری شاعری کی وہ ارفع ترین صنفِ سخن ہے جو بیک وقت شاعر کے فکروفن کا امتحان بھی ہے اوراس کی طبیعت کی پاکیزگی، صلابت اور اکتسابِ نور کی گواہی بھی۔ عرفیؔ نے جو نعتِ گرامی حضرت ختمی مرتبتؐ کے ذیل میں خامۂ فن کے واسطے تیغ آبدار پر سفر کرنے کا مرحلہ قرار دیا ہے۔ تو اس سے بھی نیز ''باخدا دیوانہ باش وبا محمد ہوشیار'' کے تعلق سے بھی اس امتحان وآزمائش کی حساسیت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس پس منظر میں ہمارے شعراء جس انہماک، اخلاق اورحدِ ادب کے ساتھ اُس بارگاہ میں جہاں جنید وبایزید نفس گم کردہ حاضر ہوتے ہیں، اپنے حسنِ عقیدت اور منتہائے کمال کا ندرانہ پیش کرتے ہیں۔ وہ تاریخ ادبیات کا ایک ایسا منفرد باب ہے۔ جس کی مثال از آدم تا ایں دم دُنیا کی کسی زبان کے ادب میں نہیں ملتی۔ بالخصوص اردو زبان وادب تو اپنے آغاز سے ہی اس عظیم الشان نعمت سے بہرہ مند ہے۔

اِس تناظر میں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ بلوچستان میں اردو کے پہلے صاحبِ دیوان شاعر مُلا محمد حسن براہوی (وفات ۱۸۵۵ء) کا دیوان بھی اسی ذکر رفیع الدرجات سے مملو ومزّین ہے۔ مُلا حسن براہوی سے لے کر آج تک سرزمینِ بلوچستان کا شاید ہی کوئی شاعر ہو جس نے نعت گوئی کے تبرک کے حصول کی کوشش نہ کی ہو۔ چنانچہ اب تک ہزارہا نہیں تو سینکڑوں شعراء کے نام اس حوالے سے زندہ وتابندہ ہیں۔ بالخصوص محشر رسول نگری کا مہتم بالشان مسدس فخرِ کونین کہ عرصہ جذب وکمال میں اپنی مثال آپ ہے۔

اس پس منظر میں ریاض ندیمؔ نیازی کا مجموعہ نعت ''خوشبو تری جوئے کرم'' لغوی اور معنوی دونوں حوالوں سے خوشبو کے تازہ جھونکے کی مانند ہمارے سامنے ہے۔

Marfat.com

ریاض ندیمؔ نیازی کی شخصیت کو دیکھتے ہوئے میرے نزدیک یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں کیونکہ غیر معمولی بات تو اس وقت ہوتی جب یہ مجموعہ منصہ شہود پر نمودار نہ ہوتا۔ ’’خوشبو تری جوئے کرم‘‘ کا شاعر بظاہر تو صحافت سے منسلک ہے لیکن در حقیقت اُس کے شب و روز نعت و فروغِ نعت سے عبارت ہیں۔ محافلِ نعت اور نعتیہ مشاعروں کے پُر جوش و پُر کار منتظم، نعتیہ مقابلوں کے روحِ رواں اس ذیل میں کسی عذر و حیلہ کے بغیر ہر وقت کمر بستہ اور مستزاد یہ کہ بذاتِ خود ایک خوش الحان نعت خواں، مختصر یہ کہ فروغِ نعت حضرت ختمی مرتبتؐ کے حوالے سے دامے، درمے، قدمے، سخنے کی مثال جیسی ریاض ندیمؔ نیازی پر صادق آتی ہے ایسی سعادت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے کہ

’’ایں سعادت بزور بازو نیست‘‘۔

......☆......

ریاض ندیمؔ نیازی کی نعتیہ شاعری

نور احمد میرٹھی

(کراچی۔ ۳؍دسمبر ۲۰۰۹ء)

ریاض ندیمؔ نیازی ایک پُرخلوص شخص ہیں۔ مطالعہ کے شائق ہیں، انتہائی سادہ طبیعت کے مالک ہیں۔ ادب اور ادیب دونوں سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی پہلی کتاب ''خوشبوتری جوئے کرم'' کے نام سے طبع ہوئی ہے۔ یہ نعتیہ مجموعہ ہے جو اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ ریاض ندیمؔ نیازی کی دین سے گہری وابستگی ہے۔ وہ ایک ایسے عاشقِ صادق ہیں جو رحمتہ اللعالمینﷺ کی سیرت کو ہی رہنما سمجھتے ہیں۔

ریاض ندیمؔ نیازی کے کلام میں اگرچہ مقبولِ عام نعتیہ زمینوں میں اشعار ملتے ہیں مگر انہوں نے بعض دوسری بحروں میں بھی عُمدہ نعتیں کہی ہیں۔ ان کے اشعار کی یہ خصوصیت قابلِ ذکر ہے کہ اِن کے کلام میں ان کا اپنا فطری انداز نمایاں ہے۔ زبان سادہ اور صاف ہے یہ محسوس نہیں ہوتا کی ذہن نے نعت کہلوائی ہے بلکہ اُن کے دل نے اُن کو نعت گوئی کی طرف راغب کیا ہے۔ اس لئے ان کے افکار روانی کے ساتھ شعروں میں ڈھلتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ریاض ندیمؔ نیازی اپنے پیش رو نعت گو شعراء سے متاثر ضرور ہیں۔ لیکن وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ نئی راہیں دریافت کئے بغیر عقیدت و محبت کے سفر کو جاری نہیں رکھا جا سکتا۔ اس خصوصیت کی جھلکیاں ان کے کلام میں جابجا موجود ہیں۔ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ مشقِ سخن کے ذریعے وہ جلد اپنی منزل پالیں گے۔ میں اُن کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے اُن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُن کے بہتر مستقبل کے لئے دُعا گو ہوں۔

Marfat.com

عقیدتوں کی بیاض......خوشبوترئ جوئے کرم

اصغر ندیمؔ سیّد

(لاہور۔۳۰ر نومبر ۲۰۰۹ء)

ریاض ندیمؔ نیازی کے پہلے نعتیہ مجموعے ''خوشبوترئ جوئے کرم'' کو ہم عقیدتوں کی بیاض کہہ سکتے ہیں کہ اس میں حمد و نعت اور منقبت کی شعری اصناف کو عقیدت کے تمام تر سلیقوں اور شعری لوازمات کے ساتھ بڑی خوبصورتی کے ساتھ برتا گیا ہے۔

ریاض ندیمؔ نیازی خلوصِ دل سے اپنی شعری بصیرت کو صرف حمد و نعت اور منقبت کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ان پر خصوصی ہے کہ وہ اپنے اس شعری سفر میں عقیدتوں کے گلہائے رنگا رنگ کی خوشبو کے ہم رکاب گامزن ہیں۔ یہ رتبہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے کہ اس کی شان کوئی کئی طرح سے ادا کیا جائے۔

حمد و نعت اور منقبت اردو کی شعری روایت میں بہت فضیلت اور معنی آفرینی کا مستند حوالہ ہے۔ ریاض ندیمؔ نیازی نے اس میں حصہ ڈال کر خوش قسمتی کو اپنے نام لکھوالیا ہے۔ میری دُعا ہے کہ ان کا یہ سفر نئے نئے مراحل طے کرتا رہے اور اردو کی اس شعری روایت کو جدت اور کلاسیکی رچاؤ کے ساتھ پیش کرتا رہے۔ میں ان کے اس تخلیقی جوہر کا مداح ہوں۔

......☆......

Marfat.com

''ایں سعادت بزورِ بازو نیست''

ساجد رضوی

(کراچی۔ ۲۲ رنومبر ۲۰۰۹ء)

شعر گوئی مالکِ لوح وقلم کی عطا کردہ وہ قوتِ اظہار ہے کہ صاحبِ لوح وقلم، دل کو قرطاس کرے اور آنکھوں کو خامہ فرسائی پر آمادہ رکھے تو قاری یا سامع اُس کے حلقۂ اثر سے کسی صورت نہیں نکل سکتا۔ اور پھر نعتِ سرورِ کونین کا تو اعجاز ہی یہ ہے کہ یہ شاعری دل سے دل تک پہنچنے والی شاعری ہوتی ہے۔ اِسی لئے بصد ہشیاریٔ قلب، الفاظ کو میزانِ لب پر تول کر، احتیاط کی حدوں میں رہ کر حُبِ شافعِ محشرؐ کو سپردِ قلم کرتے ہیں کہ خالقِ کائنات اور وجہِ خلقتِ کائنات جو محبّ اور محبوب بھی ہیں۔ ان کے درمیان معبود اور ابد کا سب سے بڑا اور مضبوط رشتہ حسبِ ارشادِ قرآنِ حکیم قائم رہتا ہے۔ نعت نگاری اِس لئے مشکل ترین صنفِ سخن ہے کہ جب ربِّ کائنات اپنی کتاب مبارک میں توصیفِ رسولِ مکرمؐ بیان کرے تو تخیلِ بشری عاجزِ فکر نظر آتی ہے۔

لکھے گا نعت کیا کوئی نعتِ خُدا کے بعد
کیا ابتداء ہوئی ہے کبھی انتہا کے بعد

فکرِ انسانی پھر فکرِ انسانی ہے تب ہی اِس سچی بات کو سپردِ قلم کرتے ہوئے اطمینان محسوس ہوتا ہے کہ

فکر لکھ سکتی کیا قامت زیبائے نبیؐ
خاک کی حد ہے فقط خاکِ کفِ پائے نبیؐ

خاک کو خاکِ کفِ پائے نبیؐ میسر آجائے تو یہ ہی متاعِ بخشش ہے، کتنی فطری

Marfat.com

خواہش ہے کہ انسان، ہر صاحبِ ایمان، دُنیا و دیں میں اپنے عمل، فکر اور طرزِ حیات سے بس اِسی متاعِ بے بہا کے حصول کے لئے اپنی توانائیاں صرف کر رہا ہے۔...... ''ورنہ خاک ہے یہ کارِ جہاں''۔

ریاض ندیم نیازی نے خشنودیٔ حق کے لئے ہی نہیں بلکہ اپنے فطری جذبے کے سبب عشقِ سرکارؐ کی کیفیاتِ قلبی کے اظہار میں نعت گوئی کو سرمایۂ حیات سمجھا ہے۔ اِسی لئے کہتے ہیں کہ

مَیں اُنؐ کی نعت لکھوں اور سنوں ، سناؤں ندیم
یہی وسیلۂ بخشش ہے زندگی کے لئے

....

میرے قلم پر، میری زباں پر ہو حمد و نعت
یہ ذکر دم بہ دم کروں اور جا بجا کروں

....

زباں مِلی ہے مجھے مدحتِ نبیؐ کے لئے
ہر ایک لفظ ہے میرا بس آپؐ ہی کے لئے

....

ایک مصرعہ اپنے آفاقی مزاج کے سبب یاد رہ گیا ہے جو اس طرح ہے:

''کہ آدمی کو ضرورت تھی آدمی کے لئے''

یقیناً فخرِ موجودات، محسنِ انسانیت بھی ہیں، اِس لئے انہوں نے کہا:

شفیعِؐ روزِ محشر ہم گنہ گاروں کے والی ہیں
کوئی عاصی، کبھی قسمت کا مارا ہو نہیں سکتا

....

حضورؐ سے جو نسبتِ خاطر عشق کی صورت میں ہے۔ ندیم پورے قد سے کھڑے ہو کر

Marfat.com

اپنے ایقان کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

غلام اُنؐ کا ہوں ہر گز بے سہارا ہو نہیں سکتا
مِرے سرکارؐ کو ایسا گوارا ہو نہیں سکتا

ریاض ندیم نیازی نے اپنی گفتنی میں تکرار کے ساتھ یہ لکھا ہے کہ ہر نعت گو کی طرح سایۂ گنبدِ خضریٰ، زیارتِ مقامِ استراحتِ سرکارِ کائنات اور شہرِ نور جو کہکشاں بکف ہے، دیکھنے کی خواہش دُعا کی صورت لبِ اظہار پر رہی، یہ دُعا اتنی قلبی گہرائیوں کے ساتھ کی گئی کہ انہیں خانۂ خُدا اور روضۂ محبوبِ خُدا کی زیارت کا شرف ایک سے زیادہ بار نصیب ہُوا۔ یہ بلا مبالغہ برکاتِ حضوری ہیں کہ انہوں نے بہت قابلِ رشک نعت گوئی کی اور کمالِ اظہار اِس درجہ خوش خرام ہے کہ مجموعۂ نعتِ سرورِ کونینؐ ''خشبو تری جوئے کرمؐ'' کی شکل میں میانِ محبانِ حضورؐ لے کر حاضر ہوئے ہیں، سو یہ سچ ہے کہ............ ''ایں سعادت بزورِ بازو نیست۔''

ریاض ندیم نیازی مختلف اصنافِ شاعری کو صفحۂ شاعری کی زینت بناتے ہیں اور میں ذاتی طور پر ناظر و شاہد ہوں کہ وہ قطعیت کے ساتھ ادب کے آدمی ہیں۔ اپنے بزرگوں کی تعظیم اور اپنے ہم عمر شعرائے کرام کی تکریم کرتے ہیں۔ یہ راست روی اُن پر امکانات کا ایک روشن باب کھولتی ہے۔

مَیں اپنا ایک شعر صرف اِس دعوے کی دلیل کے طور پر پیش کرتا ہوں:

کنزِ الفاظ بھی کم، ذوقِ ہنر بھی کم ہے   نعت لکھنے کے لئے عمرِ خضر بھی کم ہے

اِس سُخن طرازی میں جہاں عمرِ خضر بھی واقعتاً کم ہو، ریاض ندیم نیازی کا یہ استقلال بیش بہا ہے۔ اِسی لئے تو آپ کہتے ہیں:

انہی نعتوں سے ہم، تاریکیوں کو روشنی دیں گے
یہ شمعیں اپنی محفل میں جلا نا، ہم نہ چھوڑیں گے

خُدا دائم ہے ندیم تم بھی قائم رہو اور فکر کے چراغ، ساعتِ اُفق پر اِسی طرح جلاتے رہو۔ خدائے بزرگ و برتر تمہاری قلمی اور قلبی کاوشوں کو قبول فرمائے۔

Marfat.com

پیکرِ خلوص۔۔۔ریاض ندیؔم نیازی

ڈاکٹر نثار احمد نثار

(کراچی۔یکم اکتوبر ۲۰۰۹ء)

پیکرِ خلوص ریاض ندیؔم نیازی کے نعتیہ مجموعۂ کلام ''خوشبو تریؐ جوئے کرم'' کا مسودہ اس وقت میرے زیرِ مطالعہ ہے۔ میں نہ تو کوئی نقاد ہوں اور نہ ہی کوئی بڑا شاعر کہ میری رائے کی کوئی اہمیت ہو۔ تاہم ریاض ندیؔم نیازی کی خواہش کے پیشِ نظر چند ٹوٹے پھوٹے حرف بطور تبصرہ لکھ رہا ہوں۔

مجھے اُن کے اِس مجموعۂ کلام میں مختلف اقسام کے گلہائے عقیدت، اپنی بہاریں دکھاتے نظر آئے۔کون مسلمان ایسا ہوگا کہ جس کو دربارِ رسالت مآب محمد مصطفیٰ ﷺ میں حاضری کی تمنا نہ ہو۔ یہ خواہش ریاض ندیؔم نیازی کے اشعار میں جا بجا نظم ہوئی ہے۔ مثلاً:

اے کاش کہ اس قافلے میں ہوتا مَیں شامل
جو قافلہ طیبہ کی طرف جانے لگا ہے

......

مجھ کو بھی بُلالیں کبھی دربار میں آقاؐ
ہر وقت ندیؔم اب مِرے ہونٹوں پہ دُعا ہے

......

وہ دن کب آئے گا جب اُنؐ کے در پر حاضری ہوگی
مِری نظروں میں تو، اے زندگی کب قیمتی ہوگی

......

Marfat.com

ریاض ندیم نیازی کی فکر کا ایک قابلِ قدر پہلو یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنے اشعار میں جو باتیں بھی کہی ہیں وہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ حضور اکرم ﷺ اسلام کی ترویج و اشاعت میں جن مشکلات و تکالیف سے گزرے ہیں ریاض ندیم نیازی کے یہاں ان کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اُن کی شاعری میں فضائل و مناقبِ رسالت کے ساتھ ساتھ سیرتِ طیبہ کی تبلیغ اور مقاصدِ نبوّت کا ابلاغ بھی شامل ہے۔ انہوں نے مبالغہ آرائی یا دروغ گوئی سے اپنا دامن داغدار نہیں ہونے دیا۔ اُنہیں حفظِ مراتبِ رسالت کا بخوبی احساس ہے۔ اور اُن کے شعروں میں جدید لفظیات اور عصری احساسات نظر آتے ہیں۔

عالمِ اسلام پر جو مظالم اِن دنوں ڈھائے جا رہے ہیں انہوں نے اس پر بھی قلم اُٹھایا ہے۔ سیرتِ مصطفیٰؐ اور جمالِ مصطفیٰؐ یہ وہ عنوانات ہیں کہ جن کا احاطہ کئے بغیر نعت گوئی مشکل ہے۔ ریاض ندیم نیازی نے ان دونوں رویّوں کو برتا ہے۔ انہوں نے وہ تمام مضامین اپنی نعت گوئی میں شامل کئے ہیں جو نعت کے لئے لازم و ملزوم ہوتے ہیں۔ اُن کے اشعار میں شائستگی اور خوش فکری بدرجہ اتم موجود ہے۔ انہوں نے انتہائی سادگی کے ساتھ اپنے دلی جذبات کی عکاسی کی ہے۔ اُن کے کلام میں تازہ کاری اور ادبی اقداری پائی جاتی ہیں۔ انہوں نے علامتوں، تشبیہوں اور استعاروں کو غیر ضروری طور پر استعمال نہیں کیا ہے۔ حُبِ رسولِ اکرمؐ اُن کے اشعار میں بے حد نمایاں ہے۔ اُن کے الفاظ قاری کے ذہن پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ ریاض ندیم نیازی اس لحاظ سے خوش نصیب شاعر ہیں کہ اُن کا پہلا مجموعہ کلام نعتیہ اشعار پر مشتمل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں بے حد پذیرائی ملے گی۔ میرے نزدیک ان کا شمار عاشقینِ رسول اکرمؐ میں ہوتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتاب قارئینِ اردو ادب کے لئے سودمند ثابت ہوگی۔ بلاشبہ یہ کتاب اردو ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ اس نعتیہ مجموعہ میں مناقب بھی شامل ہیں جو اس بات کا اظہار ہے کہ انہیں پنجتن پاک سے خصوصی لگاؤ ہے۔ نیز اولیائے کرام کے لئے بھی اس کتاب میں مناقب موجود ہیں۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

Marfat.com

ریاضِ نعت میں ریاض ندیم

رضا عباس رضا

(برگِ نجف، لاہور۔۲/دسمبر ۲۰۰۹ء)

نعت کی تاریخ کتنی قدیم ہے؟ جواب جتنا اسمِ محمدؐ، پہلا نعت گو؟ جواب اللہ تعالیٰ، پہلی نعت؟ جواب قرآن، پہلے سامعین؟ جواب عالمین، پہلا مقام؟ جواب عرش،

آیئے، اب زمین کی طرف چلتے ہیں، نعت سب سے پہلے کس نے کہی، کب کہی، کس کے سامنے سُنائی گئی، نعت کون سی تھی؟ جواب.........

بہر حال زمین پر ظہورِ مصطفیٰؐ کے بعد جناب ابوطالبؓ، مولا علیؑ، حسان بن ثابتؓ، کعب بن زبیرؓ، عبداللہ بن رواحہؓ، کعب بن مالکؓ وغیرہ۔

فارسی میں فردوسی، خواجہ معین الدین چشتیؒ، شمس تبریزیؒ، مولانا رومؒ، قدسیؒ، سعدی شیرازیؒ، عبدالرحمٰن جامیؒ، جمال الدین عرفی، غالب وغیرہ۔

اردو میں ولی دکنی، غالب، اقبالؒ، امیر مینائی، ظفر علی خاں، ماہر القادری، حفیظ جالندھری، حفیظ تائب، وغیرہ نے نعت کہی اور کہی جاتی رہے گی۔

ہر شے کا سفر قیامت تک ہے مگر نعت کا سفر حشر کے بعد بھی جاری رہے گا کیونکہ نعت اُس ہستی کا ذکر ہے کہ جس کا ارادہ اللہ کا ارادہ ہے، جس کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے، جس کا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔

یہ ذکر ہر شے اپنے اپنے انداز میں کرتی رہی ہے، کر رہی ہے، اور کرتی رہے گی۔ ہم انسان بھی اپنی استطاعت، محبت، خلوص، عقیدت کی مدد سے نعت کہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی قسم کی ایک احسن کوشش کا خوبصورت نتیجہ ''خوشبوتری جوئے کرم'' کی شکل میں

Marfat.com

میرے سامنے ہے۔

سب سے پہلے جس بات نے مجھے غور کرنے پر مجبور کیا وہ ہے موصوف کا نام ''ریاض ندیم نیازی'' اس نام کا مفرد عدد بنتا ہے (۵) اور ''نعت گو'' کا مفرد عدد ہے (۶) اگر ریاض ندیم نیازی اور نعت گو کے عدد جمع کئے جائیں تو مفرد عدد بنے گا (۲) اور لفظ محمدؐ کے عدد بھی (۲) ہیں۔ گویا پہلے مرحلے پر ہی ریاض ندیم نیازی کی نعت گوئی پر علمِ اعداد نے مہر ثبت کردی اور مجھے عقیدت کے ساتھ اس سفر پر چلنے کے لئے آمادہ کیا۔ پھر کیا.......... میں پڑھتا گیا اور قدم قدم پر اس پُرآزمائش صنف سخن سے خودی کی لذت محسوس کرتا رہا۔

یہاں یہ ضرور کہوں گا کہ ریاض ندیم نیازی نہ صرف بہت اچھے شاعر ہیں بلکہ بہت ہی اچھے انسان بھی ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ اچھاپن جادہ شعروادب میں نعت کے مقدس ومکرم الفاظ کوعقیدت کی ریشمی ڈوری میں پرونے کے لئے استقامت فراہم کرتا ہے۔

ریاض ندیم نیازی نے اس مشکل میدان میں اپنے خیالات اور الفاظ کے توسن کو بے لگام نہیں ہونے دیا بلکہ عشقِ رسولؐ وآلِ رسول کو رضائے الٰہی کا سبب سمجھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عشقِ رسولؐ، مدینے میں حاضری، آلِ رسولؐ سے نسبت، اطاعتِ ختمی مرتبتؐ، تعلیماتِ اسلامی کی پاسداری، اُسوہ حسنہ کی ابدی رہنمائی جیسے موضوعات کی خوشبو، جگہ جگہ انسانی ذہن ودل کو معطر کرتی نظر آتی ہے۔

ریاض ندیم نیازی عشقِ مصطفیٰؐ میں دیوانہ ہے مگر وہ دیوانہ نہیں جو عالمِ بے شعوری میں تنگ ڈھرنگ گلیوں میں پھرتا ہے بلکہ یہ ایسا دیوانہ ہے جو عشقِ اوّل کی محبت میں سرشار ہے، مدہوش ہے۔

اس سے زیادہ اور کیا لکھوں کہ عشقِ رسولؐ ہی انسانیت کی معراج ہے۔ میں دُعا گو ہوں کہ خُدائے نطق ولب ریاض ندیم نیازی کو اس عشق کی مستی میں مست رکھے اور اس کو ایسی بصیرت عطا فرمائے کہ بصارت والے اس پر رشک کرنے لگیں۔

......☆......

Marfat.com

مایۂ بے بہا......''خوشبوتریؐ جوئے کرم''

پیرزادہ حمید صابری

(ریڈیو پاکستان لاہور......۲۷/جولائی ۲۰۰۹ء)

اللہ تعالیٰ کے آخری رسولؐ کی توصیف و مدحت کرنا عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔ اور یہ کارِ خیر اللہ کی خصوصی توجہ کے بغیر مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

خوش بخت ہے وہ صاحبِ ایمان گروہ جو کہ محبوبِ لم یزل کی نعت لکھتا آیا ہے، لکھ رہا ہے اور تا ابد لکھتا رہے گا۔ اسی گروہ سے متعلق محترم ریاض ندیم نیازی بھی ہیں۔ آپ بڑے تواتر سے نعت کہہ رہے ہیں اور خوب کہہ رہے ہیں۔

اصل میں مدحِ رسولِ اکرم کی اساس حُبِ رسولِ اکرم ہے اور جسے فطرت نے یہ دولت عطا کی ہے وہ حضور کی عظمت و رفعت کے ترانے کیوں نہ گنگنائے۔ ریاض ندیم نیازی بھی اس نعمت سے فیضیاب ہیں۔ تبھی تو آپ اللہ کے حبیبؐ کے حضور رنگا رنگ گلہائے عقیدت مہکاتے ہیں۔ آپ کی نعتیہ شاعری میں والہانہ پن، سوزِ دروں، جذبۂ صادق، وارفتگی اور خود رفتگی کے جوہر نمایاں نظر آتے ہیں۔ اور نعتیہ شاعری کے لئے یہی مایۂ بے بہا درکار ہوتا ہے۔

......☆......

Marfat.com

نعت کا ایک مترنم شاعر... ریاض ندیم نیازی

پروفیسر صدف چنگیزی

(صدر، دبستان بولان، کوئٹہ)

نعت ایک ایسی صنفِ سخن ہے جس سے کسی شاعر کا مجموعہ خالی نہیں۔ اِس کی بنیاد روایت پر ہوتی ہے یا پھر عقیدت۔ کبھی کبھی یہ دونوں باتیں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ تو شعر میں ایک نیا پن یا نئی فکر کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اِسے آپ جدت بھی کہہ سکتے ہیں۔

روایت، عقیدت اور دونوں کے سنگم کی ایک ایک مثال دیکھیے۔

روایتی انداز:

زہے نصیب مدینہ مقام ہو جائے
قبول اپنا درود و سلام ہو جائے

......حضرتِ امیر مینائی

عقیدت مندانہ رنگ:

مدینے جاؤں، پھر آؤں دوبارہ پھر جاؤں
تمام عمر اِسی میں تمام ہو جائے

......حضرتِ امیر مینائی

عقیدت اور روایت کا ملاپ:

سبز گنبد کے پرندے جو اِدھر سے گزریں
خوبصورت نظر آئے مِرے گھر کی صورت

......اُستاد رشید انجم

Marfat.com

ریاض ندیم نیازی کے اِس نعتیہ مجموعے میں زیادہ تر روایتی اور عقیدت مندانہ طرزِ احساس ملتا ہے۔ کبھی کبھی اِن دونوں کا ملاپ بھی نظر آتا ہے جیسے: روایتی رنگ:

وہ ہی رکھتے ہیں سدا راہِ ہدایت پر ہمیں
اُنؐ سا ہادی، اُنؐ سا رہبر، رہنما کوئی نہیں

عقیدت کا رنگ:

بس مدینے، بس مدینے، بس مدینے کا سفر
میرا اَب اِس کے علاوہ مدّعا کوئی نہیں

دونوں کا ملاپ:

اِسی خاطر خُدا نے تم کو بے سایہ کیا پیدا
نہ کرنا تھا جہاں میں اور کوئی دوسرا پیدا

ندیم چونکہ بنیادی طور پر نعت خواں ہیں اور شعر کہنا اُن کی ایک اضافی صفت ہے۔ اِس لئے وہ مترنم ہیں۔ وہ اپنی آواز کی حرارت سے نہ صرف محفل کو گرمانے کا ہُنر جانتے ہیں بلکہ روایت میں بھی عقیدت کا رنگ بھر دیتے ہیں۔ گویا وہ اپنے کلام کو سُننے والوں کے لئے دو آتشہ بنانے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ ایسی صلاحیت بہت کم شعراء کے حصے میں آتی ہے۔ دراصل یہ خوبی سعادت کے سبب نصیب کا حصہ بنتی ہے۔ یہ سعادت بزورِ بازو نہیں بلکہ عطا ہے۔ ایک سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ ہر نعت کو ترنم سے پڑھ سکتے ہیں۔ اعجاز رحمانی نے کیا خوب کہا ہے کہ:

وہ آئینے کو بھی حیرت میں ڈال دیتا ہے
کسی کسی کو خُدا یہ کمال دیتا ہے

سبی اِس لحاظ سے بہت خوش نصیب ہے کہ ریاض ندیم نیازی نے اِسے ایک مترنم نعتیہ مجموعہ دیا ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید توفیقات سے نوازے۔

Marfat.com

روشنی کا نشاں محمدؐ ہیں

اقبال طارق (بحرین)

(لاہور، ۸/۱اکتوبر ۲۰۰۹ء)

اب ہم مادی ضرورتوں میں اس قدر اُلجھ گئے ہیں کہ ہمیں کم، کم ہی یاد رہتا ہے کہ ہمارا کوئی باطن کوئی روح بھی ہے اور اُسے بھی غذا اور تربیت کی ضرورت ہے مگر۔۔۔ یہ جاننے اور سمجھنے کے لئے ایک طویل عمر کی ریاضت درکار ہوتی ہے۔ اور ہمارے پاس وقت کی بے حد کمی ہے کیوں کہ اب ہم ہر چیز کو ریموٹ کنٹرول کے ذریعے فوری طور پر ہینڈل کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اور اس کے سوا ہمارے پاس کرنے کو کچھ بھی نہیں ہے۔

تازہ ترین تحقیق کے مطابق ابنِ آدم کی پہچان ڈی، این، اے، بتائی گئی ہے۔ جو اس کے لہو میں رواں دواں ہے مگر آج تک کوئی ایسا پیمانہ ایجاد نہیں ہوا جو ابنِ آدم کی روحانی پہچان بتا سکے۔ یا یہ بتا سکے کہ جسمِ انسانی میں روحانیت کس قدر موجزن ہے۔ سوائے اس کے کہ تہذیبی، سماجی اور اجتماعی طور پر اُسے دینِ مبین کا پیرو کار قرار دیا جائے اور کہا جائے کہ واہ ۔۔۔ ماشاء اللہ۔۔۔۔ کیا بات ہے۔ مگر یہاں بھی ہم لوگ اکثر دھوکہ کھا جاتے ہیں کیونکہ عہدِ حاضر میں لوگ اتنی خوبصورتی سے بھیس بدلتے ہیں کہ حقائق جاننا اور کسی کو سمجھنا بہت دشوار ہے۔ لیکن حرف سچ بولتے ہیں، شاعری سچ بولتی ہے۔ مگر پتہ نہیں کہ حمد و نعت کو شاعری کہنا صحیح بھی ہے کہ نہیں ۔۔۔۔ نہیں میرا خیال ہے کہ حمد و نعت کو شاعری کہنا جائز نہیں بلکہ اسے عشق کہنا مناسب ہے۔ عشق ۔۔۔ جس کی منزل انسانی سوچ سے کہیں آگے ہے۔ عشق ایک ایسی منزل ہے جہاں تک پرواز ہر کس و ناکس کی بات نہیں۔

کتابِ زیست کے اوراق تو ایک شاعر پر صورتِ شعر وا ہو سکتے ہیں۔ لیکن روح کی

کتاب سوائے ایک عاشق کے نہ کوئی پڑھ سکتا ہے اور نہ ہی سمجھ سکتا ہے۔ اور ایک عاشق ہی اسرارِ حیات و کائنات جانتا ہے اور اسرارِ حیات و کائنات جاننے کے لئے جسمِ انسانی کا آوازِ ''کُن'' سُننا اور پھر حالتِ وجد میں آنا ہوتا ہے اور پھر اُسی عالمِ وجد میں جسمِ انسانی کا ہر عضو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ اور اُس کے برگزیدہ بندوں کی ہمہ وقت حمد و ثناء میں ڈوبا رہتا ہے۔

ریاض ندیم نیازی کا کلام ''خوشبو تری جوئے کرم'' پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے بھی حرف ''کُن'' سُنا ہے اور وہ عشقِ نبیؐ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ سو ریاض ندیم نیازی کے پوروں کو یہ ہُنر عطا ہو چکا ہے کہ وہ لکھیں اور اُن کے لبوں پر ہمہ وقت یہ رہے کہ:

روشنی کا نشاں محمدؐ ہیں
آفتابِ جہاں محمدؐ ہیں

اور ریاض ندیم نیازی آپ کو یہ بھی علم ہے کہ ''رہبرِ کارواں محمدؐ ہیں'' تو پھر راہ پُر خار ہی سہی، چار سو ظلمتیں ہی سہی۔ آسیبِ زمانہ سے خوف کیسا؟ اسمِ محمدؐ کے سہارے دشتِ بے آب و گیاہ کو عبور کرنا مشکل کہاں اور سچائی سے مفر کہاں کہ:

جس کے زیرِ نبوت ہیں ارض و سما
وہ ہمارا نبیؐ ہے، ہمارا نبیؐ

......☆......

Marfat.com

عرفانِ نعت

خالد محمود خالد نقشبندی مجددی

(کراچی۔۲۰ر نومبر ۲۰۰۹ء)

انسانی زندگی کا اصل مقصد اپنے مالک حقیقی کی پہچان اور اس کی عبادت و بندگی ہے۔خود خالقِ مطلق کا فرمان ہے۔

﴿ وَمَا خَلَقتُ الجِنَّ وَالانسَ اِلّا لیَعبدُون ﴾

ترجمہ: ''ہم نے جن وانس کونہیں پیدا کیا مگر اپنی عبادت کے لئے۔''

مالکِ حقیقی کی پہچان کا واحد ذریعہ اس کے انبیاء ورُسل ہیں۔اُن میں بھی حضور سیّد الانبیاء سرورِ دوجہاں صلی اللہ علیہِ وسّلم کی معرفت ہی ربِ قدیر کی معرفت ہے۔

آپ صلی اللہ علیہِ وسّلم کے تعارف اور پہچان میں آپ کی نعت گوئی بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔نعت گوئی کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ اس کائنات کی تاریخ۔قرآنِ مجید میں ہے ''...... اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہد لیا جو مَیں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔''(سورۃ آلِ عمران)

نعت گوئی نثر میں ہو یا نظم میں، بہرحال ایک مشکل کام ہے۔نعت کہنے کا حقیقی شعور تو اللہ عزوجل کو ہی عطا ہے۔نعت گوئی کے تقاضے وہی پورے کرسکتا ہے جس کا دِل سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہِ وسّلم کی سچی محبت میں ڈوبا ہوا ہو۔قرآن وحدیث کا گہرا مطالعہ رکھتا ہو۔اِن خصوصیات کے بغیر اچھے اچھے اِس راہ میں ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔امامِ نعت گویاں حضرت احمد رضا خاں قادری بریلوی علیہِ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں۔''حقیقت میں نعت شریف لکھنا بڑا مشکل کام

Marfat.com

ہے جس کو لوگوں نے آسان سمجھ لیا ہے۔ اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے اگر بڑھتا ہے تو اُلوھیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔ البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے غرض حمد میں اصلاً حد نہیں۔ اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے۔ (الملفوظ)

پھر شرعی حدود و قیود کا لحاظ نہ رکھنا ایک خطرناک امر اور دُنیا و آخرت کی بربادی کا خدشہ دامن گیر رہتا ہے۔ بطور مثال حالؔی کو لیجئے کہ نعت کے محققین و ناقدین حالؔی کو عصرِ جدید کا پہلا اہم نعت گو شاعر قرار دیتے ہیں۔ اُن کی مسدس حالی کو نعت گوئی کا شاہکار قرار دیتے ہیں۔ اُن کی مناجات میں ایک شعر یہ بھی ہے:

مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
مَیں بندہ ہوں اُس کا اور ایلچی بھی

یہاں حالؔی نے ایلچی کا لفظ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں استعمال کر کے سخت بے ادبی کی ہے (معاذ اللہ) اِس مثال پیش کرنے کا مقصد یہ سمجھانا ہے کہ نعت کہنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں ہے۔ نعت کہنے کے لئے صرف زبان و بیان کی مہارت کافی نہیں بلکہ علمِ دین اور آدابِ شریعت سے مکمل واقفیت نہایت ضروری ہے ساتھ ساتھ خود کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالنا بھی انتہائی ضروری ہے اس پر مستزاد کہ وجود کا ذرہ ذرہ عشقِ مصطفوی کی خوشبو میں رچا بسا ہو پھر جو کلام ہوگا وہ معتبر بھی اور دین و دُنیا کی کامیابی و کامرانی کا باعث بھی۔

زیرِ نظر کتاب "خوشبو تری جوئے کرم" محترم ریاض ندیؔم نیازی کا مجموعۂ نعت پر مبنی ہے۔ جس کا مَیں نے سرسری مطالعہ کیا ہے مجھے اس میں ایسے بہت سے اشعار ملے جن میں غنایت بھی ہے اور فنِ شعری کا ذوق بھی۔

جنابِ ریاض ندیؔم نیازی کا طرزِ نعت گوئی بالکل جُدا اور دوسرے نعت گو حضرات سے بہت ہی منفرد ہے، اس انفرادیت سے بھرپور اُن کا یہ شعر ذرا آپ بھی ملاحظہ کیجئے اور

Marfat.com

دیکھئے کہ کیا خوب سجا کر کہا ہے :

کاش سبی سے مجھ کو لے جائے
میرے دل کی لگن مدینے میں

محترم ریاض ندیؔم نیازی جنہوں نے صحافت میں ایم۔اے کیا ہے فی الوقت سبی بلوچستان میں مکین ہیں نعت خوانی کے ذوق نے اُن کو نعت گوئی کا ذوق عطا کر دیا ہے۔واقعی یہ کرم کی بات ہے۔کسی نے کیا خوب کہا ہے:

اِس قدر ہم نے تیرا ذکر کیا قابلِ ذکر ہو گئے ہم لوگ

ریاض ندیؔم نیازی فرماتے ہیں:

فضا میں پھیلی ہیں ہر سمت نور کی کرنیں
کہیں ندیؔم کوئی نعت پڑھ رہا ہوگا

....

محو ہو جائیں گی تاریکیاں دِل کی ساری
اس میں جب جلوہ فگن نور تمہارا ہوگا

....

عاصیوں کو سرِ محشر بھی شفیعِ محشر
آپ کے دامنِ رحمت کا سہارا ہوگا

....

آخر میں میری دُعا ہے کہ محترم ریاض ندیؔم نیازی کا فنِ شاعری نکتۂ عروج کمال کو چھوئے اور جذبۂ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہیں قادرِ کلام شاعر بنادے اور اُن کا کہا ہُوا ہر شعر عشاقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دلوں کی دھڑکن بن جائے۔آمین ثُمّ آمین۔

......☆......

خوشبوترئ جوئے کرم کا منظر اور پیش منظر

ریاض حسین چوہدری

(شہرِ اقبال......۱۴ اراگست ۲۰۰۹ء)

قلم کی یہ مجال اور اربابِ قلم کی یہ جرأت کہاں کہ وہ ضیاعِ ازل کی تخلیقِ بے مثالؐ کے اوصافِ جمیلہ اور جملہ محامد ومحاسن کو حیطۂ تحریر میں لانے اور اِس منصبِ جلیلہ کا حق ادا کرنے کا تصور بھی ذہن میں لاسکیں۔ ہم غلامانِ کمتریں کی تو ہر سوچ ہی مواجۂ اقدس میں حرفِ التجاء بن کر، سر جھکائے، حضورؐ کی چشمِ کرم کی آرزومند رہتی ہے۔ یہ اعزازِ لازوال تو مقدر سے ملتا ہے۔

پاکستان ''غلامانِ محمدؐ'' کا حصارِ آہنی ہے۔ ارضِ وطن کی بھیگی ہوائیں بھی درودوں کے گجرے اور سلاموں کی ڈالیاں لئے درِ آقاؐ پہ اِذنِ حضوری کی منتظر رہتی ہیں۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج میرے پاکستان کا گوشہ گوشہ نعتِ حضورؐ کی ضیاپاشیوں سے منور ہے۔ فصیلِ ارضِ وطن پر دیدہ ودل کے انہی سرمدی چراغوں کی روشنی ہے۔ ہزار آندھیوں کے باوجود اِن چراغوں کی روشنی مدھم نہیں ہوسکی اور نہ ہوسکتی ہے۔ بلاشبہ ''نعت'' وطنِ عزیز کی ثقافتی اور نظریاتی اِکائی کا بلیغ استعارہ ہے۔ سب علامتیں اِسی استعارے سے روشنی مستعار لیتی ہیں۔

اکیسویں صدی بھی حضورؐ ہی کی صدی ہے۔ ہر زمانہ حضورؐ ہی کا زمانہ ہے اکیسویں صدی کی پہلی دہائی میں جدید اردو نعت کے افق پر جو ستارے طلوع ہوئے ہیں ان میں ایک اہم نام ریاض ندیم نیازی کا بھی ہے۔ ''خوشبوترئ جوئے کرم'' ان کا پہلا نعتیہ مجموعہ ہے۔ اس سے قبل آپ منتخب نعتوں کے متعدد مجموعے ترتیب دے چکے ہیں۔ جو کئی حوالوں سے خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ ریاض ندیم نیازی کے ہاں سادگی کا حسن اپنی رعنائیوں کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ بے ساختہ پن آپ کے فن کا اساسی روّیہ ہے۔

Marfat.com

میری بینائیاں عرش سے جا ملیں
دیدہ در آئینہ دیکھتے رہ گئے

اِن کا شعری وژن رنگوں، روشنیوں اور خوشبوؤں سے آباد ہے۔ یہ رنگ، روشنیاں اور خوشبوئیں جب درِ اقدسؐ پر عجز اور خود سپردگی کے چراغ جلاتی ہیں تو ''خوشبو تری جوئے کرم'' کا منظر ہی نہیں، پیش منظر بھی روشن ہو جاتا ہے۔ میری دُعا ہے کہ ریاض ندیم نیازی کو بارگاہِ رسالت مآبؐ سے سندِ جواز عطا ہو اور حرفِ پذیرائی ان کا مقدر بنے۔ (آمین)۔

☆

نعت گوئی اللہ کا انعام ہے

الحاج سید محمد اعجاز الدین سہروردی (کراچی)

۱۹۸۵ء میں امامِ انقلابِ نعت، غوثِ زماں، مہتابِ سہروردیہ، عاشقِ رسول اللہ ﷺ حضرت علامہ مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردیؒ جب بی میں جلوہ افروز ہوئے تو بی میں نعت خوانی اور نعت گوئی کا سورج پوری آب و تاب سے چمکا جس کی کرنوں سے کئی لوگ مستفید ہوئے۔ ریاض ندیم نیازی انہی خوش نصیبوں میں سے ایک ہیں۔ ریاض ندیم نیازی نے جب نعت خوانی اور نعت گوئی کا آغاز کیا تو امامِ انقلابِ نعت سے اصلاح لیتے رہے۔ اور حضرت کے فیضان سے الحمد للہ ریاض ندیم نیازی کا نعت گوئی میں اپنا ایک منفرد انداز ہے۔ نیازی صاحب کا نعتیہ کلام طبع ہو گیا ہے یہ یقیناً نعت خواں حضرات کے لئے نعتیہ کلام کا ایک ذخیرہ ہے جو اُن کے لئے اور اُن کے ذریعے دوسروں کے لئے باعثِ رحمت بنا ہے۔

اللہ رب العزت اُن کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور نبی کریم ﷺ کی مہربانی سے ریاض ندیم نیازی کے کلام کو شہرتِ عام اور بقائے دوام حاصل ہو۔ آمین بجاہ النبی الکریم۔

☆

Marfat.com

ریاض ندیم نیازی کا قابلِ رشک ایوانِ نعت

سید ریاض حسین زیدی

قومی سیرت ایوارڈ یافتہ

(ساہیوال۔۔۔۱۱/اگست ۲۰۰۹ء)

نعت گوئی کی سُنّتِ خداوندی پر لبیک کہتے ہوئے عقیدتِ شہِ والا ؐ کے سلسلۂ خیر و برکت کے شاندار اظہاریے تخلیقِ نعت اور تدوین و ترتیبِ نعت کا باعثِ صد افتخار سرمایہ ہیں۔ ریاض ندیم نیازی نے بھی بڑے منفرد، طبعزاد اور غیر معمولی اظہاریوں سے ریاضِ نعت میں گلہائے عقیدت کی قرار واقعی افزائش میں گراں قدر حصہ ڈالا ہے۔ ''خوشبوتریؐ جوئے کرم'' کی تمام نعتیں تخلیقی جواہر سے مالا مال ہیں۔

ریاض ندیم نیازی نے ہر آن تازہ کاری، جدّت طرازی اور سہل و سُبک اظہاریوں کی مالائیں پرو کر قابلِ رشک ایوانِ نعت تعمیر کیا ہے۔ کہیں بھی اشکال و ابہام کی صورت پیدا نہیں ہونے دی۔ عام فہم اور جانے پہچانے شعری سانچوں میں صدق و صفا کی بجلیاں دوڑائی ہیں کہ ہر شعر دل کی دھڑکن اور جولانی فکر کی تحریک بن گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ریاض ندیم نیازی کا نعتیہ مجموعہ ''خوشبوتریؐ جوئے کرم'' نعت گوئی کے ابوابِ دل کُشا میں وقیع اضافوں کا باعث قرار پائے گا۔

......☆......

Marfat.com

خادمِ نعتِ مصطفیٰ ﷺ ـــ ریاض ندیمؔ نیازی

سید صبیح الدین صبیحؔ رحمانی

(ڈائریکٹر، نعت ریسرچ سینٹر، کراچی۔)

ریاض ندیمؔ نیازی پہلے بھی خادمِ نعتِ مصطفیٰ ﷺ کی حیثیت سے ہمارے دلوں میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ مگر اب انہوں نے اپنے نعتیہ مجموعے ''خوشبوتری جوئے کرم'' کی اشاعت کے ساتھ ہی ہمارے ذہنوں پر بھی اپنے نام اور کام کی مہر ثبت کر کے اپنے اس مقام کو مزید استحکام بخشا ہے۔

اعلیٰ نعتیہ شاعری کی کئی خارجی ضرورتیں گنوائی جا سکتی ہیں۔ لیکن اس کی اصل روح اس کا جزوِ اساسی حضور نبی کریمؐ کی ذات وصفات سے والہانہ محبت ہی قرار پاتی ہے۔ نعت تمام تر لسانی وفنی آرائش کے باوصف اگر حُبِ نبی کریمؐ کے سچے اور شدید جذبے سے عاری ہو تو بغیر خوشبو کے پھولوں کا گلدستہ ہو کر رہ جاتی ہے۔ ہم اسے رسماً شاعری کہہ سکتے ہیں۔ مگر یہ حقیقی اور سچی شاعری کے زمرے میں نہیں آتی۔ اور جذب وانجذ اب، سوز وگداز اور درد آفرینی کے دیرپا عناصر نہیں ہوتے۔ اس لئے اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ کسی شاعر کے نعتیہ کلام میں جس قدر عشقِ نبی کریمؐ کی شدت وگہرائی ہوگی۔ اسی قدر اس کا کلام جاں گداز ودل آویز ہوگا۔

اس تناظر میں ریاض ندیمؔ نیازی کے کلام کا مطالعہ کیجئے تو آپ کو احساس ہوگا کہ کلام اپنے اندر حُبِ رسولِ کریمؐ کی عجب سرشاری رکھتا ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو اس کلام کا اس طرح عطر بیز ہونا ممکن نہ تھا۔

میرے آقاؐ مرے سرکار مدینے والے
میری منزل ترا کردار مدینے والے

Marfat.com

درِ اقدس کی عطا ہو مجھے جاروب کشی
ہوں اس اعزاز کا حقدار مدینے والے

دُعا ہے کہ رب العزت ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور یہ آخری سانس تک اس جادۂ نور پر گامزن رہیں۔

☆

عاشقانِ رسولؐ کیلئے گراں قدر تحفہ

الحاج اختر حسین قریشی (نعت خواں......لاہور)

ریاض ندیم نیازی بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں۔ خوشبو ترے جوئے کرم کی اشاعت سے اُن کے نام اور مقام کو مزید بلندی حاصل ہوئی ہے۔ ندیم نیازی ایک خوبصورت نعت گو اور خوش الحان نعت خواں ہیں۔ میرے نزدیک اُن کا ہر شعر قابلِ تعریف ہے۔ ایک شعر ملاحظہ کیجئے:

گونجتی رہتی ہے احساس میں تیری آواز
صرف تُو ہے مرا معیار مدینے والے

گو کہ مَیں شاعر نہیں لیکن مختلف شعراء کا کلام کیسٹوں اور محفلوں میں پڑھنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ اتنا ضرور کہوں گا کہ ریاض ندیم نیازی کا نعتیہ مجموعہ ''خوشبو ترے جوئے کرم'' نعت خوانوں کے لئے ایک خوبصورت تحفہ ہے اس کے ایک ایک لفظ سے محبتِ رسولؐ جھلکتی ہے۔

میری دُعا ہے کہ ''خوشبو ترے جوئے کرم'' کو پذیرائی ملے۔ اللہ تعالیٰ ریاض ندیم نیازی کو مزید ہمت اور طاقت دے کہ وہ ہمیں نئے نعتیہ کلام سے نوازتے رہیں۔

Marfat.com

عشقِ رسولؐ۔ایمان کی بنیاد

سید محمد فصیح الدین سُہروردی

(کراچی)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں متعدد مقامات پر اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعریف بیان کی ہے۔آپؐ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ کیا ہے۔نعت گو شعراء نے بھی نعتیہ اشعار کی شکل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن و جمال اور سیرتِ مبارکہ کو بیان کرنے کی سعی کی ہے۔ریاض ندیم نیازی بلوچستان کے شہر سبی میں رہائش پذیر ہیں۔جہاں یہ ایک عمدہ شاعر ہیں وہیں ان کا شمار خوش الحان نعت خوانوں میں بھی ہوتا ہے۔اور اِسی حوالے سے انہوں نے میرے والد گرامی حضرتِ علامہ سید محمد ریاض الدین سُہروردی رحمتہ اللہ علیہ سے نعت خوانی کے آداب سیکھے ہیں۔انجمن عندلیبانِ ریاضِ رسولؐ کی بنیاد حضرتِ علامہ سید محمد ریاض الدین سُہروردیؒ نے رکھی تھی۔ریاض ندیم نیازی اس کی سبی بلوچستان شاخ کے سیکریٹری جنرل ہیں۔

ریاض ندیم نیازی صاحب کی نعتیں الحمدللہ مَیں نے بھی اپنے نعتیہ کیسٹ میں پڑھی ہیں۔ان کی لکھی ہوئی نعتوں کا پہلا مجموعہ ''خوشبو تری جوئے کرم'' الحمدللہ اشاعت کے مراحل میں ہے۔مجھے یقین ہے کہ قارئین ان کی لکھی ہوئی نعتوں سے عشقِ رسول کو حاصل کرنے کی سعی اور کوشش کریں گے۔عشقِ رسولؐ ایمان کی بنیاد ہے۔اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو عشقِ رسولؐ سے سرشار فرمائے۔(آمین)

......☆......

خوشبو میں گُندھے حرف

پروفیسر محمد افتخار شفیع

شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج، ساہیوال۔

(۱۶/۱۰/اکتوبر ۲۰۰۹ء)

میری ناقص رائے میں ہر وہ شے سراپا نعت ہے۔ جو ہمیں آپ جناب، سرکارِ دو عالم ﷺ کی ذاتِ بابرکات کے اور قریب کر دے۔۔۔ کمالِ حیرت تو یہ ہے کہ آفرینش سے دُنیا کی رہ گزر سے گم نامی کا تمغہ سجائے نہ جانے کتنے انسانی قافلے گزرے ہیں۔ ان کی شناخت پر گرد جم گئی ہے۔ اور یہ ہستی! اللہ اللہ اس کے جمال میں تو روز بہ روز اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ کسی شخصیت کی فکری معراج دکھائی نہیں دیتی۔ ریاض ندیم نیازی کے نعتیہ مجموعہ ''خوشبو تری جوئے کرم'' میں واضح طور پر پیکرِ نبوتؐ کے صوری محاسن سے عقیدت کے ساتھ ساتھ مقصدِ نبوتؐ سے دل سوزی کا رشتہ بھی محسوس کیا جا سکتا ہے۔ وہ عرض گزار ہوتے ہیں۔

میری تقدیر نقشِ قدم آپؐ کا
بن گیا عشق میرا حرم آپؐ کا

ذاتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کے ''درد و غم'' سے یوں سرسری گزرنا مناسب نہ ہوگا بلکہ اس کی حدت اور شدت کا انداز اس ''گلدستہ نعت'' کے عقیدت اور محبت و مودت کے صدق اس جذبوں کی خوشبو میں گُندھے ایک ایک حرف سے ہوتا ہے۔ یہ اعزاز کیا کم ہے کہ اِن کا نام اُس ہستی کے مدح خوانوں میں شمار ہونے جا رہا ہے جن کے معترفوں میں اوّلین نام خود خالقِ کائنات کا ہے۔

☆

Marfat.com

کنارِ جوئے کرم......ریاض ندیمؔ نیازی

سید نوید حیدر ہاشمی

جنرل سیکریٹری، کوئٹہ رائٹرز فورم کوئٹہ۔

(۵ر ستمبر ۲۰۰۹ء)

میرا ایمان ہے کہ کائنات کی ہر شے رب کی ربوبیت اور رحمت العالمین کی رحمت کے قصیدے پڑھ رہی ہے۔ زمیں سے عرش تک ہر مخلوق اپنے اپنے انداز میں فخرِ موجودات، تاجدارِ ھل عطا، منبعٔ جود وسخا، مجسمۂ صبر ورضا، پیکرِ شرم وحیا، آقائے دو جہاں اور وجہِ تخلیقِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مدح سرائی کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ کبھی یہ کام خدا اور اس کے فرشتے کیا کرتے تھے۔ خوشا نصیب کہ آج انسان بھی ان کے ساتھ اس عمل میں شریک ہو گیا ہے۔ کبھی یہ ذکر صرف ذکر ہوا کرتا تھا لیکن صدیوں کی مسافت طے کرنے کے بعد اب ''نعت'' بن گیا ہے۔ حسان بن ثابتؓ سے باقاعدہ طور پر شروع ہونے والا نعت گوئی کا یہ لامتناہی سلسلہ لازوال ہے۔ جو کبھی ختم ہونے والا نہیں۔ کیونکہ نبیؐ کے دیوانے، شمع رسالت کے پروانے اپنے باطن کی بقاء کے لئے مدح خوانی کی یہ رسم دہکتے ہوئے انگاروں، شاہوں کے درباروں، نوکیلے خاروں، زہر بجھی تلواروں اور داروں پر بھی ادا کرتے آئے ہیں۔

ریاض ندیمؔ نیازی بھی قبیلۂ عاشقانِ رسولؐ کا ایک فرد ہے جس نے صحرائے عقیدت میں ''عشقِ حقیقی'' کا چغا پہن کر، ''مؤدت'' کی خاک سے تیمّم کیا، تخیل کے مصلّے پر نمازِ شکر ادا کی اور عالمِ غیب سے عطا ہونے والے سبز حروف سے ''حجرۂ نعت'' کو روشن کر دیا۔ یہ محمد وآلِ محمدؐ کے گھرانے سے اس کی سچی وابستگی کا معجزہ ہی تو ہے کہ اس کی نعتوں کے الفاظ ''خیالات'' کے آبِ زم زم سے دُھلے۔ مصرعے ''دعاؤں'' کی سرخ پتیوں میں لپٹے۔ مطلع

Marfat.com

''جذبات'' کی روشنی میں ڈوبے، مقطعے ''عاجزی'' کی گیلی مٹی میں گُندھے اور اشعار ''حاجات'' کے رنگ برنگے موتیوں سے مزیّن ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ وہ ''عالمِ تصور'' میں مدینے کی طرف منہ کرکے، اُٹھے ہوئے ہاتھوں، کشادہ قلب اور بند آنکھوں کے ساتھ ''کنارِ جوئے کرم'' کھڑا آپ ﷺ کے پیکر کی مقدس خوشبو محسوس کر رہا ہے۔ اللہ کرے کہ وہ اس خوشبو کے حصار میں ''حوضِ کوثر'' تک چلا جائے اور میدانِ حشر میں شافعِ محشر، ساقیِ کوثر حضرت محمد ﷺ کے سامنے اسی مجموعۂ نعت کے ساتھ حاضر ہو اور وہاں بھی نعت خوانی کا یہ فریضہ سرانجام دے۔ اس خوشبو بھری مسافت میں ہم سب کی دعائیں اس پر سایہ فگن رہیں گی۔

......☆......

عشقِ رسولؐ اور ریاض ندیمؔ نیازی

علی رضاؔ

(پی ٹی وی، لاہور......۲۰ر جولائی ۲۰۰۹ء)

ریاض ندیمؔ نیازی، تخلیق و تالیفِ نعت کے حوالے سے ایک معروف نام ہے وہ بہت عرصہ سے فروغِ نعت کے لئے بڑی جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔

نعت کہنا ایک مقدس فریضہ ہے جو توفیقِ خداوندی کے بغیر انجام نہیں دیا جاسکتا۔ مدحتِ خیر الانامؐ ایک ارفع عبادت ہے۔ جو دلوں کو سرور بھی عطا کرتی ہے اور آنکھوں کو نور بھی۔ یہ ذکرِ خیر و برکت بالیدگیٔ روح اور آسودگیٔ قلب کا باعث بھی ہے۔

ریاض ندیمؔ نیازی کی نعت میں عشقِ رسولؐ کے مختلف رنگ اپنی جلوہ گری دکھا رہے ہیں وہ حضورؐ کی محبت کو نہ صرف اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں بلکہ حضورؐ کی محبت کو بروز حشر وسیلہ نجات بھی جانتے ہیں۔ ان کی نعتیں والہانہ پن، وارفتگی و شیفتگی اور پختگیٔ فن کا خوب صورت مرقع ہیں۔

تخلیقِ نعت کا معاملہ نہایت احتیاط طلب ہے اس میں ربِ عزّ وجل اور رسولِ کریمؐ کے مقام و مرتبہ سے مکمل آگاہی لازم ہے۔ تخلیق کار کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس متبرک عمل کے دوران ادب، احترام، عقیدت اور دیگر فنی لوازمات کا خیال رکھے۔

ریاض ندیمؔ نیازی نے ان تمام امور کا بطور خاص خیال رکھا ہے اور تخلیقِ نعت کے کسی بھی موڑ پر اپنے جذبات کو عقیدت پر حاوی نہیں ہونے دیا۔ اُن کے نعتیہ پھولوں کا گلدستہ بعنوان ''خوشبو تریؐ جوئے کرم'' آپ کے ہاتھ میں ہے یہ تمام پھول اپنی دلفریب خوشبوؤں کی وجہ سے منفرد بھی ہیں اور پُرکشش بھی ......

میں دُعا کرتا ہوں کہ خداوندِ کریم اُن کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں مستجاب فرمائے۔

......☆......

Marfat.com

نعت گو شاعر......ریاض ندیمؔ نیازی

احمد علی حاکمؔ

(سرپرست اعلیٰ، بزمِ پیامِ نعت ساہیوال......اگست ۲۰۰۹ء)

نعت گوئی سنتِ کبریا ہے۔ جو ذکر عالمین کا خالق و مالک کرتا ہے وہی ذکر آپ بھی کرنے لگتے ہیں۔ جب خالق و مالک کی ممدوح ایک ہی ہستی ہو تو گویا بندہ اپنے مالک سے قریب کی منازل طے کر لیتا ہے۔

نعت گوئی اتنا آسان کام نہیں کہ ہر کسی کے اختیار میں ہو۔ ریاض ندیمؔ نیازی کی نعت نگاری کا ایک خاصا یہ بھی ہے کہ وہ نعت کہنے کے لئے جسم کے ساتھ ساتھ روح کی پاکیزگی کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔

اُن کی نعت میں عشقِ رسول ﷺ کا سوز و گداز اور آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی سے بے پایاں وابستگی جھلکتی نظر آتی ہے۔ اُن کی نعت کا ایک شعر ہے۔

مَیں لمحہ لمحہ درود و سلام بھیجتا ہوں
وہؐ لمحہ لمحہ مجھے یاد آئے جاتے ہیں

ریاض ندیمؔ نیازی ابھرتے ہوئے شعراء میں اپنی مثال آپ نظر آتے ہیں وہ الفاظ کا چناؤ اس انداز میں کرتے ہیں کہ پُرانا مضمون بھی نیا لگنے لگتا ہے۔ اُن کا ایک اور شعر دیکھئے۔

اِس گنہ گار نے نعت ایسی پڑھی
سارے مِدحت سرا دیکھتے رہ گئے

ریاض ندیمؔ نیازی کی نعت سے لگن کو میں نے یہاں تک آزمایا ہے کہ وہ بڑے پختہ

Marfat.com

اور بے حوصلہ ہونے والے شخص نظر نہیں آتے۔ جو بھی کہتے ہیں دل سے کہتے ہیں اور آپ ﷺ کی عقیدت و محبت کا علَم ہر طور سے کفر و باطل کی سرحدوں پر گامزن کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔

ریاض ندیمؔ نیازی کی نعتیہ شاعری ادب کی حدود سے آشنا نظر آتی ہے۔ نعت کے میدان میں حدود کی درست پہچان توفیقِ الٰہی و عنایتِ رسول ﷺ کے بغیر ناممکن ہے۔ اور ویسے بھی ریاض ندیمؔ نیازی کا ہاتھ ایک ولی کامل کے ہاتھ میں ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی اِس حسین کاوش اور محبت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اِن کے قلم میں مزید طاقت عطا فرمائے اور انہیں قُربِ رسول ﷺ کی منزلوں تک پہنچا دے (آمین)۔

......☆......

نعت کا حوالہ......ریاض ندیمؔ نیازی

پروفیسر سید احتشام شبیر شامیؔ (شعبہ اُردو، گورنمنٹ ڈگری کالج، سبی۔ ۸/دسمبر ۲۰۰۹ء)

نعتِ رسولِ مقبولؐ کہنے کے لئے محبت شرطِ اولین ہے اور ریاض ندیمؔ نیازی عشقِ مصطفیٰؐ سے سرشار ہے۔ محبت اور سرشاری کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے ''سبی'' کو گہوارہ نعت بنا دیا ہے۔ اگر چار محبانِ رسول بھی ہوں تو محفلِ نعت سجا لیتے ہیں اور اگر چار ہزار کا مجمع بھی ہو تو وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لے آتے ہیں۔ ''خوشبو تری جوئے کرم'' ان کے اسی عشق اور صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

یاد رہے کہ نعتِ رسولِ مقبول ﷺ کہنے کے لئے صرف دماغی کاوش کافی نہیں ہوتی یہ دماغ کی بجائے دل سے سوچنے کا مرحلہ ہے۔ اور پھر دل کی آنکھ سے دیکھنے اور دل ہی سے لکھنے کا معاملہ ہے۔ ریاض ندیمؔ نیازی نے اِن تمام مراحل سے گزر کر نعت کہنے کا سفر طے کیا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر اُن کی خوش نصیبی اور کیا ہوگی کہ ''سبی'' شہر میں اُن کا نام نعت کا حوالہ بن گیا ہے۔

Marfat.com

نعت اور غزل کا خوبصورت شاعر......ریاض ندیمؔ نیازی

ظریف احسن (کراچی)

حضورِ اکرمؐ کی شان میں کہا جانے والا ہر کلمہ نعت ہے۔ مگر اصطلاحاً ہم ایسی ہر منظوم کوشش کو نعت کہتے ہیں جس میں ستائشِ رسولؐ کی دِل آویزیاں ہوں۔ ریاض ندیمؔ نیازی نعت کے ساتھ ساتھ غزل بھی تواتر سے کہہ رہے ہیں۔ مگر ان کی شاعری کا پہلا مجموعہ حمد و نعت اور مناقب پر مشتمل ہے۔ جسے انہوں نے ''خوشبوتریٔ جوئے کرم'' کا نام دیا ہے۔ ان کی نعتیہ شاعری کا مطالعہ کرنے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ عشقِ رسولؐ میں ڈوب کر نعتیہ اشعار کہتے ہیں۔ ان کی نعت اور منقبت کے اشعار ملاحظہ کیجئے۔

زباں ملی ہے مجھے مدحتِ نبیؐ کے لئے
ہر ایک لفظ ہے میرا بس آپؐ ہی کے لئے

....

لرزاں ہیں جس سے ظلمتیں ، وہ روشنی علیؓ
نازاں ہے جس پہ زندگی ، وہ زندگی علیؓ

....

میں ان کے شعری مجموعے ''خوشبوتریٔ جوئے کرم'' کی اشاعت پر انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور یہ امید رکھتا ہوں کہ اکیسویں صدی میں تازہ نعت گوئی کے حوالے سے جو لکھنے والے آگے بڑھیں گے اُن میں ریاض ندیمؔ نیازی کا نام اہمیت کے ساتھ لیا جائے گا۔

.......☆.......

Marfat.com

حروفِ عقیدت

نعت کی ابتداء جو ربّ دوجہاں سے ہوئی اس کے بعد فرشتوں نے بھی نعت پڑھی۔نعت کے مضامین جو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بیان کردئے ہیں۔اُن سے بڑھ کر تو مخلوق میں سے کوئی نہیں کہہ سکتا۔لیکن جذبے صادق ہوں تو عقیدتیں اور ارادتیں اپنے اظہار کی راہیں تلاش کرہی لیتی ہیں اور حسبِ توفیقِ خُداوندی ہر نعت گوشاعر یہ سعادت حاصل کرنے کی تمنا رکھتا ہے۔بلاشبہ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس سے محبت وہ نعمتِ عُظمیٰ ہے جس کی تمنا ہر مسلمان کی آرزو ہے۔مجھ گناہ گار پر اللہ تعالیٰ نے جوخصوصی کرم فرمایا ہے مَیں اس کا جس قدر شکر ادا کروں وہ کم ہے۔مجھ ناچیز نے شاعری کی ابتداء غزل سے کی۔البتہ نعت خوانی کا شوق مجھے بچپن سے ہی تھا۔خوشا نصیب کہ امامِ انقلابِ نعت حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردیؒ کی فروغِ حمد و نعت کی منظّم و متحرک عالمگیر تحریک انجمن عندلیبانِ ریاضِ رسول ﷺ پاکستان سے وابستگی کے بعد نعت خوانی کے ساتھ ساتھ نعت گوئی بھی مجھ ناچیز کی پہچان بن گئی۔اسی نسبت کے صدقے اللہ رب العزت نے مجھ گناہ گار کو بے شمار انعامات و اعزازات سے نوازا۔جبکہ علامہ سہروردی کے ساتھ ملک بھر میں ہونے والی مختلف محافلِ نعت میں شرکت کی سعادت بھی حاصل ہوتی رہی۔میرے اپنے شہر بی میں گزشتہ ستائیس (۲۷) سالوں سے کُل پاکستان محفلِ نعت کا اہتمام کیا جارہا ہے۔شیخ المشائخ حضرت بابا حاجی حنبلؒ کے عرس کے موقع پر آستانہ عالیہ مواز والا شریف (میانوالی) کے سجادہ نشین پیرِ طریقت الحاج ڈاکٹر سید محمد مزمل شاہ کاظمی کی زیرِ صدارت گزشتہ ۲۰ سالوں سے نعت کانفرنس جبکہ بی میلہ میں انجمن کے توسط سے سرکاری طور پر گزشتہ ۲۱ سالوں سے کُل پاکستان محفلِ نعت منعقد ہورہی ہے۔اوراس حوالے سے میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ مَیں اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوئی غفلت نہ برتوں۔جہاں تک سوال ہے روضۂ رسولؐ پر حاضری کا تو یہ خواہش ایک عرصے سے میرے قلب کی فضاؤں میں پرواز کررہی تھی اوراس کا اظہار مَیں نے اپنے اشعار میں بھی بارہا کیا۔جیسے:

Marfat.com

کاش سبی سے مجھ کو لے جائے
میرے دِل کی لگن مدینے میں

مجھ گناہ گار کے پاس نہ کوئی عمل تھا اور نہ نیکی اور نہ ہی کوئی اسباب تھا البتہ ایک تصور تھا اور امید تھی جو حسرتوں کی تاریک رہ گزر میں چراغ کی طرح جل رہی تھی۔ میرے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ میرا دامن قبولیت کے پھولوں سے بھر جائے گا۔ ہُوا یوں کہ ۱۹۹۶ء میں جب میرے پیر و مُرشد خانوادہ حضرت سلطان باہو پیرِ طریقت جانشینِ سلطان العصر حضرت الحاج سلطان حامد نواز القادریؒ عمرے کی سعادت سے لَوٹے تو آستانہ عالیہ دستگیر کوئٹہ میں مجھے طلب فرمایا۔ جب بندہ خدمت میں حاضر ہُوا تو حسبِ معمول محبت بھری نظر ڈالی اور اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ فرمایا کہ آپ کو مبارک ہو کہ آپ کی لکھی ہوئی یہ نعت:

مجھ کو میرے خُدا اور کیا چاہئے
مِل گئے مصطفیؐ اور کیا چاہئے

حضورِ اکرم کی بارگاہِ اقدس میں شرفِ قبولیت حاصل کر چکی ہے۔ آپ تیاری کریں ان شاء اللہ رمضان شریف میں ہمارے ساتھ عمرے کی سعادت کے لئے جائیں گے۔ مَیں یہ سُن کر فرطِ جذبات میں جھوم اُٹھا۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے میرے شجرِ عقیدت کی سبز شاخوں پر تشکر کی رنگ برنگی کونپلیں پھوٹ رہی ہوں۔ کچھ اس طرح اللہ تعالیٰ نے بارگاہِ رسالت میں اپنے پیر و مُرشد کے ساتھ میری پہلی حاضری کا وسیلہ بنایا۔ پھر وہ مبارک ساعتیں بھی آئیں کہ مَیں نے اُن کے ہمراہ فروری ۱۹۹۷ء میں دربارِ رسالت مآبؐ پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ واپسی پر وہی کیفیت کہ ''بڑھ جاتا ہے ارمانِ سفر بعدِ سفر اور'' اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہُوا۔ اور اپنے دفتر کی جانب سے سرکاری طور پر قرعہ اندازی میں حج کی سعادت کے لئے مجھ گناہ گار کا نام آ گیا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی نعت گوئی کا ہی صدقہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف ایک سال کے بعد دوبارہ اس سعادت سے سرفراز فرمایا۔ جس روز کوئٹہ سے ہماری حج فلائٹ تھی اسی روز علامہ سید ریاض الدین سہروردی اور برادرم سید فصیح الدین سہروردی اور اُن کے اہلِ خانہ کی کراچی

سے فلائٹ تھی۔ جدہ ایئر پورٹ پر اترنے کے بعد میں نے حرم شریف پہنچ کر عمرے کی سعادت حاصل کی اور رات مکتب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ گزارنے کے بعد اگلی صبح طے شدہ پروگرام کے مطابق برادرم فصیح الدین سہروردی کے بتائے ہوئے پتے پر پہنچا۔ جہاں علامہ سید ریاض الدین سہروردی نے فرمایا کہ اپنا سامان لے آؤ جتنے دن ہم مکہ شریف میں ہیں آپ بھی ہمارے ساتھ رہو گے۔ میرے لئے اس سے بڑھ کر سعادت اور کیا ہو گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر میں ایک ولی کامل اور محبوبؐ کے ثناء خوانوں کی قربت نصیب فرمائی۔ ارکانِ حج کی ادائیگی میں الحمد اللہ بہت آسانی رہی۔ اُن کی قربت میں بارہ تیرہ دن پلک جھپکتے گزر گئے۔ شیڈول کے مطابق انہیں پہلے مدینہ شریف جانا اور مجھے مزید ۲۰ روز تک مکہ شریف میں قیام کرنا تھا۔ جس رات علامہ ریاض الدین سہروردی اور بھائی فصیح الدین سہروردی مکہ سے مدینہ شریف جانے والی بس میں سوار ہو رہے تھے تو مجھ ناچیز کے دل میں یہ خواہش جاگ اٹھی کہ کاش ان کے ہمراہ روضۂ رسولؐ پر بھی حاضری ہو جاتی۔ میری اس بے چینی اور بے قراری کو محسوس کرتے ہوئے اللہ کے ولی علامہ سید ریاض الدین سہروردی نے فرمایا کہ آپ اداس مت ہوں ہم جب رمضان شریف میں دوبارہ آئیں گے تو ان شاء اللہ آپ کو اپنے ساتھ ضرور لائیں گے۔ کرم بالائے کرم اللہ تعالیٰ نے تیسری حاضری کا وسیلہ بھی وہیں پیدا کر دیا۔ حضرتِ علامہ سہروردی (جنہیں ہم اباجی کہہ کر پکارتے تھے) نے اپنا وعدہ پورا کیا اور حج کی سعادت کے ٹھیک چھ ماہ بعد شعبان کے آخری ایام میں ایک بار پھر اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقبول بندوں کے ساتھ حاضری کا شرف حاصل ہُوا۔ ان حاضریوں کے دوران جو کرم نوازیاں ہوئیں ان کے بیان کے لئے بہت وقت درکار ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے موقع عنایت فرمایا تو اس موضوع پر علیحدہ سے ایک کتاب لکھنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

مجھ گناہ گار کے لئے یہ امر باعثِ سعادت ہے کہ میری شاعری کا پہلا مجموعہ، نعتیہ اشعار پر مشتمل ہے۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ مجھ کم علم شاعر کے لئے اتنے بڑے اور نامور شعراء جناب محشرؔ بدایونی، جناب شہزاد احمد، جناب ڈاکٹر عاصی کرنالی، جناب امجد اسلام امجدؔ،

Marfat.com

جناب نقاش کاظمی، جناب جان کاشمیری، جناب شرافت عباس، جناب نور احمد میرٹھی، جناب اصغر ندیم سید، جناب ساجد رضوی، جناب ڈاکٹر نثار احمد نثار، جناب رضا عباس رضا، جناب پیرزادہ حمید صابری، جناب صدف چنگیزی، جناب اقبال طارق، جناب خالد محمود خالد نقشبندی،

Marfat.com

قطعۂ سالِ اشاعت

ترتیب دی ہے جو ندیم نے اِک کتاب
آقاؐ مِرے کچھ اس کا بھی رکھیں بھرم

ذکرِ نبیؐ اس ڈھنگ سے اِس میں ہُوا
حیران ہیں اس کام پر ساری اُمم

ہر اِک کہے دل کے لئے خوش کُن بھی ہے
شاعر نے یہ رکھا ہے جو پہلا قدم

خواہش یہی دل میں ہوئی یہ دیکھ کر
تاریخ کیوں اس کی نہ کی جائے رقم

صائم نے یہ سوچا ہی تھا ، آئی صدا
صبح و مسا ''خوشبو تری ؐ جوئے کرم''

۲۰۱۰ء

از نتیجہ فکر......عرفان الحق صائمؔ

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

فریاد ہماری سُن لی ہے جب اُس کو ہم نے پکارا ہے
کشتی بھی اُسی نے بخشی ہے اور خود ہی کھیون ہارا ہے

ہے ارض و سما کی ہر شے پر تیری ہی حکومت اے مالک
ماتحت تری ہی حکمت کے دُنیا کا نظام یہ سارا ہے

معبود وہی ، خالق بھی وہی ، مالک بھی وہی ، مولا بھی وہی
اُس کی ہی گواہی دیتا ہے ، جو ذرّہ ہے جو تارا ہے

Marfat.com

صد شکر بسر کی ہے ہم نے اُس راہِ ہدایت پر ہر دم
ہر لمحہ اُسی کا ذکر کیا اور یاد میں اُس کی گزارا ہے

گلزارِ جہاں میں جتنی ہیں، یہ ساری بہاریں اُس کی ہیں
ہر باغ اُسی نے سینچا ہے ہر پھول اُسی نے نکھارا ہے

اِک اُس پہ بھروسہ کر کے ندیمؔ اِس دل کو بنایا ہم نے عظیم
اب کوئی ہمارا ہو کہ نہ ہو وہ ربِ علیٰ تو ہمارا ہے

Marfat.com

تعریف کس زباں سے تری اے خُدا کروں
تیرے کرم کا شکر مَیں کیسے ادا کروں

گاہے رقم کروں ترے محبوبؐ کی مَیں نعت
گاہے مَیں تیری حمد مرے کبریا کروں

اعمالِ خیر کی مجھے توفیق ہو نصیب
مَیں روز و شب خُدا سے یہی اِلتجا کروں

Marfat.com

میری حیات و موت فقط تیرے واسطے
سجدے ترے حضور میں صبح و مسا کروں

مِل جائے کاش حج و زیارات کا شرف
مَیں سارا سال بس یہ تمنّا کیا کروں

جاگوں تو تیرے نام سے ہو ابتدائے صبح
سوؤں تو تیرے نام کا کلمہ پڑھا کروں

ہر موجۂ لہو میں فقط تیرا ذکر ہو
یہ ذکر دم بہ دم میں کروں جا بجا کروں

جانِ ندیمؔ ہو ترے محبوبؐ پر نثار
ہر لحظہ آرزو یہی ربِ علیٰ کروں

لوحِ جاں پر تجھے تصویر کئے جاتا ہوں
جو پلاتا ہے محبت سے پئے جاتا ہوں

حل ترے فضل سے ہو جاتی ہے ہر اِک مشکل
تیری رحمت کے اشاروں پہ جئے جاتا ہوں

ہر گھڑی مرکزِ توحید سے وابستہ رہو
ساری اُمت کو یہ پیغام دیئے جاتا ہوں

Marfat.com

سُوئی دھاگے کی طرح اشک چلے آتے ہیں
دامنِ چاک لگاتار سیئے جاتا ہوں

تیری بخشش کا سہارا نہیں کرتا مایوس
مَیں گناہوں کو فراموش کیے جاتا ہوں

شُکر ہے شُکر کہ پابندِ شریعت ہوں مَیں
جو ہے قُرآن کا فرمان، کیے جاتا ہوں

اِس کے نشّے میں ہیں اسرارِ شب و روز نہاں
اِس لئے جامِ ولایت مَیں پیے جاتا ہوں

کاش مِل جائے محمّدؐ کے غلاموں میں ندیمؔ
اُن کی سرکار میں یہ عرض کیے جاتا ہوں

مجھے ہر طرف نظر آئے تُو، تری شان جَلَّ جلالہ،
تری قدرتیں مرے چار سُو، تری شان جَلَّ جلالہ،

تری ذات میں مری ذات گُم، تری صبح میں مری رات گُم
مرا ماحصل تری جستجو، تری شان جَلَّ جلالہ،

مری قبلہ گاہ، حرم ترا، مَیں امیدوارِ کرم ترا
ترے نام سے مری آبرو، تری شان جَلَّ جلالہ،

Marfat.com

مرے انگ انگ میں تُو بسے، تری روشنی تری بُو بسے
رکھے گرمِ شوق، مجھے لہو، تری شان جَلّ جلالہٗ

ہر قدم پہ ، راہ کے سامنے، تُو مری نگاہ کے سامنے
تُو دھڑکتے دل کے ہے روبرو، تری شان جَلّ جلالہٗ

مرے دل پہ تیری نظر رہے، مری روح میں ترا گھر رہے
یہیں پانچ وقت کروں وضو، تری شان جَلّ جلالہٗ

یہی آسرا ہے ندیمؔ کا ، کہ ہے ساتھ تجھ سے عظیم کا
ترے عشق سے ہے مری نمو، تری شان جَلّ جلالہٗ

Marfat.com

اِلٰہی حمد تری صبح و شام کرتے ہیں
متاعِ قلب و نظر تیرے نام کرتے ہیں

ثنائے ربِ علیٰ یوں مدام کرتے ہیں
بیان نعتِ رسولِ انامؐ کرتے ہیں

ترے حبیبؐ پہ بھیجیں نہ کیوں درودوسلام
کہ ہم تو روز یہی اہتمام کرتے ہیں

نمازِ احمدِ مُرسل ہمارے سامنے ہے
اُنہی کی طرح سجود و قیام کرتے ہیں

اُنہی کو قُرب میّسر ہو اے خُدا تیرا
جو عمر ذکر میں تیرے تمام کرتے ہیں

خُدا کے بعد نہیں تجھ سا دوسرا کوئی
خُدا کے بعد ترا احترام کرتے ہیں

اِس آرزو پہ کہ مسکن یہیں بنے گا ندیمؔ
ہم اُنؐ کے شہرِ کرم میں قیام کرتے ہیں

لبوں کو اپنے ہے ازبر ندیمؔ صلّی علیٰ
کہ ہم یہ ورد بصد احترام کرتے ہیں

Marfat.com

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

’’دلیلِ فکر‘‘

اَیکہ نبیؐ ذی حَشم ، خوشبو ترئؐ جوئے کرم
خاکِ قدوم سے تیری ، دُنیا و دیں ہیں مُحترم

ممدوحِ ربِّ دو جہاں ، کِلکِ سُخن ہے بے زباں
عاجزِ فکر، کیا کرے وصف ترا کوئی بیاں

تُو ہے قرارِ قلب و جاں، تُو ہے مُرادِ بے کساں
میرے حروفِ نعت کو تیرے کرم نے دی زباں

ترے ہی اذنِ خاص سے مجھ کو شرف ہُوا عطا
مَیں نے زمینِ شعر پر رکھی بِنائے آسماں

گرچہ ہر ایک صنفِ شعر میرے قلم نے ہے لکھی
نعتِ نبیؐ و حمدِ ربؓ ، میرا ہے حاصلِ بیاں

سوچ کہاں مِری بلند ذہن کہاں مِرا رسا
کشتیٔ ناتواں مِری، بحرِ ثنا میں ہے رواں

اب ہے یہ آرزو ندیمؔ، اب ہے یہی دُعا ندیمؔ
جتنی ہے زندگی مِری ، وصفِ نبیؐ کروں بیاں

Marfat.com

''خوشبوترِیؐ جوئے کرم''

اِک آرزو بہ دیدۂ نم، پھیلتی گئی
اشکوں میں التجائے کرم، پھیلتی گئی

اعجازِ نعتِ سرورِ کونینؐ دیکھئے
خوشبو مثالِ ''جُوئے کرم'' پھیلتی گئی

جو بھی کہا وہ زینتِ قرطاس بن گیا
اِک روشنی بہ نوکِ قلم پھیلتی گئی

Marfat.com

ہر حرف کا ہے گُلشنِ جنت سے رابطہ
ایک اِک کلی مثالِ ارم پھیلتی گئی

میں نے کہی تصّورِ طیبہ میں جب ثنا
ہر نعت مثلِ نورِ حرم پھیلتی گئی

سب راستے انہیں کی طرف لَوٹنے لگے
یوں روشنیِ نقشِ قدم پھیلتی گئی

اعجاز ہے یہ مدح و ثنا ہی کا اے ندؔیم
آواز تا حجاز و عَجَم پھیلتی گئی

طیبہ نگر مثلِ اِرم ، میرے لئے
" خوشبو ترِیؐ جوئے کرم"، میرے لئے

کیوں نہ لکھوں ، کیوں نہ لکھوں ، نعتِ نبیؐ
نعتِ نبیؐ زادِ عدم ، میرے لئے

نعت کہی میں نے جو وہ اِس سے لکھی
محترم میرا ہے قلم ، میرے لئے

Marfat.com

ہے یہ غلامی درِ سرکارؐ کی
منصبِ صد جاہ و حَشم ، میرے لئے

عاصی ہوں مَیں لیکن اُمتّی بھی ہوں
آقاؐ کی رحمت ہے بھرم ، میرے لئے

چاہئے تھوڑا سا کرم آپ کا
کم بھی ہُوا نہ ہوگا کم میرے لئے

کیسے ندیمؔ اِس سے رہے دُور پھر
آپؐ کا دَر نورِ یَم ، میرے لئے

Marfat.com

گُنبدِ خضرا کے سائے میں

ملائک اور انساں ، گُنبدِ خضرا کے سائے میں
سجی ہے بزمِ امکاں ،گُنبدِ خضرا کے سائے میں

مجھے واپس نہ لے جاؤ، ابھی واپس نہ لے جاؤ
مَیں ہوں ہر لمحہ شاداں، گُنبدِ خضرا کے سائے میں

جو مَیں بیمارِ ہجراں تھا، جو مَیں ہر دم پریشاں تھا
مجھے حاصل ہے درماں، گُنبدِ خضرا کے سائے میں

Marfat.com

سبھی جلوے، سبھی منظر، خُدا کی شان کے مظہر
بنا ہوں چشمِ حیراں، گُنبدِ خضرا کے سائے میں

یہاں آکر زمانے کی تمنّا ہی نہیں رہتی
ہیں سب شاداں و فرحاں، گُنبدِ خضرا کے سائے میں

اُنہیں جنت سے کیا مطلب اُنہیں دُنیا سے کیا لینا
جو بیٹھے ہیں مسلماں ، گُنبدِ خضرا کے سائے میں

لکھے ہیں نعت کے اشعار مَیں نے کس عقیدت سے
ہے میرا فن نمایاں، گُنبدِ خضرا کے سائے میں

ندیمؔ اُن کا کرم ہے، اُن کی شفقت، اُن کی رحمت ہے
مَیں ہوں خود پر بھی نازاں، گُنبدِ خضرا کے سائے میں

Marfat.com

مایوس کہاں مجھ سا گنہ گار ہُوا ہے
وہ بخشنے والا ہے خطا پوش بڑا ہے

ہر سمت فضاؤں میں جو خوشبو سی بسی ہے
یہ ہو نہ ہو مکّے کی مدینے کی ہَوا ہے

ہر لحظہ زباں پر ہے مرے ذکرِ محمدؐ
ہر وقت مرے ہونٹوں پہ بس صلِّ علیٰ ہے

Marfat.com

یہ سارا کرم خالقِ اکبر کا ہے مجھ پر
یہ میرا قلم آپؐ کا جو مدح سرا ہے

اے کاش کہ اِس قافلے میں، ہوتا مَیں شامل
جو قافلہ طیبہ کی طرف جانے لگا ہے

سردار ہیں ہر شخص کے سُلطانِ مدینہ
دیکھا نہیں، تاریخ سے ہم نے سُنا ہے

ہر ذرّہ ستارہ ہے تو ہر خار ہے گُلزار
ملّے کا یہ عالم ، یہ مدینے کی فضا ہے

وہ قدر میں، قیمت میں ہے موتی سے بھی بڑھ کر
اُس در پہ مری آنکھ سے جو اشک بہا ہے

Marfat.com

مَیں بھی جو غلامانِ محمدؐ میں ہوں شامل
رحمت ہے محمدؐ کی، محمدؐ کی عطا ہے

مجھ کو بھی بُلا لیں کبھی دربار میں آقاؐ
ہر وقت ندیؔم اب مرے ہونٹوں پہ دُعا ہے

طیبہ کی فضا بس گئی آنکھوں میں کچھ ایسی
جس سمت نظر اُٹھے مدینہ نظر آئے

Marfat.com

روشنی کا نشاں محمدؐ ہیں
آفتابِ جہاں محمدؐ ہیں

راستوں پر لگی ہے مُہر اُنؐ کی
رہبرِ کارواں محمدؐ ہیں

رحم کا، فضل کا، محبت کا
چشمۂ بیکراں محمدؐ ہیں

Marfat.com

حشر میں ہم کو بخشوائیں گے
شافعِ عاصیاں محمدؐ ہیں

ذِکر سے اُنؐ کے چین مِلتا ہے
راحتِ قلب و جاں محمدؐ ہیں

مُقتدی سب رسول ہیں اُنؐ کے
سرورِ مُرسلاں محمدؐ ہیں

''رحمتِ عالمیں'' لقب اُنؐ کا
ہادیٔ اِنس و جاں محمدؐ ہیں

دشمنوں کو بھی دی ، دُعا ہی دی
کس قدر مہرباں محمدؐ ہیں

اُنؐ کی آواز رہ نما میری
مَیں وہاں ہوں جہاں محمدؐ ہیں

خاک پر، عرش پر قدم اُنؐ کے
ہم زمیں، آسماں محمدؐ ہیں

میرے آقاؐ، مرے حضورؐ ندیمؔ
ہاں محمدؐ ہیں، ہاں محمدؐ ہیں

Marfat.com

مجھ کو میرے خُدا اور کیا چاہیے
مِل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہیے

اِس گنہ گار پر بھی نگاہِ کرم
خاتم الانبیاء اور کیا چاہیے

جس نے مانگا ہے جو کچھ بھی سرکارؐ سے
مِل گیا، مِل گیا، اور کیا چاہیے

حشر کی دھوپ میں میرے اعمال پر
ہو جو سایہ ترا اور کیا چاہیئے

میری ہر سانس میں میرے ہر گام پر
ساتھ ہوں مصطفیٰؐ اور کیا چاہیئے

قبر میں بھی رہے روشنی آپؐ کی
زندگی کا صلہ اور کیا چاہیئے

سرورِ انبیاء آپؐ کے شہر میں
آئے میری قضا اور کیا چاہیئے

ہو مداوائے ہجرِ نبیؐ اے خُدا
پاؤں مَیں بھی شفا اور کیا چاہیئے

Marfat.com

ذکرِ احمدؐ کا ہے یہ کرشمہ ندیؔم
پوچھتا ہے خُدا اور کیا چاہیئے

سبی سے پہنچے تا حرم
خوشبو تریؐ جوئے کرم
یونہی ندیؔمِ خوش نوا
بڑھتا رہے زورِ قلم

....

مجھ کو میرے رب سے ملایا میرے کملی والے نے
رستہ سیدھا مجھے دکھایا میرے کملی والے نے

اللہ اللہ میرا مقدر، یہ دُنیا حیران ہوئی
مجھ جیسے کو اپنا بنایا میرے کملی والے نے

دُنیا میں بھی راحت پائی عقبیٰ میں بھی چین ملا
جس کے لئے بھی ہاتھ اُٹھایا میرے کملی والے نے

Marfat.com

لگا ہے میرے روح و بدن میں روشنیوں کا اِک میلہ
دل میں ایسا دیا جلایا میرے کملی والے نے

سارے درباروں کی رونق پڑ گئی اُس کے آگے ماند
جب اپنا دربار لگایا میرے کملی والے نے

اُس کی جاگی قسمت سوئی، جس کا نہیں ندیمؔ کوئی
غیروں کو سینے سے لگایا میرے کملی والے نے

Marfat.com

غمِ عصیاں سے خائف ہیں دل و جاں یا رسول اللہ
ہو روزِ آخرت بخشش کا ساماں یا رسول اللہ

سرِ محشر بھرم رہ جائے میرا تیری رحمت سے
چھپا لینا مجھے بھی زیرِ داماں یا رسول اللہ

میّسر ہو نہ جب تک التفاتِ خاص حضرتؐ کا
رفو ہوتا نہیں چاکِ گریباں یا رسول اللہ

Marfat.com

مری تقدیر میں بھی حاضری لکھ دے مدینے کی
کبھی ہو جاؤں مَیں بھی تیرا مہماں یا رسول اللہ

مرا اعمال نامہ نیکیوں سے گر چہ خالی ہے
عقیدت آپؐ کی ہے میرا ایماں یا رسول اللہ

فراقِ طیبہ میں رُکتے نہیں ہیں لمحہ بھر آنسو
مری آنکھیں بنی ہیں ابرِ گریاں یا رسول اللہ

دلوں کے روگ مٹ جاتے ہیں تیری چارہ سازی سے
مری بھی مشکلیں ہو جائیں آساں یا رسول اللہ

تری سرکار میں، دربار میں، خدمت میں جا پہنچوں
مرا ہو جائے پورا یہ بھی ارماں یا رسول اللہ

Marfat.com

چھپا رحمت کی کملی میں کہ مَیں اپنی خطاؤں پر
بہت رہتا ہوں روز و شب پشیماں یا رسول اللہ

ندیمؔ بے نوا کو بخشوا لینا سرِ محشر
مرے سر پر بہت ہے بارِ عصیاں یا رسول اللہ

کاش میرے خواب میں آجائیں سردارِ حرا
اور سجائیں خود وہ میرے سر پر دستارِ حرا

Marfat.com

وہ شخص ہے خوش نصیب کتنا، رہے جو آقاؐ تری گلی میں
وہ دن بھی آئے خُدا کرے جب، ہو تیرا منگتا تری گلی میں

شہودِ رب ہے شہود تیرا، پناہِ عالم وجود تیرا
اُسے حصارِ کرم میسّر ہُوا جو پہنچا تری گلی میں

جنابِ موسیٰ نے طورِ سینا پہ جا کے دیکھی تھی جو تجلّی
مری نگاہوں نے ایسا جلوہ ہمیشہ دیکھا تری گلی میں

Marfat.com

جدھر بھی اُٹھیں مری نگاہیں، جدھر بھی پلکیں اُٹھا کے دیکھا
تمام دُنیا تری گلی میں، تمام عقبیٰ تری گلی میں

بنا تھا صحرا بھی رشکِ جنت، ہُوا تھا ہر دم نزولِ رحمت
وہ دھوپ نکلی تری گلی میں، وہ ابر برسا تری گلی میں

بھروں نگاہوں کی جھولیوں میں حَسین سے بھی حَسین موتی
خزانہ اپنا لُٹا رہا ہے، جمالِ خضرا تری گلی میں

اُمید کے بام و در سجائیں، لبوں پہ ہر دم ہیں التجائیں
تری عنایت جو ہو تو آئے، ندیؔم تیرا تری گلی میں

ندیؔم دُنیا کو ترک کر کے ہُوا ہے تیری گلی میں حاضر
ہے تیرے کوچے کی ساری نعمت، ہے ہر خزانہ تری گلی میں

وہ دن کب آئے گا جب اُنؐ کے در پر حاضری ہو گی
مری نظروں میں تُو اے زندگی کب قیمتی ہوگی

محمدؐ کی غلامی کر عطا مجھ کو مِرے مولا
اِسی نسبت سے تو روزِ جزا بخشش مری ہو گی

یہی اِک ذکرِ احمدؐ ہے کہ جس کے ورد سے لوگو
مہک اُٹھیں گے جسم و جاں، دلوں میں روشنی ہوگی

Marfat.com

وہی گوشہ زمانے میں فقط جنّت نما ہو گا
رسول اللہ کی سُنت کی جہاں پر پیروی ہو گی

اگر سرکارؐ کے در کی گدائی مِل گئی مجھ کو
تو خاکِ راہ بھی لعل و گہر سے قیمتی ہو گی

چراغِ عشقِ محبوبِ خُدا سے دل کرو روشن
یہی وہ روشنی ہے جس سے روشن قبر بھی ہو گی

رہے جاری درودوں کا تسلسل ہر نفس ، صاحب
اِسی سے روح و قلب و ذہن کو آسودگی ہو گی

ندیمِؔ خستہ موت آئی اگر یادِ محمدؐ میں
تو پھر یہ موت کیا شے ہے نئی اِک زندگی ہو گی

Marfat.com

زباں ملی ہے مجھے مدحتِ نبیؐ کے لئے
ہر ایک لفظ ہے میرا بس آپؐ ہی کے لئے

مَیں ہاتھ اور کسی در پہ کیسے پھیلاؤں
مرے حضورؐ جو ہیں بندہ پروری کے لئے

جو مانگنا ہو، وسیلے سے آپؐ کے مانگو
کہ یہ وسیلہ ضروری ہے آدمی کے لئے

Marfat.com

جہاں میں چاروں طرف تیرگی کا عالم تھا
حضورؐ آئے زمانے میں روشنی کے لئے

مَیں بس حضورؐ کا ہوں، مَیں تو بس حضورؐ کا ہوں
کوئی کسی کے لئے ہے ، کوئی کسی کے لئے

یہ آرزو ہے کہ روضے کی جالیاں چوموں
کبھی بُلائیں جو مجھ کو وہ حاضری کے لئے

نبیؐ کا ذکر یقیناً بڑی عبادت ہے
یہ مغفرت کا وسیلہ ہے ہر کسی کے لئے

ابد تلک نہیں اب تیرگی کا اندیشہ
رُخِ نبیؐ ہے زمانے میں روشنی کے لئے

Marfat.com

مَیں اُن کی نعت لکھوں اور سنوں سناؤں ندیؔم
یہی وسیلۂ بخشش ہے زندگی کے لئے

دنیا حضورؐ ہیں مری عُقبیٰ حضورؐ ہیں
دو جگ میں آدمی کا سہارا حضورؐ ہیں
بس اُنؐ کی آرزو میں جئے جا رہا ہوں میں
میری تو ہر خوشی کا حوالہ حضورؐ ہیں

مِلے مجھ کو یارب جوارِ مدینہ
کہ مدت سے ہوں دلفگارِ مدینہ

میں آنکھوں میں بھر بھر کے کھولوں یہ آنکھیں
اگر ہاتھ آئے غُبارِ مدینہ

مجھے اِذن ہو باریابی کا حاصل
کہ اب مَیں ہوں اور انتظارِ مدینہ

Marfat.com

ہیں دُنیا میں کتنے ہی شہر اور خطے
ہے اپنی جگہ افتخارِ مدینہ

وہیں عمر ساری کٹے ، آرزو ہے
الٰہی دکھادے دیارِ مدینہ

محمدؐ کے کوچے میں دوں گا صدائیں
ہے حاضر گدا تاجدارِ مدینہ

بنا عندلیبِ ریاضِ محمدؐ
میسّر مجھے ہو بہارِ مدینہ

ندیؔم اُنؐ کے در پہ مری حاضری ہو
مَیں قُربانِ مکّہ ، نثارِ مدینہ

Marfat.com

آپؐ سے بڑھ کر جہاں میں دوسرا کوئی نہیں
آپؐ سا خیرالبشر، خیر الوریٰ کوئی نہیں

آپؐ کے دیدار سے آنکھیں مری ٹھنڈی رہیں
التجا ہے یا دُعا، اِس کے سوا کوئی نہیں

وہؐ ہی رکھتے ہیں سدا راہِ ہدایت پر ہمیں
اُنؐ سا ہادی، اُنؐ سا رہبر، رہنما کوئی نہیں

چاہتے ہو جو پہنچنا منزلِ مقصود پر
نقشِ پا ہو گا کہ سایہ آپؐ کا کوئی نہیں

بس مدینے ، بس مدینے، بس مدینے کا سفر
میرا اب اِس کے علاوہ مُدّعا کوئی نہیں

اے خُدا راہِ مدینہ پر رہوں مَیں گامزن
میرا تو اِس کے علاوہ راستہ کوئی نہیں

آخرت میں بھی اُنہیؐ کے، ہم ہیں محتاجِ نظر
جُز محمدؐ شافعِ روزِ جزا کوئی نہیں

اُنؐ کی چاہت کے سوا، ان کی تجلّی کے سوا
میرے دل، میری نگاہوں میں بسا کوئی نہیں

Marfat.com

خود بخود ہی آپؐ کی جانب کھنچا جاتا ہے دل
ہوں گے مجھ ایسے ہزاروں آپؐ سا کوئی نہیں

ڈوب کر میرا سفینہ پھر اُبھر آیا ندیؔم
آپؐ کی رحمت سے بڑھ کر ناخُدا کوئی نہیں

ہادی کی شکل میں ہوئی بعثت حضورؐ کی
جس دور میں خدا کو بُھلائے ہوئے تھے لوگ

Marfat.com

اپنا بخت آزمانے، مدینے چلو
اپنی قسمت جگانے ، مدینے چلو

دیکھنے ہیں اگر، تم کو شام و سحر
سارے منظر سُہانے، مدینے چلو

وہ بہارِ دو عالم، وہ باغِ جہاں
خار کو گُل بنانے، مدینے چلو

زندگی کی یہاں کچھ بھی قیمت نہیں
قدر اپنی بڑھانے، مدینے چلو

کب سے سنسان ہے، کب سے ویران ہے
دل کی بستی بسانے، مدینے چلو

ہجر کی کتنی گھڑیاں بسر ہو گئیں
ہو گئے ہیں زمانے، مدینے چلو

ختم ہو جائیں گے آہ و نالے سبھی
دو گھڑی مسکرانے، مدینے چلو

بٹ رہی ہے وہاں، دولتِ دو جہاں
کام بگڑے بنانے، مدینے چلو

Marfat.com

آئنے میں نظر وہؐ ندیمؔ آئیں گے
دل نبیؐ سے لگانے ، مدینے چلو

ذکرِ خیر الاممؐ سے ہوں گے
فکرِ شاہِ حرم سے ہوں گے
رَب نے چاہا تو کام سارے
اُن کی چشمِ کرم سے ہوں گے

Marfat.com

ہم کو ہے جاں سے پیارا ہمارا نبیؐ
اپنی آنکھوں کا تارا ہمارا نبیؐ

بخشے جائیں گے اُنؐ کی شفاعت سے ہم
عاصیوں کا سہارا ہمارا نبیؐ

بحرِ عصیاں میں ہم ڈوب سکتے نہیں
ناخُدا ہے ہمارا ، ہمارا نبیؐ

Marfat.com

مظہرِ حُسنِ قدرت ہے اُنؐ کا جمال
ہے خُدا کا نظارا، ہمارا نبیؐ

زخم ہم ، چاک ہم ، پاؤں کی خاک ہم
چاند، سورج ستارا، ہمارا نبیؐ

اُنؐ کے پنگھٹ پہ اندر کے پیاسو چلو
رحمتِ حق کا دھارا، ہمارا نبیؐ

حشر میں مغفرت اب یقینی ہوئی
کر رہا ہے اشارا، ہمارا نبیؐ

ذات اُنؐ کی ، سمندر کا ساحل بنی
ہر بھنور میں کنارا، ہمارا نبیؐ

Marfat.com

بحر و کہسار ، دشت و دمن، باغ و راغ
جا بجا آشکارا ہمارا نبیؐ

جس کے زیرِ نبوّت ہیں ارض و سما
وہ ہمارا نبی ہے ، ہمارا نبیؐ

اپنا محبوب اُنؐ کو بنا لے ندیؔم
ہے خدا کا دلارا، ہمارا نبیؐ

Marfat.com

ہم کو بھی ٹھکانہ مِل گیا
اُنؐ کا آستانہ مِل گیا

ہر کسی کو وہ کہاں نصیب
جو ہمیں خزانہ مِل گیا

طیبہ میں رہیں گے اب مقیم
خوب آب و دانہ مِل گیا

Marfat.com

کیا مِلا ؟ کچھ انتہا نہیں
یہ بتاؤ کیا نہ مِل گیا

حُسن سے تعلقات ہیں
عشق کا گھرانہ مِل گیا

شاخِ نخلِ طیبہ پر ہمیں
خوب آشیانہ مِل گیا

اُنؐ کے در پہ ہم فقیروں کو
رُتبۂ شہانہ مِل گیا

جب جہاد میں پڑھا درود
تیر کو نشانہ مِل گیا

Marfat.com

جب نبیؐ نے ہم پہ کی نظر
اَن گِنت خزانہ مِل گیا

ہم کو چاکری کے واسطے
آل کا گھرانہ مِل گیا

حشر تک پڑھیں گے ہم ندیؔم
نعت کا ترانہ مِل گیا

غلام اُنؐ کا ہوں ہرگز بے سہارا ہو نہیں سکتا
مرے سرکارؐ کو ایسا گوارا ہو نہیں سکتا

محمدؐ مصطفیٰ کا نام جس دل میں نہ ہو روشن
منور اُس کی قسمت کا ستارا ہو نہیں سکتا

فرشتوں نے کہا، دیکھا جو اُنؐ کو عرشِ اعظم پر
محمدؐ مصطفیٰؐ جیسا کوئی دُلارا ہو نہیں سکتا

Marfat.com

بہت سوں کو عطا ہوتا ہے اِذنِ حاضری لیکن
مجھے کیا اُنؐ کی جانب سے اشارا ہو نہیں سکتا

یہ میری کیفیت کیا ہے؟ مَیں کیوں مایوس رہتا ہوں
سفر حج و زیارت کا دوبارا ہو نہیں سکتا

مدینے جا کے میری کیا تمنا، کیا ارادہ ہے؟
جو دل میں ہے وہ سب پر آشکارا ہو نہیں سکتا

وہ میرے ناخُدا ہیں، میری کشتی کے محافظ ہیں
جو وہ چاہیں، بھنور میں کیا کنارا ہو نہیں سکتا

مَیں بازارِ نبیؐ میں اپنی ہستی بیچ آیا ہوں
منافع ہی منافع ہے خسارا ہو نہیں سکتا

شفیعِ روزِ محشر ہم گنہ گاروں کے والی ہیں
کوئی عاصی کبھی قسمت کا مارا ہو نہیں سکتا

ندیمِؔ بے نوا بھی کاش شہرِ مصطفیٰؐ دیکھے
مدینے سے حسیں کوئی نظارا ہو نہیں سکتا

ہوگئی خوش کُن فضا نعتِ رسولؐ پاک سے
دل پہ برسی ہے گھٹا نعتِ رسولؐ پاک سے
اُنؐ کی ہی فہرست میں اب درج ہے میرا نام بھی
میں کہ شاعر بن گیا نعتِ رسولؐ پاک سے

Marfat.com

اُنؐ کا کرم اور اُنؐ کی عنایت نہ پوچھئے
مَیں کیا ہوں مجھ سے میری حقیقت نہ پوچھئے

مَیں ہوں گدائے کوچہٗ دربارِ مصطفیٰؐ
شاہوں سے ہے سوا میری عظمت نہ پوچھئے

غوث الوریٰؓ کی ایک توجہ سے مِل گئی
صد شکر مجھ کو قادری نسبت نہ پوچھئے

Marfat.com

سُلطان العارفینؒ کا یہ فیضِ عام ہے
گُلکاریِٔ بہارِ طریقت نہ پوچھیے

خواجہ معین الدینؒ کی ہیں بندہ نوازیاں
اُن کے درِ کرم کی سخاوت نہ پوچھیے

روشن ہوں روشنیٔ "جبینِ شہابؒ" سے
روئے شہاب دینؒ کی طلعت نہ پوچھیے

کندہ ہے جس کی روح پہ نقشِ "بہاؤالدینؒ"
اُس قلبِ نقشبند کی نُدرت نہ پوچھیے

وارث علیؒ کو علمِ رسالت کی اے ندیمؔ
کیسے عطا ہوئی ہے وراثت نہ پوچھیے

Marfat.com

☆

کیا کیا ملی سکون کی دولت نہ پوچھیے
اُنؐ کا خلوص اُنؐ کی سخاوت نہ پوچھیے

مَیں بھی محمدِ عربیؐ کا غلام ہوں
کتنی بلند ہے مری قسمت نہ پوچھیے

پڑھتا رہوں درود کہ اسمِ حضورؐ میں
کتنا سکوں ہے، کتنی ہے راحت نہ پوچھیے

Marfat.com

ہوتے ہیں دل خُدا کی محبت سے آشنا
ذکرِ حبیبؐ حق کی کرامت نہ پوچھیے

حمد و ثنا کے بعد ہیں ختم اُن پہ مدحتیں
اللہ اور رسولؐ کی رحمت نہ پوچھیے

نظروں سے جالیوں کو چھوا میں نے بار بار
مجھ سے مرا طریقِ زیارت نہ پوچھیے

مجھ پیکرِ خطا پہ کرم آپؐ کا ندیمؔ
بخشش ہوئی جو روزِ قیامت نہ پوچھیے

جب سے ملی ہے اُنؐ کی محبت نہ پوچھئے
مجھ سے مرا مقامِ فضیلت نہ پوچھئے

فہرست پیش کر کے خطا و گناہ کی
کیا کیا ہوئی ہے مجھ کو ندامت نہ پوچھئے

چلتا ہوں ہر قدم سرِ تسلیم خم کئے
طیبہ کے ذرّے ذرّے کی حُرمت نہ پوچھئے

Marfat.com

ارضِ مدینہ پر جو نظر ڈالتا ہوں مَیں
آنکھوں کا چین قلب کی راحت نہ پوچھیے

اِس پر عمل فلاحِ دو عالم کا ہے سبب
کیسا ہے یہ نظامِ شریعت نہ پوچھیے

سرکارؐ کا کرم ہے کہ دُنیا میں ہی ندیمؔ
جو مجھ کو مِل گئی ہے وہ جنت نہ پوچھیے

میری تقدیر نقشِ قدم آپؐ کا
بن گیا عشق میرا حرم آپؐ کا

یہ تمنا ہے موقع ملے بارہا
دیکھوں مَیں روضۂ محترم آپؐ کا

دستگیری مری آپؐ کرتے رہیں
ہے سہارا مجھے دم بہ دم آپؐ کا

Marfat.com

آپؐ کی یاد ہو، آپؐ کا ذکر ہو
ہو نہ دل سے مرے عشق کم آپؐ کا

زندگی بھر کروں پیروی آپؐ کی
میری منزل ہے نقشِ قدم آپؐ کا

اپنے قرآں میں اللہ نے خود کیا
ہر ورق پر قصیدہ رقم آپؐ کا

آپؐ سے جب ہے وابستہ اپنی نجات
کیوں نہ لیں ہر گھڑی نام ہم آپؐ کا

خُلق میں جس کا ہمسر نہیں ایک بھی
وہ ہے رُتبہ خُدا کی قسم آپؐ کا

Marfat.com

کس بلندی پہ ہے میری قسمت ندیم
مجھ کو بخشا گیا درد و غم آپؐ کا

خُوب ہوں آپس میں سب شِیر و شکر
مومنوں کی دوستی پھولے پھلے
سب مِرے آقاؐ کی سیرت پر چلیں
روز افزوں بندگی پھولے پھلے

Marfat.com

جب منزلِ سرکارِ رسالت نظر آئی
تپتے ہوئے صحراؤں میں جنت نظر آئی

جب نامِ نبیؐ لے کے لیا سانس بھی مَیں نے
سانسوں کی ہَوا میں مجھے جنت نظر آئی

معراج ہوئی جب سے شہِ کون و مکاں کو
انسان کو اِک منزلِ رفعت نظر آئی

Marfat.com

صدیقؓ میں، فاروقؓ میں، عثمانؓ و علیؓ میں
سرکارِ مدینہ کی ریاضت نظر آئی

جس وقت تجھے مَیں نے عقیدت سے پُکارا
مشکل میں مجھے چین کی صورت نظر آئی

ٹکڑے کیے مہتاب کے جب میرے نبیؐ نے
انگشتِ نبیؐ مظہرِ قدرت نظر آئی

تھا خوب ندیمؔ اپنا مدینے کا سفر بھی
ہر گام پہ اللہ کی رحمت نظر آئی

Marfat.com

محمدؐ کا حُسن و جمال اللہ اللہ
بشر کا عروج و کمال االلہ اللہ

ہوئے روبرو اُنؐ کے، شاہوں کے سر خم
محمدؐ کا رُعب و جلال اللہ اللہ

ہوئے اُنؐ کی چشمِ عطا سے سبھی حل
تھے نظروں میں کتنے سوال اللہ اللہ

Marfat.com

غلامی میں سرکارؐ کی منفرد تھے
صہیبؓ اللہ اللہ، بلالؓ اللہ اللہ

گنہ گار ہیں زیرِ دامانِ رحمت
کرم آپؐ کا بے مثال اللہ اللہ

وہ انساں بہت باسعادت ہے، جس کا
مدینے میں ہو انتقال اللہ اللہ

رہوں کاش مکّہ ، رہوں کاش طیبہ
مَیں ہر روز و شب ماہ و سال اللہ اللہ

اُترتا ہے ہر شعر سب کے دلوں میں
یہ ہے مِدحتوں کا کمال اللہ اللہ

ندیمؔ اِس عبادت کا کہنا ہی کیا ہے
رہے دل میں اُنؐ کا خیال اللہ اللہ

عکسِ آقاؐ سے ہیں بحروبر دلنشیں
ہیں نجوم اور مہرو قمر دلنشیں
مجھ کو طیبہ بُلایا ہے سرکارؐ نے
کاش آئے کبھی یہ خبر دلنشیں

Marfat.com

سدا اُنؐ کا ذکرِ جمال اللہ اللہ
یہی ہے مرا حال و قال اللہ اللہ

محمدؐ کے قدموں میں بیٹھا ہُوا ہوں
ہے مجھ کو بھی حاصل کمال اللہ اللہ

مِلا اِذن اُنؐ کا، ہوئی سہل، ورنہ
حضوری تھی کتنی محال اللہ اللہ

Marfat.com

اُٹھائے ہوئے ہے شہادت کی اُنگلی
نبوت پہ اُنؐ کی ہلال اللہ اللہ

وہ سب جنّتی ، جنّتی، جنّتی ہیں
ہو طیبہ میں جن کا وصال اللہ اللہ

ندیمؔ اُنؐ کی سیرت کی ، حُسنِ عمل کی
نہیں دو جہاں میں مثال اللہ اللہ

ندیمؔ اِس کو سمجھو درودوں کی برکت
ہوئے ختم سارے ملال اللہ اللہ

اِسی خاطر خُدا نے تم کو بے سایہ کیا پیدا
نہ کرنا تھا جہاں میں اور کوئی دوسرا پیدا

میّسر ہو مدینے میں تو ذوقِ سجدہ ریزی سے
کروں ہر ذرّۂ صحرا میں اُنؐ کا نقشِ پا پیدا

زمیں سے آسماں تک کیوں نہ ہو انوار کی بارش
ہوئے شمس الضحیٰ ، بدر الدجیٰ، نورالہدیٰ پیدا

Marfat.com

بنایا باعثِ تخلیق سرکارِ دو عالمؐ کو
خُدا نے لفظِ "کُن" سے کی تھی جب خلقِ خُدا پیدا

یہ کیا کم ہے ندیمؔ اپنی سند عفوِ معاصی کی
کہ اُمت میں شفیع المذنبیںؐ کی کر دیا پیدا

ندیمؔ اللہ سے مانگوں دُعا اُنؐ کے وسیلے سے
تو یہ میرا یقیں ہے، ہوگی تاثیرِ دُعا پیدا

Marfat.com

چراغِ عشق آندھی میں جلانا، ہم نہ چھوڑیں گے
نبیؐ کے نام کا ڈنکا بجانا، ہم نہ چھوڑیں گے

اِسی سے ہے حیات اپنی ، اِسی میں ہے نجات اپنی
نہ چھوڑیں گے کبھی نعتیں سُنانا، ہم نہ چھوڑیں گے

جہاں کی نعمتیں ٹُھکرا کے جائیں گے مدینے میں
حضورِ مصطفیٰؐ میں آنا جانا،ہم نہ چھوڑیں گے

Marfat.com

ہمارے سازِ دل سے بس یہی نغمات اُبھریں گے
کبھی صلِّ علیٰ کا یہ ترانہ، ہم نہ چھوڑیں گے

اُنہیؐ کے ذکر سے کردار اپنا جگمگاتا ہے
قسم اللہ کی یوں جگمگانا، ہم نہ چھوڑیں گے

انہی نعتوں سے ہم تاریکیوں کو روشنی دیں گے
یہ شمعیں اپنی محفل میں جلانا، ہم نہ چھوڑیں گے

کرم کی بھیک مانگیں گے لئے کشکول ہاتھوں میں
فقیرانہ صدا ہر سُو لگانا، ہم نہ چھوڑیں گے

ہمارے خون میں رچ بس گئی ہے روشنی اُنؐ کی
درودوں اور سلاموں کا ترانہ ہم نہ چھوڑیں گے

Marfat.com

محمد مصطفیؐ کی دی ہوئی خیرات یہ جاں ہے
اُنہی کے نام پر یہ جاں لُٹانا ہم نہ چھوڑیں گے

محمد مصطفیؐ صلِّ علیٰ عنوان ہو جس کا
وہ مضموں، وہ کہانی، وہ فسانہ ہم نہ چھوڑیں گے

ندیمؔ اِک عندلیبِ گلشنِ سرکارؐ ہم بھی ہیں
یہی گلشن ہے اپنا، آشیانہ ہم نہ چھوڑیں گے

ندیمؔ اپنی یہی پہچان ہے یہ ہی تعارف ہے
یہ حمد و نعت لکھنا اور لکھانا ہم نہ چھوڑیں گے

مَیں شمعِ محبت جلاتا رہوں گا
محمدؐ کی باتیں سُناتا رہوں گا

محمد کی نعتوں کے پھولوں سے ہر دم
مَیں دامن کو اپنے سجاتا رہوں گا

ہے عشقِ نبیؐ کا جو دل میں خزانہ
زمانے میں ہر سو لُٹا تا رہوں گا

Marfat.com

ہے شہرِ نبیؐ کا سفر اتنا دلکش
میں آتا رہوں گا مَیں جاتا رہوں گا

مدینہ جو مسکن ہے محبوبِ ربّ کا
تصور میں دن رات لاتا رہوں گا

غمِ ہجر کو ایسے بہلاؤں گا مَیں
لگاتار آنسو بہاتا رہوں گا

ہر اک سال کو ساعتوں میں پرو کر
مَیں میلاد اُنؐ کا مناتا رہوں گا

نچھاور مَیں روضے پہ کرنے کی خاطر
درودوں کے گجرے بناتا رہوں گا

Marfat.com

محمدؐ کے انوارِ رحمت سے اپنا
مَیں سویا مقدر جگاتا رہوں گا

ندؔیم اُنؐ کا روضہ تو آئے میسّر
انہیں نعت اُنؐ کی سناتا رہوں گا

جہاں بزم ہوگی ندؔیم اُس میں جاکر
مَیں نعتِ محمدؐ سناتا رہوں گا

Marfat.com

سُلگتا ہے غمِ ہجراں میں دل پوشیدہ پوشیدہ
مری ہر سانس رہتی ہے بہت گرویدہ گرویدہ

یہ مانا باغِ ہستی ہے خزاں دیدہ خزاں دیدہ
خیالِ نعتِ احمدؐ چاہیۓ بالیدہ بالیدہ

ارادہ ہی کیا تھا آپؐ کے در تک پہنچنے کا
قدم اُٹھنے سے پہلے ہوگئے لغزیدہ لغزیدہ

حقیقت میں لکھا ہے نور اُنؐ کا میرے سینے پر
بظاہر آپؐ کا سایا بھی ہے نادیدہ نادیدہ

گناہوں پر ندامت ہے حضوری پر مُسرت ہے
کبھی مَیں خندہ لب ہوں اور کبھی نم دیدہ نم دیدہ

تقاضائے ادب ہے، احترامِ شاہِ والاؐ ہے
نبی کے شہر میں رہتا ہوں مَیں سنجیدہ سنجیدہ

ریاضِ جنّہ میں جس وقت پڑھتا ہوں نمازیں مَیں
وہاں پر روح رہتی ہے مری لرزیدہ لرزیدہ

ندیمِ بے نوا کی لاج رکھ لینا مرے مُحسنؐ
کہ رہتا ہے غمِ عصیاں سے یہ ترسیدہ ترسیدہ

Marfat.com

شب و روز اب یہ دُعا مانگتا ہوں
مدینے میں اپنی قضا مانگتا ہوں

لگا لوں مَیں آنکھوں سے روضے کی جالی
یہی رات دن اب دُعا مانگتا ہوں

مدینے کی خوشبو سے سرشار کردے
گُھٹن ہے بَلا کی، ہَوا مانگتا ہوں

Marfat.com

رضائے خُدا ہی رضائے نبیؐ ہے
مَیں اُنؐ سے انہی کی رضا مانگتا ہوں

گریزاں ہوں دُنیا کی رنگینیوں سے
مَیں روضے کی رنگیں فضا مانگتا ہوں

مدینے کے رستے کا مَیں ہوں مسافر
بھکاری ہوں عشق و وفا مانگتا ہوں

محمدؐ سے عشقِ محمدؐ کا طالب
خُدا سے رضائے خُدا مانگتا ہوں

نبیؐ کے وسیلے سے اپنے خُدا سے
دوا مانگتا ہوں، شفا مانگتا ہوں

Marfat.com

مَیں آنکھوں سے چوموں گا دل میں رکھوں گا
ندیمؔ آپؐ کی خاکِ پا مانگتا ہوں

لیتا ہے احترام سے آقاؐ کا نام دل
پہچانتا ہے عظمتِ عالی مقام دل
لاتا نہیں نظر میں کسی بادشاہ کو
جب سے ہوا ہے سرورِ دیں کا غلام دل

Marfat.com

کتنے سخی ہیں میرے محمدؐ کیسی ہے اُنؐ کی ذات نہ پوچھو
کیسی برستی ہے طیبہ میں رحمت دِن اور رات نہ پوچھو

پہنچا جب بھی بن کے سوالی، بھر دی کرم سے جھولی خالی
کیسی بنائی ہے آقاؐ نے سب کی بگڑی بات نہ پوچھو

عشق نبیؐ کا مجھ کو ملا ہے، لطف ہے اُن کا ربّ کی عطا ہے
شُکرِ خُدا دربارِ نبیؐ سے کیسی ملی سوغات نہ پوچھو

Marfat.com

میری کھیتی میں ہریالی، میری ہستی پھولوں والی
سر سے قدم تک بھیگا ہُوا ہوں رحمت کی برسات نہ پوچھو

ذکر تھا اُنؐ کا ہر دم جاری اور دلوں پر کیف تھا طاری
اللہ اللہ ذکرِ نبیؐ میں کیسی کٹی ہے رات نہ پوچھو

اُنؐ کی محبت میرے دل میں، ذکر ہے اُنؐ کا میری زباں پر
رنگ سے اور خوشبو سے بھرے ہیں میرے دن اور رات نہ پوچھو

صبح ہوئی کب، کب دِن چمکا شام ہوئی کب رات ڈھلی پھر
کیسے گزرے اُنؐ کے در پر میرے حسیں لمحات نہ پوچھو

ہنستے ہو کیوں حال پہ اِس کے، کوئی گیا گُزرا ہے ندیمؔ
رحمت ہے سرکارؐ کی اِس پر اِس کے تم درجات نہ پوچھو

رنگ ، خوشبو ، ضیاء دیکھتے رہ گئے
روضۂ مصطفیٰؐ دیکھتے رہ گئے

میری بینائیاں عرش سے جا ملیں
دیدہ ور آئینہ دیکھتے رہ گئے

حسبِ توفیق سب جھولیاں بھر گئیں
سارے شاہ و گدا دیکھتے رہ گئے

Marfat.com

جب ہوائے حرم ہم کو لے کے چلی
لوگ جاتا ہُوا دیکھتے رہ گئے

اِس گنہ گار نے نعت ایسی پڑھی
سارے مِدحت سرا دیکھتے رہ گئے

جب بھی پہنچا ندیؔم اُن کے دربار میں
اہلِ ارض و سما دیکھتے رہ گئے

ہر زماں، ہر مکاں میں ندیؔم اہلِ دل
فیض کا سلسلہ دیکھتے رہ گئے

Marfat.com

میرے آقاؐ مرے سرکار مدینے والے
میری منزل ترا کردار، مدینے والے

اب تو ظاہر میں غلامی کی سند مِل جائے
آنکھ باطن کی ہے بیدار مدینے والے

کون کھولے مری مشکل کی گرہ تیرے سوا
کون ہے مالک و مختار مدینے والے

Marfat.com

درِ اقدس کی عطا ہو مجھے جاروب کشی
ہوں اِس اعزاز کا حقدار مدینے والے

گونجتی رہتی ہے احساس میں تیری آواز
صرف تو ہے مرا معیار مدینے والے

لب پہ ہر وقت رہے میرے درود اور سلام
سامنے ہو ترا دربار مدینے والے

تیری پرچھائیں سے روشن رہیں جذباتِ ندیمؔ
میری شمعیں، ترے انوار مدینے والے

گئے تو پھر نہیں آئیں گے جا کر اُنؐ کے کوچے میں
تڑپتے دل کو بہلائیں گے جا کر اُنؐ کے کوچے میں

دل و جاں جگمگا اُٹھیں گے جس کی ضو فشانی سے
ہم ایسی روشنی پائیں گے جا کر اُنؐ کے کوچے میں

ہم اِک ذرے کی صورت ہیں مگر شہرِ محمدؐ میں
مثالِ خاک بن جائیں گے جا کر اُنؐ کے کوچے میں

Marfat.com

ہَوا آئے گی لینے گیسوؤں سے آپؐ کے خوشبو
مشامِ جاں کو مہکائیں گے جا کر اُنؐ کے کوچے میں

گزاریں گے وہیں اب خیر سے ہم زندگی اپنی
ارادہ ہے، نہیں آئیں گے، جا کر اُنؐ کے کوچے میں

بدل جائیں گے یہ لعل و گُہر میں اُنؐ کی رحمت سے
ہم ایسے اشک برسائیں گے جا کر اُن کے کوچے میں

وہیں رہنا، وہیں بسنا، وہیں جینا، وہیں مرنا
نہیں ہم لَوٹ کر آئیں گے جا کر اُنؐ کے کوچے میں

بہت ہی قیمتی شے ہے گدائی اُنؐ کے کوچے کی
شہنشاہی کو ٹھکرائیں گے جا کر اُنؐ کے کوچے میں

Marfat.com

ندیؔم اُنؐ کی ثنا خوانی میں ہر لمحہ اگر گزرے
صلہ نعتوں کا پھر پائیں گے جا کر اُنؐ کے کوچے میں

یوں مہ و سال کی ترتیب میسّر آئے
لکھنے بیٹھوں تو لکھوں حج کا مہینہ پہلے
نعت لکھنے کا ارادہ جو میں کرتا ہوں ندیؔم
بخش دیتے ہیں وہ چاہت کا خزینہ پہلے

جو مِدحتوں کو لبوں پر سجائے جاتے ہیں
وہ تیز دھوپ میں بھی سائے سائے جاتے ہیں

مدینہ مرکزِ فیضانِ حُسن ہے جس میں
نبیؐ کے نور کے جلوے دکھائے جاتے ہیں

خُدا کرے شرفِ حاضری مجھے بھی ملے
کہ لوگ خود نہیں جاتے بُلائے جاتے ہیں

Marfat.com

مَیں لمحہ لمحہ درود و سلام بھیجتا ہوں
وہ لمحہ لمحہ مجھے یاد آئے جاتے ہیں

طلوع بن کے رہے زندگی کے ماخذ پر
عروج بن کے لحد سے اُٹھائے جاتے ہیں

مرے خیال، مرے خواب، میری نظروں میں
نگارِ گُنبدِ خضرا سمائے جاتے ہیں

ہے دل میں اُنؐ کی تمنا زباں پہ اُنؐ کا درود
مسلماں قبر سے یوں بھی اُٹھائے جاتے ہیں

یہ سنگ وہ ہے کہ چومو تو ہیرا بن جائے
یہ در وہ ہے جہاں رُتبے بڑھائے جاتے ہیں

Marfat.com

سکونِ قلب کی خاطر رضائے حق کے لئے
ہم اُنؐ کے ذکر کی محفل سجائے جاتے ہیں

دیارِ طیبہ کا سارا جمال، سب منظر
مری نظر، مرے دل میں سمائے جاتے ہیں

دُعا کرو اِنہیں اور بھی ملے توفیق
جو مِدحتوں کے حَسیں گُل کھِلائے جاتے ہیں

ندیمؔ دیر نہ ہوجائے، اُس حرم میں چلو
جہاں سبھی کے مقدر بنائے جاتے ہیں

Marfat.com

کب مجھے اُنؐ کی حضوری کا اشارا ہوگا
کب بلندی پہ مقدر کا ستارا ہوگا

محو ہو جائیں گی تاریکیاں دل کی ساری
اُن میں جب جلوہ فگن نور تمہارا ہوگا

زندگی بھر اُسے مشکل نہیں پیش آئے گی
جس نے دل سے تمھیں اِک بار پُکارا ہوگا

Marfat.com

مَیں یہاں سے نہیں جاؤں گا، نہیں جاؤں گا
زندگی بھر مِرا اِس در پہ گزارا ہوگا

جس نے تقلیدِ رسالتؐ میں بسر کی ہو گی
واقعی بس وہی سرکارؐ کا پیارا ہوگا

گھِر کے طوفان میں، اُنؐ پر جو پڑھوں گا مَیں درود
وہی طوفان مرے حق میں کنارا ہوگا

حشر میں عاصیوں کو صرف شفیعِ محشر
آپؐ کے دامنِ رحمت کا سہارا ہوگا

اِذنِ بخشش کا مجھے مِل جائے گا محشر میں ندیمؔ
نگہِ لطف کا جب اُنؐ کی اشارا ہوگا

Marfat.com

دلِ حزیں نے اُنہیںؐ یاد کر لیا ہوگا
سکونِ قلب میں ہر لمحہ ڈھل گیا ہوگا

رہے گی روشنی تا حشر جس کے مرقد میں
نہ ہوگا سینے میں دل عشق کا دِیا ہوگا

وہاں ادب کا تقاضا ہے ہم رہیں خاموش
زباں کا کام بھی آنکھوں سے ہی ادا ہوگا

Marfat.com

جھکے جھکے ہوئے سَر ہوں گے بادشاہوں کے
ہر اِک مقام پہ اونچا ترا گدا ہوگا

یہ میرے لب پہ درود و سلام کا نغمہ
مجھے یقیں ہے فرشتوں نے بھی سُنا ہوگا

کرشمہ حُبِ رسالت کا جب ہُوا حاصل
سفر نصیب مدینے پہنچ چکا ہوگا

قدم قدم پہ مسّرت کی بارشیں ہوں گی
اگر سفر میں مدینے کا راستہ ہو گا

فِضا میں پھیلتی جاتی ہیں نور کی کرنیں
کہیں ندؔیم کوئی نعت پڑھ رہا ہوگا

خواب میں بھی ہم اگر طیبہ نگر جاتے ہیں
زندگی کھِلتی ہے جذبات نکھر جاتے ہیں

یہ مدینہ تو میاں ایسا شفا خانہ ہے
زخم تو زخم ہیں ناسور بھی بھر جاتے ہیں

بخت جو مجھ کو نظر آتے ہیں نا آسودہ
وہ بھی بس ایک اشارے میں سنور جاتے ہیں

نارسائی کو مری اِذنِ سفر دے مولا
قافلے اُنؐ کی طرف شام و سحر جاتے ہیں

جاتے ہیں جانِ بہاراں کے چمن کی جانب
لے کے صلوٰۃ کی صورت گلِ تر جاتے ہیں

عمر بھر کے لئے مِل جائے ہمیں اِذنِ قیام
اِس تمنا سے مدینے میں ٹھہر جاتے ہیں

بام و در راستہ روکیں گے ہمارا کیسے
موجۂ بادِ صبا بن کے گزر جاتے ہیں

مختلف کس قدر احساس کا عالم ہے ندیمؔ
لب پہ فریاد ہے، نالے ہیں، مگر جاتے ہیں

Marfat.com

کیا ٹھکانہ ہے درِ فیضِ نبوت کا ندیم
خار و خس کی طرح اُڑتے ہوئے گھر جاتے ہیں

پڑھتے ہیں صرف نعت وہ کچھ مانگتے نہیں
دیکھے ہیں ہم نے ایسے بھی سائل گلی گلی
میلادِ مصطفےٰ میں چراغاں ہے چار سُو
عیدالنبیؐ میں ہوتی ہے جِھل مِل گلی گلی

Marfat.com

آرزو تھی کہ سَر پر سجا لیتے ہم
سر سے اونچا بہت ہے نشانِ قدم

ذِکر کرتا ہے جو آپؐ کا شوق سے
اُس پہ قربان ہیں عرش و لوح و قلم

کِس کو اندازہ ہو تیری معراج کا
عرشِ اعلیٰ پہ پہنچے ہیں تیرے قدم

Marfat.com

دفعتاً بس اشارہ ہُوا آپؐ کا
گِر پڑے منہ کے بَل خود ہی سارے صنم

دل خیالِ نبیؐ سے معطر رہے
ذکرِ احمدؐ رہے وِردِ لب دم بہ دم

تیری اُمت کی حالت ہے بگڑی ہوئی
اے رسولِ خُدا اب کرم ہو کرم

ڈال دے مجھ پہ رحمت بھری اک نظر
تیرے در پر ہوں حاضر لئے چشمِ نم

اُس کو گرمی ستائے گی کیا حشر کی
جس پہ چھا جائے گا اُنؐ کا ابرِ کرم

Marfat.com

مجھ گنہ گار کے آپؐ ہوں گے شفیع
حشر میں آپؐ رکھ لیں گے میرا بھرم

اے ندیؔم آرزو ہے کہ دیدار ہو
دل پہ نازل ہو نورِ جمالِ حرم

حمد ہی حمد ہو زیرِ لب اے ندیؔم
نعت ہی نعت لکھتا رہے یہ قلم

Marfat.com

مدینے کے شام و سحر اللہ اللہ
ہے نورِ خُدا جلوہ گر اللہ اللہ

یہ ذرّے تو ہیں خاکِ کوئے نبیؐ کے
بنے ہیں جو شمس و قمر اللہ اللہ

رواں ہوں مَیں سرکارؐ کے در کی جانب
ہے طیبہ مری رہگزر اللہ اللہ

Marfat.com

توسّل سے اُنؐ کے دُعا مَیں نے مانگی
دُعا میں ہے کتنا اثر اللہ اللہ

مَیں اب سبز گنبد کے آگے کھڑا ہوں
ہے خوش بخت میری نظر اللہ اللہ

زیارت کی خواہش ہوئی ہے مکمل
شجر ہو گیا باثمر اللہ اللہ

مَیں مٹّی تھا اب کیمیا بن گیا ہوں
ہوئی مجھ پہ ایسی نظر اللہ اللہ

وہی میرے دل میں، وہی ہیں نظر میں
یہ دل ہے یہ میری نظر اللہ اللہ

Marfat.com

محمدؐ کا روضہ مرے سامنے ہے
جبیں بن گئی اُنؐ کا در اللہ اللہ

یہی آرزو ہے کہ طیبہ کی جانب
کروں مَیں بھی اک دن سفر اللہ اللہ

ندیمؔ اُنؐ کی یادوں میں ڈوبا ہُوا ہے
زمانے سے ہے بے خبر اللہ اللہ

سر بسر ہو جائیں یوں
مست اور مخمور ہم
پھیل جائے ہر طرف
خوشبو ترئ جوئے کرم

Marfat.com

پھول، خوشبو، کرن مدینے میں
رونقِ انجمن مدینے میں

دیکھ لو جا کے، ٹھاٹھیں مارتا ہے
بحرِ علم و سُخن مدینے میں

مٹتے دیکھے ہیں بارہا ہم نے
دل کے رنج و محن مدینے میں

Marfat.com

کاش ''سبی'' سے مجھ کو لے جائے
میرے دل کی لگن مدینے میں

خُلد میں مِل گیا ہے گھر اُس کو
ہو گیا جو مگن مدینے میں

موت آئے تو پھر دیجئے گا مجھے
خاکِ پا کا کفن مدینے میں

میری رگ رگ میں جن کی خوشبو ہے
ہیں وہ رشکِ چمن مدینے میں

نورِ سرکارِ دوجہاں کے طفیل
ذرّہ بھی ہے کرن مدینے میں

یوں محبت میں ہو گئے تقسیم
"تن یہاں ہے تو مَن مدینے میں"

آرزو ہے مری ندیمؔ یہی
ہو مرا بھی وطن مدینے میں

اُنؐ کے در پر ندیمؔ رہتا ہوں
یہ ہے میرا چلن مدینے میں

پھول توڑیں گے ہم ندیمؔ وہاں
ہے ہمارا چمن مدینے میں

Marfat.com

تُم ہو مُشکل کشا مرے آقاؐ
سب کے حاجت روا مرے آقاؐ

سوئی قسمت جگا مرے آقاؐ
در پہ اپنے بُلا مرے آقاؐ

نیرؔ مِدحت سراؤں میں ہوں مَیں
یہ ہے تیری عطا مرے آقاؐ

آرزو ہے کہ لب پر ہو جاری
وردِ صلِّ علیٰ مرے آقاؐ

پڑھوں نعتیں مَیں روضے پہ آکر
یہ شرف ہو عطا مرے آقاؐ

کیوں ہو گرداب میں مری کشتی
تُو جو ہے ناخُدا مرے آقاؐ

یہ دُعا ہے کہ مرتے دم بھی ندیمؔ
کرے تیری ثنا مرے آقاؐ

ثنائے محمدؐ کئے جا رہا ہوں
اِسی آسرے پر جئے جا رہا ہوں

تصوّر میں دن رات جامِ محبت
پلاتے ہیں وہ ہمَیں پیئے جا رہا ہوں

کٹے میری ہر سانس یادِ نبیؐ میں
دُعا یہ خُدا سے کئے جا رہا ہوں

Marfat.com

محمدؐ کا صدقہ درِ کبریا سے
مَیں بھر بھر کے جھولی لئے جا رہا ہوں

ہے اک سلسلہ فیض کا مجھ پہ جاری
وہ جو دے رہے ہیں ، لئے جا رہا ہوں

مِٹا جا رہا ہے مِرا دردِ فرقت
مَیں نامِ محمدؐ لئے جا رہا ہوں

ندیمؔ حزیں بہرِ تسکینِ خاطر
مَیں ذکرِ محمد کیئے جا رہا ہوں

ندیمؔ اب عمل پاس کوئی نہیں ہے
اُنہی کی دُہائی دیئے جا رہا ہوں

Marfat.com

گُنہ جو کیے تھے ندیمؔ اِس زمیں پر
مَیں اُن کی تلافی کیے جا رہا ہوں

صرف اُنؐ کی پیروی رب کی عبادت چاہیئے
میرے آقاؐ نے دیا ہے بندگی کا راستہ
یوں سمجھئے مل گئی ہے دولتِ کون و مکاں
وہ جِسے بھی مل گیا ہے عاشقی کا راستہ

جو نبیؐ کے قریب ہوتا ہے
وہ بڑا خوش نصیب ہوتا ہے

اُنؐ کے غم میں جو مبتلا ہو جائے
آدمی وہ طبیب ہوتا ہے

جب وہ در، پہلی بار آئے نظر
وہ نظارا عجیب ہوتا ہے

Marfat.com

ہو جو حُبِّ نبیؐ سے مالا مال
وہ بشر کب غریب ہوتا ہے

شہرِ طیبہ کی برکتوں کے سبب
حال دل کا عجیب ہوتا ہے

جو خُدا کے نبیؐ سے عشق کرے
وہ خُدا کا حبیب ہوتا ہے

زندگی بھر لکھے جو حمد و نعت
اصل میں وہ ادیب ہوتا ہے

خوشبو آتی ہو جس سے اُن کی ندیمؔ
آپؐ کا وہ نقیب ہوتا ہے

Marfat.com

کتنی عظیم سیّدِ عالمؐ ہے تیری ذات
تیرے سبب وجود میں آئی یہ کائنات

ربِ علیٰ نے رحمتِ عالم تجھے کہا
انسانیت کے واسطے ہے فخر کی یہ بات

مجھ کو تو کچھ ضرورتِ اظہار بھی نہیں
لیکن گرے "حضورؐ جی" اندر کا سومنات

Marfat.com

در سے تمہارے ملتی ہے ہر شخص کو مراد
دامن کشادہ رہتی ہے ہر وقت کائنات

اُنؐ پر پڑھو درود سحر ہو کہ شام ہو
لکھتے رہو اُنہیؐ کی ثنا دن ہو یا ہو رات

صلِّ علیٰ کا وِرد ہو جس کی زبان پر
محرومیوں سے ملتی ہے اُس کو سدا نجات

ادنیٰ غلام اُنؐ کا ازل سے ہوں مَیں ندیمؔ
اے کاش خواب میں بھی ہوں اُنؐ کی تجلّیات

کالی کملی والے آقاؐ تیری یاد ستائے
آتشِ فرقت تیری آقاؐ میرا قلب جلائے

کملی والے، پوری اُن کی ہر حسرت ہو جائے
بیٹھے ہیں پروانے تیری نعت کی شمع جلائے

جو بھی آس لگا کر آئے جھولی بھر لے جائے
آپؐ کے در سے آقاؐ، کوئی خالی ہاتھ نہ جائے

Marfat.com

آپؐ کی رحمت نازل اُس پر ہوتی ہے ہر آن
آپؐ کے ذکر سے آقاؐ جو بھی کوئی بزم سجائے

اِذن حضوری کا مِل جائے ہم کو بھی اک بار
ہم بھی تیریؐ رحمت سے ہیں پیہم آس لگائے

وہ دن بھی آجائے جِس دن روضۂ اقدس پر
تیرا ندؔیم بھی حاضر ہو کر اپنی پیاس بجھائے

اپنے ندؔیم کو بھی آقاؐ، توفیق عطا یہ کردے
تیرا ذکر کرے وہ ہر دم تیری نعت سنائے

Marfat.com

اُٹھی میری جانب نظر مصطفیٰؐ کی، یہ شفقت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
ملی بیقراری میں تسکین کیسی، یہ راحت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

یہی آرزو ہے یہی التجا ہے کہ قدموں میں سرکارؐ کے عمر گزرے
سنہری سنہری ہے روضے کی جالی وہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

ہر اک سانس اپنا گناہوں میں گزرا پشیماں ہوئے ہیں نہ نادم ہوئے ہیں
گنہ گار اِنسان بخشے گئے ہیں شفاعت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

Marfat.com

مِری اِس قدر خوش نصیبی تو دیکھو کہ مجھ بے ہنر کو بھی شہرت ملی ہے
مجھے نعت ہی کے سبب لوگ چاہیں یہ عزت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

مجھے مال و زر کی تمنا نہیں ہے ملے کوئی منصب یہ سوچا نہیں ہے
مِرا سارا سرمایہ ہے نعت اُنؐ کی یہ دولت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

کبھی اُنؐ کا روضہ نگاہوں کے آگے کھڑے ہیں وہی میری راہوں کے آگے
وہی ذہن پر میرے چھائے ہوئے ہیں سعادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

ہیں اُنؐ کے کرم کی بھی کیا کیا ادائیں کہ مجھ جیسے کمتر کو در پر بُلائیں
ندیؔم اور حاضر درِ مصطفیؐ پر عنایت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

ہاتھوں کو اُٹھا کر یہ دُعا مانگ رہے ہیں
گلزارِ مدینہ کی ہَوا مانگ رہے ہیں

بے تابیٔ ہجراں کی تلافی ہے اِسی سے
ہم اُن سے تڑپنے کی ادا مانگ رہے ہیں

منگتے ہیں فقط آپؐ کی اک چشمِ کرم کے
دے دیجیے خیرات گدا مانگ رہے ہیں

Marfat.com

لے جائے اُڑا کر جو نگاہوں کی تمنا
ہم ایسی کوئی موجِ صبا مانگ رہے ہیں

اب اِس کے سوا دل میں طلب اور نہیں ہے
دروازۂ محبوبِ خُدا مانگ رہے ہیں

ہے "آبِ حیات" اپنے لئے بس یہی چشمہ
زمزم میں ہے جو آبِ بقا مانگ رہے ہیں

دامن میں ندیمؔ اپنے نہیں ایک بھی نیکی
بس اُنؐ کی شفاعت کی ردا مانگ رہے ہیں

Marfat.com

مناقب و سلام

حضرت سیّدہ آمنہؓ

وہ وجودِ پاک نورِ عالمِ اِمکاں رہا
جلوۂ ذاتِ نبیؐ جس کے تہِ داماں رہا

آمنہؓ کا کیا حسیںؔ رُتبہ ہے کیا اعزاز ہے
اِس چمن میں سرورِ کونینؐ گُل افشاں رہا

مَیں عرب جاؤں تو حاضر ہوں مزارِ قُدس پر
زندگی بھر میرے دِل میں بس یہی ارماں رہا

Marfat.com

حاضری کے بعد بھی طاری رہی یہ کیفیت
منتظر جانے کا پھر بادیدۂ گریاں رہا

یہ سعادت، یہ شَرف تیرے سوا کس کو نصیب
جس کے باطن میں وجودِ جلوہ گر پنہاں رہا

ابرِ رحمت کے سبھی جھونکے اُسی کے نام ہیں
جس صدف کی گود میں نورِ گہر افشاں رہا

آپؐ کو کہہ کر پُکارا آمنہؓ کا لعل جب
رشتۂ اقدس کا یہ سب سے حَسیں عنواں رہا

اُس کے رُتبے اُس کے درجے کا ٹھکانہ کیا ندیمؔ
پردۂ باطن میں جس کے وہ مہِ تاباں رہا

Marfat.com

حضرت حلیمہ سعدیہؓ

ہے خوش بخت کتنی تُو دائی حلیمہؓ
تِری گود میں ہے خُدائی حلیمہؓ

وہؐ نورِ مجسم ، وہؐ رحمت سراپا
جِسے گود میں لے کے آئی حلیمہؓ

منوّر ہے جس سے جہاں، وہ تجلّی
تِرے گھر میں آکر سمائی حلیمہؓ

رہے گی جو یکتا ازل سے ابد تک
مِلی تجھ کو ایسی بڑائی حلیمہؓ

شہنشاہِ عالمؐ سے تیرا تعلق
یہ ہے تیری افضل کمائی حلیمہؓ

جو مرکز ہے محور ہے کون و مکاں کا
وہ ہستی ترے گھر سمائی حلیمہؓ

تری زندگی میں نبیؐ کا وسیلہ
کرے تیری حاجت روائی حلیمہؓ

مُبارک ندیؔم آج دیتا ہے تجھ کو
کہ امّید تیری، بر آئی حلیمہؓ

سیّدہ خدیجۃُ الکبریٰؓ

صدف ہے کونین اور اُس کا گُہر خدیجہؓ
حضورؐ منزل ہیں اور راہِ سفر خدیجہؓ

ہمیشہ سایہ فگن رہا جس پہ موسمِ گُل
ہے گُلستانِ جہاں کا ایسا شجر خدیجہؓ

ہیں جس کی کرنیں گروہِ نسواں پہ جلوہ افگن
ہیں کائناتِ خُدا کی ایسی سحر خدیجہؓ

Marfat.com

رفاقتِ مُصطفیٰؐ میسّر رہی جہاں پر
بہت مقدس، بہت مکرّم وہ گھر خدیجہؓ

شَرف ہے انؓ کو رفاقتِ فخرِ مُرسلاںؐ کا
ہیں اِنتہائے کمالِ اہلِ نظر خدیجہؓ

ہر ایک مفلس کے کام آئی ہے جن کی دولت
وہ بے نواؤں کی، بیکسوں کی سِپَر خدیجہؓ

رہے وہ مصروف مدحتِ مُصطفیٰؐ میں ہر دم
ندیؔم کا عمر بھر یہی ہو ہُنر خدیجہؓ

Marfat.com

سیّدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ

منقبت میں کِیا وَا مَیں نے جو بابِ صدیقؓ
آئے اشعار میں اوصافِ جنابِ صدیقؓ

ہے مئے معرفتِ حق سے تعلق میرا
مَیں ہوں سرشار کہ پیتا ہوں شرابِ صدیقؓ

رہبرِ اُمتِ مُسلم تھے وہی بعدِ نبیؐ
اب تلک زندہ ہے ہر حرفِ خطابِ صدیقؓ

Marfat.com

ذات و اوصاف میں وہ منفرد و یکتا تھے
سچ تو یہ ہے کہ نہیں کوئی جوابِ صدیقؓ

اے خُدا ایسی بھی اِک رات عطا ہو جائے
شام سے تا بہ سحر دیکھوں میں خوابِ صدیقؓ

میری آنکھوں میں اُتر کر اِسے پڑھ کر دیکھو
سچ جو پوچھو تو مِرا دل ہے کتابِ صدیقؓ

تربیت کے لئے اِک خاص وسیلہ ہو ندیمؔ
درسگاہوں میں جو شامل ہو نصابِ صدیقؓ

Marfat.com

سیّدنا حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہ

ہیں تجھ سے دینِ خُدا کے فرائض اور حقوق
ہے تیرا دم حق و باطل کے درمیاں، "فاروق رضی اللہ عنہ"

قدم جو رکھتے ہیں ہم زائرین کعبے میں
تو تیری یاد بھی آتی ہے اُس احاطے میں

تمام عمر ترا اور نبیؐ کا ساتھ رہا
نبیؐ کے دستِ مبارک میں تیرا ہاتھ رہا

Marfat.com

اگر نظر میں رکھیں دین کی ترازو کو
تو دیکھتے ہیں سبھی تیرے دست و بازو کو

صنم جو کعبے میں تھے اُن کو خاک تُو نے کیا
ہمیشہ دامنِ باطل کو چاک تُو نے کیا

یہ دین و کفر کے مابین فرق تجھ سے ہے
لباسِ خُلق و وفا زَرق و برق تجھ سے ہے

ندیم کا یہ یقیں ہے کہ تُو ہے دیں کی مُراد
معاشرے میں رکھی تُو نے عدل کی بنیاد

Marfat.com

سیّدنا حضرت عثمان غنیؓ

تیرا وصفِ خاص ذوالنورین عثمانِ غنیؓ
معترف شرقین اور غربین عثمانِ غنیؓ

تیری ہستی سچ تو یہ ہے، آہنی دیوار تھی
صِدق کے اور کفر کے مابین عثمانِ غنیؓ

مَیں عرب آؤں تو حاضر ہوں مزارِ پاک پر
اِس تمنّا میں ہوں مَیں بے چین عثمانِ غنیؓ

یہ سعادت، یہ شرف، مجھ کو عطا کردے خُدا
عمر بھر سر پر رہے نعلین عثمانِ غنی ؓ

یاد کرکے آپ ؓ کو، پا جائے تسکیں دل مِرا
جب مصائب میں ہوں، لب پر بَین عثمانِ غنی ؓ

کیا مقدّر ہے، رہا پیہم تمہاری ذات پر
خاص لطفِ سیّدِ کونین ؐ عثمانِ غنی ؓ

پیروِ حُسنِ عمل سب ہوں ترے، مِثلِ ندیمؔ
ہر مسلماں کا ہے فرضِ عین عثمانِ غنی ؓ

سیدّنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ

لرزاں ہیں جس سے ظلمتیں وہ روشنی علیؑ
نازاں ہے جس پہ زندگی وہ زندگی علیؑ

کھائے تھے جس نے جنگِ اُحد میں بدن پہ تیر
واری تھی جس نے جان بھی اپنی وہی علیؑ

کھائی نہ تھی شکست کبھی اُس نے جنگ میں
تلوار بھی پُکار رہی تھی علیؑ علیؑ

Marfat.com

دوزخ کی آگ اُس پہ یقیناً حرام ہے
ہونٹوں پہ جس کے رہتا ہے ہر دم علیؑ علیؑ

دل میں بسے ہوئے ہیں نظر میں سمائے ہیں
ہر دم مری زباں پہ ہے نعرہ علیؑ علیؑ

سورج میں چاند میں ہے، ستاروں میں روشنی
رہتی ہے دل کے داغ میں تابندگی علیؑ

لایا ہوں واسطہ مَیں حسنؑ کا حسینؑ کا
مِل جائے اب ندیمؔ کو بھی چاکری علیؑ

Marfat.com

سیّدہ فاطمۃُ الزہرہؓ

گود میں حضرت خدیجہؓ کے پلی ہیں فاطمہؓ
زندہ ہے جن سے ولایت وہ ولی ہیں فاطمہؓ

اِن کو حاصل والیِ کونینؐ کی ہے تربیت
اِک عبارت ہیں نبیؐ، حرفِ جلی ہیں فاطمہؓ

ہیں وہی عادات و اطوار و خصائل ہو بہو
والدِ اکرمؐ کے سانچے میں ڈھلی ہیں فاطمہؓ

جو ازل سے ہے ابد تک گلستاں توحید کا
اُس سے نسبت کے سبب اُس کی کلی ہیں فاطمہؓ

اِنؓ کے تو ایک اِک قدم پر منزلِ مقصود ہے
نقطۂ آغازِ مُرسل سے چلی ہیں فاطمہؓ

جِس کا رقبہ ہے ازل سے تا ابد پھیلا ہُوا
اُس گُلستانِ شریعت کی کلی ہیں فاطمہؓ

عاشقانِ مُصطفیٰؐ کے دِل سے یہ پوچھے کوئی
محترم کتنی ہیں اور کتنی بھلی ہیں فاطمہؓ

پہلا یہ اعزاز بیٹی ہیں پیمبرؐ کی ندیم
اور دوجا ، زوجۂ حضرت علیؓ ہیں فاطمہؓ

Marfat.com

حضرت سیّدنا اِمام حُسینؑ

بنیادِ صبر و عشق ہیں تعمیر ہیں حسینؑ
خوابِ رسولِ پاکؐ کی تعبیر ہیں حسینؑ

نقش و نگارِ لوح ہیں تقدیر ہیں حُسینؑ
انصاف ہیں ، شعور ہیں ، تدبیر ہیں حُسینؑ

اعزاز و افتخارِ شہادت ہے اُن کا نام
لوحِ جبیں پہ وقت کی تحریر ہیں حُسینؑ

Marfat.com

آئی جو اُن کی یاد تو ہر درد مِٹ گیا
ہر اک مرض کے واسطے اکسیر ہیں حسینؑ

رہ کر حرم سے دور حرم کو دیا ثبات
ہر بُتکدے میں نعرۂ تکبیر ہیں حسینؑ

ہر عہدِ کربلا میں زمانے کے واسطے
صبر و رضا کی جاگتی تصویر ہیں حُسینؑ

ساتھ اپنے لے کے جائیں گے مجھ کو بھی اے ندیمؔ
خُلدِ بریں کے صاحبِ جاگیر ہیں حسینؑ

Marfat.com

حضرت سیّدنا اِمام حُسینؓ

وفا کی راہ میں پہلا قدم حُسینؓ کا ہے
یہ حوصلہ تو خُدا کی قسم حُسینؓ کا ہے

حقیر ہو گیا باطل ، بھرم حُسینؓ کا ہے
یہ حوصلہ، یہ شجاعت، یہ دم حُسینؓ کا ہے

زمانہ کوئی بھی ہو سچ کے حوصلے کے لئے
وفا کے رُخ پہ سدا اک عَلَم حُسینؓ کا ہے

Marfat.com

شعورِ ذات میں بیداریٔ عمل کے لئے
ہماری چشمِ بصیرت میں نَم حُسینؑ کا ہے

یہ شرط ہے کہ کوئی سلسلہ وفا کا ہو
یہ معجزہ ہے کہ ہر غم میں غم حُسینؑ کا ہے

اِسی لئے تو زمانے میں ہوں ندیؔم کہ اب
قدم قدم پہ نمایاں کرم حُسینؑ کا ہے

ندیؔم ہم جو ہیں پُر جذبۂ شہادت سے
یہ جاں نثاری کا جذبہ کرم حُسینؑ کا ہے

Marfat.com

جنابِ سیّدہ زینبِ عالیہؑ

ہے ہماری بھی رسائی آپؑ کے دربار تک
آپؑ کی برکت ہماری قسمتِ بیدار تک

با ادب ہو کر وہاں پر میرا بھی کہنا سلام
تُم جو پہنچو فاطمہؑ کے منبعِ انوار تک

قتل گاہِ کربلا میں وہ شہیدانِ کرام
یاد ہے زینبؑ کو اُس ایک اِک لہو کی دھار تک

Marfat.com

جو گلستانِ امامت سے ہوئی ہے گُل فشاں
خوش نصیبی سے مَیں پہنچا ہوں اُسی دربار تک

زینبؑ خستہ جگر پر یہ بھی گزرا واقعہ
کربلا سے چل کے پہنچیں شام کے بازار تک

آپؑ کے ارشادِ عالی کا ہُوا ایسا اثر
مِٹ گئے دربارِ باطل کے در و دیوار تک

جب عقیدت سے مَیں اُنؑ کا ذکر کرتا ہوں ندیمؔ
شاملِ آواز ہوتے ہیں در و دیوار تک

Marfat.com

حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانیؒ

چمکتا ہے زمانے میں ستارا غوث الاعظمؒ کا
ہمیں کافی ہے دُنیا میں سہارا غوث الاعظمؒ کا

جمالِ کبریا کی اک جھلک اُس کو نظر آئی
ہُوا جس کی نگاہوں کو نظارا غوث الاعظمؒ کا

جنابِ غوث الاعظمؒ کا قدم ولیوں کے شانوں پر
اور آقاؐ کی محبت ہے منارا غوث الاعظمؒ کا

Marfat.com

مَیں اپنی چاہتوں کے پانیوں میں ڈوب جاتا ہوں
مری گہرائیوں میں ہے کنارا غوث الاعظمؒ کا

مری راہوں کی مٹّی میں بھی کتنے پھول کھلتے ہیں
مرے سینے میں پلتا ہے شرارا غوث الاعظمؒ کا

یہ ہر جا گیارھویں کی محفلیں آباد رہتی ہیں
زمانہ ہے عقیدت مند سارا غوث الاعظمؒ کا

ندیؔم اُس وقت تک بغداد کی جانب نہ تم جانا
نہ ہو جب تک تمہیں کوئی اشارا غوث الاعظمؒ کا

حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانیؒ

سینے میں جو یادِ شہِ بغداد رہے گی
دُنیائے محبت مری آباد رہے گی

کر سکتی نہیں قید مجھے کوئی بھی زنجیر
آوازِ صداقت مری آزاد رہے گی

احساس خمیدہ مرا، سر میرا خمیدہ
دہلیز سے جاری مری امداد رہے گی

Marfat.com

ہر اینٹ پہ لکھا ہے ترا اسمِ گرامی
مضبوط یقیناً مری بنیاد رہے گی

مجھ ایک اکیلے میں بھی آباد ہے دُنیا
اُمید ہے مجھ کو کہ یہ آباد رہے گی

ہستی مری، دشوارئ حالات میں ہر دم
حضرت سے سدا طالبِ امداد رہے گی

گونجے گی مرے خوں، مری رگ رگ میں ہمیشہ
ہونٹوں پہ مرے عشق کی فریاد رہے گی

جو آپؐ کے ارشاد ہیں، جو آپؐ کی سیرت
میرے تو عمل کی وہی بنیاد رہے گی

Marfat.com

آتی ہے مجھے باغِ رسالتؐ سے وہ خوشبو
میرے چمنِ دل کی جو بنیاد رہے گی

اے کاش ندیمؔ اُن کی زیارت ہو میسّر
جب تک نہ زیارت ہو یہ فریاد رہے گی

ہر لحظہ ندیمؔ اُن کا وِرد اپنی زباں پر
ہستی مِری اس ذکر سے ہی شاد رہے گی

Marfat.com

حضرت سُلطان باہوؒ

زندۂ جاوید ہر تحریر حق باہوؒ کی ہے
در حقیقت آنکھ ہی تصویر حق باہوؒ کی ہے

ڈوب کر عشقِ نبیؐ میں جلوہ گر ہوتی رہی
زندگی میں ہر جگہ تنویر حق باہوؒ کی ہے

جس نے دیکھا آپؒ کا چہرہ مسلماں ہو گیا
یوں مسلّم عظمت و توقیر حق باہوؒ کی ہے

Marfat.com

سُنتِ سرکارؐ کی تشریح ہے اُن کا وجود
کاشفِ اسرارِ حق ، تفسیر حق باہُوؒ کی ہے

میرے سب افکار کی تشکیل اُن کے فیض سے
میرے ہر کردار میں تنویر حق باہُوؒ کی ہے

مَیں کہیں ہوں، وقت کوئی ہو، کوئی بھی شغل ہو
پیشِ دل، پیشِ نظر تصویرِ حق باہُوؒ کی ہے

میرے ہونٹوں پر اُنہی کی منقبت ہے آج بھی
مَیں جو اُن کا ہوں تو یہ تسخیر حق باہُوؒ کی ہے

میرے مُرشد بن گئے ہیں حضرتِ حامد نوازؒ
میری گردن میں بھی اِک زنجیر حق باہُوؒ کی ہے

Marfat.com

زندگی کو رکھ دیا ہے اُن کے پائے ناز پر
میری ہر اک سانس میرے پیر حق باہُوؒ کی ہے

روضۂ سرکارؐ پر بھی میرے مُرشد ساتھ ہیں
خواب میرا تھا مگر تعبیر حق باہُوؒ کی ہے

میرے جسم و جاں میں وہ ہیں جذب اِس انداز سے
میرے ذہن و قلب بھی جاگیر حق باہُوؒ کی ہے

کاش مِل جائے گدائی اُنؒ کے در کی اے ندیمؔ
ہے سُخن میرا مگر تاثیر حق باہُوؒ کی ہے

Marfat.com

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ

ہر خواب دکھاتا ہے مجھ کو تعبیر علی ہجویریؒ کی
ہے آئینۂ دل میں میرے تصویر علی ہجویریؒ کی

مسجد کے در و دیوار سے بھی ، کعبہ کا جمال آتا ہے نظر
دیکھی تو ہے ساری دُنیا نے تاثیر علی ہجویریؒ کی

جو راہِ حقیقت پر لائے ، جو اُن کو ہدایت پر رکھے
اُن اہلِ عقیدت کی رہبر تحریر علی ہجویریؒ کی

اُس شخص کو دین و دُنیا کے انمول خزانے ملتے ہیں
جس دل میں ہمیشہ رہتی ہو توقیر علی ہجویریؒ کی

جو چاہے راہ پہ آ جائے یوں کامِل راہ نما ہیں وہ
ہے سارے زمانے میں روشن تنویر علی ہجویریؒ کی

ہم اپنے دل پہ نظر ڈالیں یا اپنے چاروں طرف دیکھیں
ہر اک جلوے میں جھلکتی ہے تنویر علی ہجویریؒ کی

مَیں اُن کے عشق میں جیتا ہوں، مَیں اُن کی یاد میں رہتا ہوں
ہے میرے دل کے جزیرے میں تعمیر علی ہجویریؒ کی

یہ مجھ کو ندیمؔ انشاء اللہ جنت کی طرف لے جائے گی
پیروں میں جو مَیں نے ڈالی ہے زنجیر علی ہجویریؒ کی

Marfat.com

حضرت خواجہ ابراہیم یکپاسیؒ

اگرچہ مرکزِ اہلِ جہاں ہیں خواجہ یکپاسیؒ
ہمارے حال پر بھی مہرباں ہیں خواجہ یکپاسیؒ

تمام اہلِ عقیدت اُن سے وابستہ ستارے ہیں
حقیقت میں اک ایسی کہکشاں ہیں خواجہ یکپاسیؒ

دلوں کی ایک اک دھڑکن سے آتی ہے صدا اُن کی
مثالِ خوں رگوں میں بھی رواں ہیں خواجہ یکپاسیؒ

Marfat.com

ضروری تو نہیں روضے پہ اُن کے حاضری دینا
جہاں اُن کو پکارو تم، وہاں ہیں خواجہ یکپاسیؒ

مسافر کو نظر آتا نہیں جسمِ لطیف اُن کا
مگر ہر گام منزل کا نشاں ہیں خواجہ یکپاسیؒ

ہر اک سر عجز سے جھکتا ہے اُن کے روبرو ہر دم
تمام اہلِ طلب کا آستاں ہیں خواجہ یکپاسیؒ

یہی ہے ماوراتی تجزیہ اہلِ بصیرت کا
کہ روز و شب ہمارے درمیاں ہیں خواجہ یکپاسیؒ

جو ہیں تشنہ دہن خواجہؒ سے وہ سیراب ہوتے ہیں
یقیناً فیض کا بحرِ رواں ہیں خواجہ یکپاسیؒ

Marfat.com

ہم اُن کے ہی سہارے جنت الفردوس جائیں گے
سو ! ہر لمحہ ہمارے پاسباں ہیں خواجہ یکپاسیؒ

عقیدت کی جبیں اپنی ندیمؔ اُس در پہ جھکتی ہے
ہماری پارسائی کے نشاں ہیں خواجہ یکپاسیؒ

Marfat.com

حضرتِ بابا حاجی حنبلؒ

نام جو عالی شان ہے لوگو ! بابا حاجی حنبلؒ کا
ہر اِک پر فیضان ہے لوگو ! بابا حاجی حنبلؒ کا

سبی کی ہے دھرتی اعلیٰ جس میں قائم صدیوں سے
دریائے عرفان ہے لوگو ! بابا حاجی حنبلؒ کا

جِس رستے کا ہم کو شناور کر کے گئے ہیں دیکھو تو !
رستہ وہ آسان ہے لوگو ! بابا حاجی حنبلؒ کا

Marfat.com

رہبرِ صادق بن کر آئے سبی ایسی دھرتی پر
یہ بھی اِک احسان ہے لوگو ! بابا حاجی حنبلؒ کا

کس شے کی تعریف کریں اور کیا کیا کچھ ترقیم کریں
سب کچھ عالیشان ہے لوگو ! بابا حاجی حنبلؒ کا

اپنے ربّ سے ناطہ رکھو جیسے بھی حالات رہیں
یہ سچّا فرمان ہے لوگو ! بابا حاجی حنبلؒ کا

شاہ و گدا تک جذب وجنوں میں آپ کے در پر آتے ہیں
محبوبی کا شان ہے لوگو ! بابا حاجی حنبلؒ کا

یہ ہے ذوقِ پاک کا مظہر حضرت شاہ مزّمل ☆ کے
عُرس عظیم الشان ہے لوگو ! بابا حاجی حنبلؒ کا

رنگ مزمّل شاہ کا ہے سب، نعت کی پیاری محفل اور
عرس جو عالی شان ہے لوگو! بابا حاجی حنبلؒ کا

دُنیا والے سارے ندیمؔ اب تیری بابت کہتے ہیں
یہ ارفع دربان ہے لوگو ! بابا حاجی حنبلؒ کا

☆ آستانۂ عالیہ موازشریف کے سجادہ نشین پیرِ طریقت الحاج ڈاکٹر سید محمد مزمل شاہ کاظمی چشتی جو حضرت بابا حاجی حنبلؒ کے عرس مبارک میں ہونے والی نعت کانفرنس اور دیگر تقریبات کی صدارت فرماتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خاں بریلویؒ

سَر جو اُس در پر جھکایا ہے اِمام احمد رضاؒ
مَن کی دُنیا میں بسایا ہے اِمام احمد رضاؒ

تا اَبد اُس کو بہارِ جاودانی مِل گئی
پھول جو تُو نے کھلایا ہے اِمام احمد رضاؒ

جب کہا اُن ﷺ کو خدا نے ''رحمت اللعالمیں''
تُو نے بھی یہ گیت گایا ہے اِمام احمد رضاؒ

Marfat.com

اب بھی آتے ہیں فرشتے نعت سُننے کے لئے
مرتبہ تُونے یہ پایا ہے اِمام احمد رضاؒ

مصطفیٰؐ کا تذکرہ جب بھی ہُوا ہے بزم میں
شعر تیرا لب پہ آیا ہے اِمام احمد رضاؒ

عشقِ احمدؐ میں گزاری تُونے اپنی زندگی
خود کو پروانہ بنایا ہے اِمام احمد رضاؒ

مصطفیٰؐ کی نعت کہنا، بات معمولی نہیں
تخت پر تجھ کو بٹھایا ہے اِمام احمد رضاؒ

نعت کہنا سیکھ جائے آپؒ کے صدقے ندیمؔ
آپؒ کو مُرشد بنایا ہے اِمام احمد رضاؒ

Marfat.com

امامِ انقلاب نعت

علّامہ مولانا سید محمد ریاض الدین سُہروردیؒ

عاشقِ مُصطفیؐ ، ریاض الدینؒ
بندۂ کبریا ، ریاض الدینؒ

اُنؒ کا ہر علم ہے عمل کی طرح
عالمِ با صفا ، ریاض الدینؒ

ہر مسلماں کی خیر خواہی میں
تھے سراپا دُعا ، ریاض الدینؒ

Marfat.com

اُنؓ کی سیرت ہے سب سے حُسنِ سلوک
رحم و فضل و عطا ، ریاض الدینؓ

طاعتِ حق ، اطاعتِ مُرسل
اِک خلوص و وفا ، ریاض الدینؓ

حُسنِ کردار میں نہیں واللہ
کوئی ثانی ترا ، ریاض الدینؓ

دِل ہیں آباد اُس سے اب بھی ندیمؔ
سُوئے جنت گیا ، ریاض الدینؓ

جانشینِ سُلطان العصر

حضرت سُلطان حامد نواز القادریؒ

نقشہ بدل کے رکھ دیا حامد نوازؒ نے
مجھ کو بنایا اُس نگہِ کارساز نے

حاؔمد نواز پر مِرا بھرپور اعتماد
وہ میرا اعتقاد، وہ دل کی مِرے مُراد

مرکز مِری عقیدت و طاعت کا اُنؒ کی ذات
بس اُنؒ کی ذات تھی ہمہ مجموعۂ صفات

Marfat.com

سُلطان ارشدؔ اُنؒ کے ہیں بھائی زہے نصیب
مَیں بھی ہوں اُن کی چشمِ عنایات کے قریب

بازیدؔ اور زبیرؔ ہیں عالی نسب پسر
خوش خُلق دیندار ریاضت میں مُفتخر

اللہ جانتا ہے بہت خوش نصیب ہوں
نسبت کے اعتبار سے اِن کے قریب ہوں

میری عقیدتوں کے مراکز ہیں یہ تمام
پایا ہے اُن کے قُرب سے رشتوں نے بھی دوام

میری دُعا ہے سب کو سلامت رکھے خُدا
ان کے کرم کا سایہ رہے مجھ پہ کِبریا

Marfat.com

نعت خواں حضرات کی خدمت میں

نذرانۂ عقیدت

عشق میں شاد کام ہیں ہم لوگ
اپنے آقاؐ کے نام ہیں ہم لوگ

لب پہ ہر وقت ہے ثنائے رسولؐ
"کتنے عالی مقام ہیں ہم لوگ"

پی رہے ہیں شرابِ حُبِ نبیؐ
اور پھر تشنہ کام ہیں ہم لوگ

Marfat.com

سر کے بَل چل دیئے مدینے کو
کس قدر خوش خرام ہیں ہم لوگ

محفلِ نعت ہم سجاتے ہیں
اِس قدر شاد کام ہیں ہم لوگ

بادشاہو ! کرو ہمارا ادب
"مصطفیؐ کے غلام ہیں ہم لوگ"

خاص لوگوں کا ذکر کیا ہے ندیؔم
خادمانِ عوام ہیں ہم لوگ

Marfat.com

صلٰوۃ وسلام

آرزوئے دل ہو پوری
قُرب سے بدلے یہ دوری
ہو مقدر میں حضوری
دیکھ لوں دربار نوری

ہجر میں مشکل ہے جینا
آئے ایسا اِک مہینہ
جاؤں مَیں سُوئے مدینہ
پاؤں رحمت کا خزینہ

Marfat.com

ذکرِ شہ ذکرِ خُدا ہے
یہ حدیثوں میں لکھا ہے
خود خُدا نے بھی کہا ہے
جو ترا ہے وہ مِرا ہے

اے خُدا اِک دن وہ آئے
کوئی یہ مُژدہ سنائے
مِل گئی اُن کی اجازت
سُوئے طیبہ یہ بھی جائے

یا نبیؐ دَر پر بُلاؤ
روضۂ اقدس دکھاؤ
حسرتیں دِل کی مٹاؤ
مجھ کو بھی اپنا بناؤ

Marfat.com

برکتوں کا ہے مہینہ
رحمتوں کا ہے خزینہ
پار ہو جائے سفینہ
دیکھ لوں مَیں بھی مدینہ

تیرے دَر پر سَر جھکائے
ہیں کھڑے بن کے سوالی
پوری ہوں اِن کی مُرادیں
جائے کوئی بھی نہ خالی

جسم میں جب تک یہ جاں ہو
تیرا ہی ذکر و بیاں ہو
روح جب تن سے رواں ہو
"یا نبیؐ" وِردِ زباں ہو

Marfat.com

یہ اسیرِ ہجر و فُرقت
اِس کو ہو اِذنِ زیارت
یہ ندیمِؔ خستہ حالت
ہو یہ معمورِ سعادت

یہ ندیمِؔ دِل گرفتہ
جو کھڑا ہے دست بستہ
کہہ رہا ہے غم کا مارا
"لو سلام اب تو ہمارا"

...... تمّت ......

ریاض ندیم نیازی کی نعتوں میں شگفتگی بھی ہے۔ سادہ وسلیس لہجہ بھی اور کوئی فنی لغزش بھی نہیں۔ میری دعا ہے کہ "خوشبو تری جوئے کرم" وسیع دینی وعلمی حلقوں میں مقبول ہو۔

محشر بدایونی

ریاض ندیم نیازی کے کلام میں ان کا فطری انداز نمایاں ہے۔ زبان سادہ اور صاف ہے یہ محسوس نہیں ہوتا کہ ان کے ذہن نے نعت کہلوائی ہے بلکہ ان کے دل نے ان کو نعت گوئی کی طرف راغب کیا ہے۔ اس لئے ان کے افکار روانی کے ساتھ شعروں میں ڈھلے ہیں۔

نور احمد میرٹھی

ریاض ندیم نیازی کے نعتیہ اشعار سے رسالتمآبؐ کی محبت، عشق، سرشاری اور وارفتگی نظر آتی ہے۔ ان کا نعتیہ مجموعہ "خوشبو تریؐ جوئے کرم" شائع ہو کر اللہ تعالیٰ اور محمدؐ وآل محمدؐ سے محبت کرنے والوں کے دلوں کو منور وروشن کر سکے گا۔

نقاش کاظمی

خوشبو تریؐ جوئے کرم کا شاعر بظاہر تو صحافت سے منسلک ہے۔ لیکن درحقیقت اس کے شب وروز نعت سے عبارت ہیں۔ ان کا نعتیہ شعری مجموعہ لغوی اور معنوی دونوں حوالوں سے خوشبو کے تازہ جھونکے کی مانند ہمارے سامنے ہے۔

پروفیسر شرافت عباس

ریاض ندیم نیازی نے خوشنودئ حق کے لئے ہی نہیں بلکہ اپنے فطری جذبے کے سبب عشقِ سرکارؐ میں کیفیاتِ قلبی کے اظہار میں نعت گوئی کو سرمایہ حیات سمجھا ہے۔

ساجد رضوی

ریاض ندیم نیازی کے کلام میں تازہ کاری وادبی اقداری پائی جاتی ہیں۔ انہوں نے علامتوں، تشبیہوں اور استعاروں کو غیر ضروری طور پر استعمال نہیں کیا حبِ رسولؐ ان کے اشعار میں بے حد نمایاں ہے۔

ڈاکٹر نثار احمد نثار

ریاض ندیم نیازی کی نعتیہ شاعری میں والہانہ پن، سوزِ دروں، جذبہ صادق، وارفتگی اور خودرفتگی کے جوہر نمایاں نظر آتے ہیں اور نعتیہ شاعری کے لئے یہی مایہ بے بہا درکار ہوتا ہے۔

پیرزادہ حمید صابری

ریاض ندیم نیازی کا کلام "خوشبو تریؐ جوئے کرم" پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے بھی حرفِ "کن" سنا ہے اور وہ عشقِ نبیؐ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور انہیں یہ بھی علم ہے کہ "رہبر کارواں محمدؐ ہیں"

اقبال طارق (بحرین)

اللہ کرے ریاض ندیم نیازی "خوشبو تریؐ جوئے کرم" کے حصار میں حوضِ کوثر تک چلا جائے اور میدانِ حشر میں شافع محشر، ساقی کوثر حضرت محمدؐ کے سامنے اسی مجموعہ نعت کے ساتھ حاضر ہو اور وہاں پر بھی نعت خوانی کا یہ فریضہ انجام دے۔

سید نوید حیدر ہاشمی

ریاض ندیم نیازی عشقِ رسولؐ میں ڈوب کر نعت کہتے ہیں۔ اکیسویں صدی میں نعت گوئی کے حوالے سے جو لکھنے والے آگے بڑھیں گے ان میں ریاض ندیم نیازی کا نام اہمیت کے ساتھ لیا جائے گا۔

ظریف احسن

ماورا

Marfat.com